

لِمَعَاتُ الْعَشَق

فہارس

نمبر	صفحہ	کلام	زبان	کیفیت	(الف)
۱۵	۶	حضرت فیض محی الدین	پنجابی	آجا برکت شوہر آج کی دے سلیاں آجا	
۱	۲۶	"	اردو	انسان وہ انسان ہے جس کا جرم گندہ نہ ہو	
۲۵	۸	"	پنجابی	اگھ مسلم غفلت والیا۔ کیوں سوں کے وقت گنوا لیا	
۳۱	۱۱	"	"	آجا شاہ برکت، شاہ شہباز کے پیارے۔	
۴	۳۴	"	اردو	انکساری میری منظور کر لے داتا۔	
۳۴	۱۶	"	پنجابی	اکھاری کرے تو یہ مڑ مڑ کرنی چھو دے	
۵۳	۱۸	"	"	اوہ ہوش گدیں مڑ پادے ماہی نال جدھی	
۶۵	۲۱	"	"	آستان یار پر سر کو جھکا کر دیکھ لا۔	
۶۶	۲۲	"	"	ایس عشق دلی گجیاں ریزاں	
۷۱	۲۳	"	"	اج آگیا محرم سینے بسینے و جدی۔	
۷۲	۲۳	"	"	ایس ہرم سینس جھکاؤ نایا رویاں قدماں تے	
۸۱	۲۳	"	"	آگیا آگیا آگیا بھدھے دھکین دا چاسیو آگیا نی	
۸۳	۲۶	"	"	اج سوہنا گھر دج آیا نی۔ اوہنوں دیکھ لا۔	
۸۸	۲۸	"	"	آمد عشق ہو راندی ہوئی بھج گیا نفس سکینہ ای	
۱۳	۲۸	"	اردو	اسن بیا بھر کے کنار اہیں تو ہو۔	
۹۸	۳۲	"	پنجابی	اک جھکا۔ بھج دی کافی ہے جالین نون لکھان پر دانی	
۱۰۶	۳۵	"	"	اج لکھا لکھ دے ماہی نے میم دا برقعہ پار دیتا۔	
۱۰۷	۳۵	"	"	اج کھر دے خادم خوشیاں دے تیج ہون گے۔	
۱۰۹	۳۶	"	"	اج تھانیدار عشق دے نے پھر نفس دس قیدی کیتا۔	
۲۲	۵۳	"	"	اے بانکے سدیا ریا آرسیا میری گھرں گھرں	

اس سرائے فانی سے اے پیار یا پروا ذکر

اردو

فیض مجی الدین شاہ

۵۰

۱۷

اکل ہے ذات تیری کامل ہے نور تیرا

"

"

۵۲

۲۱

اج عرب و چوں اوہ ماہ حسیں ہے کرم کماؤں آیا۔

پنجابی

"

۲۲

۱۲۶

اج علاقہ بار سے وارث ہمارا آگیا

"

"

۳۷

۱۱۲

اس عشق کی گردش میں ہے خوب نثارا

اردو

"

۵۱

۱۹

انفک کے تیروں نے کیا دل کا نشانہ

"

"

۵۲

۲۲

اجتماع ہے میکشوں کا فلک پر چھانی گھٹ

"

غلام دستگیر راز

۱۵۰

۱۳

اے فقر کے بادشاہ اے لایع صدا احترام۔

"

"

۱۲۹

۲

الہجا محبوب سجانی ہے تو

"

"

۱۳۷

۵

اسم فار۔

"

"

۱۳۱

۱

آعشق پائیں دل پھیرا بن دیکھے نہ چین رخن۔

پنجابی

چمن دین

۸۱

۲۶

ایسی محبت پائے جیسی چند تے چکور دی۔

"

"

۷۳

۶

اؤڑا۔ آڑا۔

"

"

۹۳

۱

آیا و بیج قرآن اشارہ فاینما تو تو ا۔

"

"

۷۲

۳

الہجا: دام خودی میں میں بنیک پھنسا ہوں ہوں۔

اردو

غلام دستگیر راز

۳۲

۱

اے ماہ جہیں تیرے حسن نے رو نما ہو کر۔

"

"

۱۵۱

۱۵

اسنو

"

"

۱۳۶

۳

اے بادشاہ عالی رتبت اے شاہ بغداد حسن۔

"

"

۱۴۱

۶

اے پیران پیر عجب کو کہتے دستگیر۔

"

"

۱۴۷

۸

ادہ مدد بھرے فیماں و اریا۔ تیرے عشق نے تن من جا لڑیا

پنجابی

محمد اقبال

۱۱۹

۱۰

آئی بہار جہاں فرما کہتے گاہے دل کی کلی۔

اردو

"

۱۲۳

۱۸

اسم نام

پنجابی

"

۱۲۲

۱۷

نمبر	صفحہ	تصنیف	زبان	کیفیت	الف
۱	۱۶۸	غلام احمد ناضلی	پنجابی	استعارات	
۱	۱۹۷	"	"	اسماء مبارک سرکار عالیہ	
۹	۱۱۰	تجما وحسین شاہ	"	اکھیاں توں صبر تے واری تیرکان کتھے۔	
۲	۲۰۲	فتح علی	"	اک دن دامن مال سداواں میں بیٹھاسی سائے۔	
ب					
۱	۱	میاں فیض محمد الدین شاہ	پنجابی	برکت علی شاہ پیر میرا محشر توں رکھوالا ای	
۸	۳	"	"	برکت علی شاہ نام ہے علی علی علی	
۱۲	۵	"	"	برکت علی شاہ پیر جی تیرن دھم جہاں چہ پئی آ	
۱۳	۵	"	"	برکت شاہ پیر پیارا دوجکستے دھماں پیاں۔	
۱۴	۶	"	"	برکت علی شاہ پیر میرے مینوں فیروز اینوں پادینا۔	
۱۹	۷	"	"	برکت علی شاہ پیر میرے کر دی اوگن زاریاں	
۲۰	۷	"	"	بھڑکی عشق والی اک سینہ اسارہ سنبھیا	
۲۳	۸	"	"	برکت علی شاہ پیارا یا عشق تیرے دوج جل گئی میں	
۵۲	۱۸	"	"	برکت علی شاہ پیارا یا تیرے میں صدقے گیاں۔	
۱۲۹	۲۲	"	"	برکت علی شاہ سوہنیا غیر توں نظر اٹھا میری	
۱۳۱	۲۳	"	"	برکت علی شاہ سستہ آغیاں دی تیخ جلا دے ذرا۔	
۵۵	۱۸	"	"	برکت علی شاہ پیر جی تیرا فیض جہاں آتے چھا گیا	
۵۶	۱۹	"	"	برکت علی شاہ پیر جی نظر کرم دی پادینا	
۵۹	۲۰	"	"	برکت علی شاہ پیر جی میں آیا در تیرے۔ ہاں	
۶۶	۲۱	"	"	بندہ عشق دے تنور دوج جلا رہے	
۷۶	۲۵	"	"	برکت علی شاہ پیارا آکے دید کر ایا کر	
۷۷	۲۵	"	"	برکت علی شاہ پیر سوہنا اللہ ملا دند اسب توں	

نمبر شمار	صفحہ	مصنف	زبان	کیفیت	ب
۹۲	۲۹	میاں مفتی محمد الدین شاہ	پنجابی	بے لادیں یا نہ لادیں یہ تیری رضا بہ تیری رضا - تیری رضا	
۱۱۶	۳۸	"	"	برکت شوہ دے قدمیں لگ کے کیاں موت حیات دونوں	
۱	۱۱۵	محمد اقبال	عربی	تجہ الجود فی الدادین سیدنا عبد القادر	
۸۵	۱۱۷	"	ہندی	بالم موری نیا پڑی منجاہار -	
۸۷	"	"	پنجابی	برکت شاہ جی یاسیدا عاجز تے کرم کما دیں میرا بڑا بنے لادیں حق دیا	
۲۳	۱۲۵	"	اردو	لستی میری کو جبکہ وہ برباد کر گئے -	
۶۷	۱۲۳	"	پنجابی	باد صبا - برکت علی شاہ ماہی لڑیں میرا حال سنا	
۱	۱۸۲	غلام احمد فاضلی	"	بارہ ماہ - چیت چکیا چند دین دا نور دلاں دیج بھروا روشنی کردا	
۱	۱۸۴	"	"	بارہ ماہ - چیت - چنانہ ہونی جگ وچ چکیا اک نور الہی گئی نیام	
۲	۱۸۷	"	"	بارہ ماہ - چیت چکیا دین دا چندیا رو -	
۱	۷۲	چمن دین	"	برکت علی شاہ پیر میرے پھیرا پاکدی تاکدی -	
۱	۸۳	"	"	بارہ ماہ -	
۱	۹۷	"	"	بارہ ماہ - بھجن	
۹	۱۲۰	غلام دستگیر راز	اردو	بے بس ہوا ہوں محو ہوا ہوں -	
۵	۱۰۹	نجات حسین شاہ	پنجابی	بے پرواہ مجھو با میرے حال تے کرم کما	
۲۲	۸	میاں مفتی محمد الدین شاہ	پنجابی	پیر دے دوارے آتے سیں جھکا لا پہلاں -	
۲۱	۸	"	"	پیر دے دوارے آتے سبھاں شہید ہو جا	
۳۸	۱۳	"	"	یاریا اللہ ہی اللہ بول -	
۴۷	۲۸	"	"	پتیا ساقی کو لوں جام تے معذور ہو گیا	
۱۳۲	۲۴	"	"	پہلاں اپنا بھرم مٹا لے پھیر لے یار توں لیں -	
۶	۱۱۷	محمد اقبال	ہندی	پیر پیرن بغداد لبتیا ترلو کی تیری دھوم پڑی	

نمبر	صفحہ	مصنف	زبان	کیفیت	پ
۲۰	۱۲۴	محمد اقبال	اردو	پیر مٹاں نے مجھ کو دیوانہ بنا ڈالا	
۳	۱۱۲	نہایت حسین شاہ	پنجابی	پیر دیاں قدماں اُسے چندڑی قربان کر دے۔	
۴	۱۱۰	"	"	پیر رکست علی شاہ پیاریا۔ میں تیرے قربان۔	
۲۴	۸۱	جتن دین	"	پھر سنگوردہ اچلا اے من میریا	
۱		"	"	نخشہ ہندی نہ۔ پہلے یاد اللہ لوں کرے۔	
س					
۵	۱۰۷	ابراہیم	پنجابی	تیری یاد ہے من کا چین پیا	
۵۷	۱۹	فیض محی الدین شاہ	"	تاہنگ میں ہر دم رندی سید ابراہادی	
۷۸	۲۵	"	"	تیرے کون اندر بیچ، بوسے بچے لائے شوق توں	
۹	۳۸	"	اردو	توڑپ میں تیرے عشق کی جان میری نڈھال ہے	
۲۲	۱۲۵	محمد اقبال	"	تیرے در پہ سر جھکا نا مغفرت کا راز ہے	
۲۴	۱۲۹	"	"	تیری تصویر کو اسے حاکم رنج رماں کہتے ہیں	
ج					
۳	۱	میاں فیض محی الدین شاہ	پنجابی	غذیہ محبت والا اوکھا ہے یا رسیا نے	
۶	۳	"	"	جہنوں کو کی کہندے دُورنی بیٹھا ایہ دکھو سیتو۔	
۳	۴۶	"	اردو	جب ہم نہ تھے تب تھا خدا جب ہم نہ ہونگے تب خدا	
۳۰	۱۴	"	پنجابی	خلوہ سدھیاں دا پندراہر ہر شان دے اندر۔	
۴۱		"	"	جہڑے یار ویاں قدماں تے جدر ولدے	
۴۲	۱۴	"	"	جہڑے جہڑے قدماں تے جدر ولدے	
۴۳	۱۵	"	"	جہڑوں زلفاں دے پیر پیر وچ اڑ ہو گیا	
۹۶	۳۰	"	"	جھٹا یار دی رمز نہ جانی جاؤ بندہ لہب دا نہیں۔	
۹۵	۳۱	"	"	جھٹا ساقی دی چشم دا اشارہ پالیا	
۱۹۷	۳۱	"	"	جہنوں طلب ہووے دیدار دی دلدار کوئی نہ آیا کر	

نمبر	صفحہ	مصنف	زبان	کیفیت	ج
۱۰۰	۳۳	میاں فیض محی الدین	پنجابی	چھنے یار کو لے بیٹھ کے نظار لے لیا	
۱۰۵	۳۷	"	"	چھنوں یار دے نیتاں دا زبوتر پے گیا	
۱۰۸	۳۶	"	"	چہرے سر تے رکھ دے بودا ماہی دی انہاں لوڑ کوئی نہ	
۳	۱۰۵	میاں گلزار محی الدین شاہ	"	جہدی رہندی بنت اڈیک سی آج گھر سا دے دہج آگیا	
۱	۱۰۸	حسن محمد	"	جانی کا نا باز نہ آدے	
۱۱	۱۲۵	محمد اقبال	"	جنہاں پیاسنگ لایاں اکھیاں نے۔	
۱۱۲	۳۷	میاں فیض محی الدین شاہ	"	بیکر لکھا عشق دا دکھا را کیسے دو کو لے گل نہ کریں	
۱۱۷	۳۹	"	"	حدوں یار لون یار آ بلدا کھل دے راز پیاراں دے	
۱۵	۴۹	"	اردو	بیکہ مارا نفس کا فرہم تو غازی بن گئے	
۲۰	۷۹	چمن دین	ہندی	جہ سنگور کے کہنے پہ رنج جائے گا	
۱۰	۱۲۸	غلام دستگیر راز	اردو	جہیں سجدوں کی خواہاں ہے بہا حسن آئی ہے	
۵	۲۰۸	عطا محمد	پنجابی	جنہاں نال ماہی اکھیاں لایاں نے اوہ خانہ کعبہ کا مذاں	
۶	۱۰۷	ابراہیم	پنجابی	چپ رہ کلاں مجدد کے ڈھنگ فریب نہایا ہی	
۵		میاں فیض محی الدین شاہ	اردو	چاند کیا ہے شمل دیتا اصل کی تصویر کی۔	
۶۳	۲۰	"	پنجابی	چلو سیورل شہ دے چلے میں اک عرض گزار ہی	
۷	۲۰۷	عطا محمد	"	چھڑ دے دنیا توں کی لینا	
۲۱	۱۲۵	محمد اقبال	اردو	چو کھٹ تمہاری چوم سکے میں سرخڑ ہوا	
۱۲۳	۴۱	میاں فیض محی الدین شاہ	پنجابی	چھنی گھوڑی دا ایسا سن سے عرض غریباں دی	
۱۲۴	۴۲	"	"	چھنی گھوڑی دیا سوارا نہ کر دور دھکا نہ توں	
۴۹	۱۶	میاں فیض محی الدین شاہ	پنجابی	چڑھو دی اردی چھ آچے دلاں ہویا	

نمبر	صفحہ	مستف	زبان	کیفیت	خ
۴۹	۱۶	میاں فیض محی الدین شاہ	پنجابی	خواہش دیدار دی ہے آپہ دلدار ہو جا	
۹					
۴	۲	میاں فیض محی الدین شاہ	پنجابی	دیدار شاہ برکت دیدار خاص اللہ	
۱۰	۴	"	"	دلدار دلاں دینج و سدا ہے جہڑا سدا کھوج لگا لیندا	
۲۷	۹	"	"	دل میرے ہر دم چار کونیاں والڑیا۔	
۲	۴۶	"	اردو	دل کے گوشے میں صنم تو سر جھکا کے دیکھ۔	
۳۵	۱۲	"	پنجابی	دلدار تیرا دلدار ہے تو چھڈ دے بقیاریاں	
۱۳	۱۲۶	محمد اقبال	"	دیکھو فی ایہہ لاڈ لا آیا رحمان وا	
۴۴	۲۱	میاں فیض محی الدین شاہ	"	دل دینج کھر عشق والی گجری رہے	
۶۸	۲۲	"	"	دل دینج جوش عشق تو آلا آلودار ہے	
۸۹	۲۹	"	"	دریا وحدت تھا تھاں مارے کول اہرے تو آیا کر	
۹	۷۵	چمن دین	اردو	دم بدم آتے مزا دل خوش ہنخانہ پیر ہے	
۲۳	۸۰	"	پنجابی	دنیا خواب خیال	
۱۸		غلام دستگیر	"	دیکھ کر اس کا تھلی چار سٹو	
۱		فتح علی	"	دل نہیں نگہا گھر سے چلی ڈیر سے چلے	
۱۴		"	"	دربار شاہ جلیاں	
۱۲۵	۴۱	فیض	"	دونوں ملک تھیں نزا ایسا سدیاں شہباز سے لال دیاں گمیاں	
۱	{ ۱۹۸		بعد از صلوٰۃ		
۲			۹		
۱۱	۱۴۹	غلام دستگیر راز	اردو	دڑتا ہوں کہ وحدت میں کہرام نہ مچ جائے۔	
				۷	

نمبر	صفحہ	مضمت	زبان	کیفیت
۳۷	۱۲	میاں فیض محمد الدین شاہ	پنجابی	راجہ راجہ کر دی کون مینوں آپے راجہ ہونا پیا
۶۰	۲۰	"	"	رکھ لاج تھی دی اسے والی میں جید کوئی بدکار نہیں
۱۱۱	۲۶	"	"	رب نے دتیاں دتیاں شانان شاہ برکت پیر کون
۴	۷۲	چمن دین	"	راتیں ملایا بار پرانہ سید بن کے

س

۱	۱۹۸	سات کاف	عربی	سات کاف
۱۷	۷۸	چمن دین	ہندی	سمکھ ہر سکر رہے یا ہری ہری یا ہری ہری
۱۷	۷۶	"	اردو	ساقی نے ملک دل ہے برباد کیا
۸	۷۷	"	"	ساقی ابتدا انتہا مصطفیٰ
۱	۸۸	"	"	ساقی حریفی
۲	۵۱	میاں فیض محمد الدین شاہ	اردو	سمیٹا بصیرا اے میرے خدا
۲۳	۵۲	"	پنجابی	سوہنیا دے تھنوں اتنا سوہنا بنایا کیہنے
۸	۱۲۳	غلام مستنگیر	"	ساقی پلا
۱	۱۲۵	"	"	بھی حریفی
۲	۱۲۶	"	"	بھی حریفی
۲	۱	میاں فیض محمد الدین شاہ	اردو	سارے خاندانوں میں سرور تادری
۵	۲	"	پنجابی	سمجھو سنی دارب سنی نور
"	۴	"	"	سرکار مدینے والے نے اچ پاکستان بھر کو رکھین
۱۹	۱۰	"	"	سافرن آؤ الف ہے کافی رب سب آؤں دیو سے ممتا
۵۱	۱۵	"	"	سکھ کول گورہ جاسون موت تیری ٹھیک سوہا ہے
۵۰	۱۷	"	"	سافرن آؤ الف ہے چاہیدا اول گایا شوق آما ہی دا
۵۲	۱۸	"	"	سکھ کول گورہ جاسون موت تیری ٹھیک سوہا ہے

نمبر	صفحہ	مصنف	بہ زبان	کیفیت	س
۷۳	۲۴	میاں فیض محمد الدین شاہ	پنجابی	سیتو نام محمد سرور دامنوں گدا بہت پیارا	
۱۰	۴۸	"	اردو	ساقی میری جبین غیر کے آگے جھکے نہیں	
۸۵	۲۷	"	پنجابی	سوہنا ایہہ شہر پیارا پر ہمارا دکھیو	
۹۰	۲۹	"	"	ساقی قیریاں چنناں نے چند موہ لئی	
۹۱	۲۹	"	"	ساقی زلف تیری آتوں میں تان جان وادیاں	
۹۳	۳۰	"	"	سوہنے دی صورت یار و شکل رحمان دی اے۔	
۱۰۴	۳۴	"	"	سانوں کافی سہے یار داورہ خدائی رکھ کر اپنے۔	
۲	۱۰۵	میاں گلزار محمدی الدین شاہ	"	سورج دے وانگ سہنا زلفاں چمکائی جاندا۔	
۱	۱۷۱	غلام احمد فاضلی	"	سی حرفی	
۲	۱۷۲	"	"	سی حرفی (۱)	
۱	۱۵۳	سید کریم علی شاہ صاحب	"	سی حرفی (۱)	
۲	۱۵۶	"	"	سی حرفی (۲)	
۳	۱۵۹	"	"	سی حرفی (۳)	
۴	۱۶۲	"	"	سی حرفی (۴)	
۷	۱۱۸	محمد اقبال	"	سارے جگہ توں بڑا لیاں دس دیاں شہبازوں لے دیں گلیاں	
۱	۱۰۶	میاں گلزار محمدی الدین شاہ	"	سی حرفی	
۴	۱۰۷	ابراہیم	"	سوہنے داری صدقہ جواواں میں کھنٹی دے وچوں کڈھ لیا	
۴	۱۰۹	سید نجمتہ و حسین شاہ	"	سوہنے ماہی نے کرم کمایا	
۱	۱۱۲	"	"	سوہنے نے آکے میں پر کرم کماتا	
۸	۱۱۰	"	"	ساقی بھر جام دیندا مست بنائی جاندا۔	

سن

۱۷	۱۵۲	غلام دستگیر داز	اردو	شراب محن اقرب پی نظر کریم نے حبیب دیکھا
----	-----	-----------------	------	---

سن

کیفیت

زبان

مصنف

صفحہ

نمبر

شاہ شہباز دوا پیارا اُمت دوا والی دیکھو	پنجابی	میاں فضل محمد الدین شاہ	۱۹	۵۰
شہنشاہ بغدادی دینج پاکستان دے آگیا	"	"	۲۴	۷۳
شہباز کے پیارے برکت شوہن - آپ ہمارا کوئی نہیں	"	"	۲۷	۸۴
شاہ شہباز دے پیار یا گھونگھٹ لکھوں اٹھا دے ذرا -	"	"	۲۶	۱۱۰
شیخ مراد سولے کعبہ و قبلہ گما ہے	فارسی	محمد اقبال	۱۱۶	۲
شاہ جیلان والے ملے نظارے اوکھے	پنجابی	"	۱۲۹	۱۴
شہباز کا پیارا اُمت کا پیشوا ہے	اردو	"	۱۲۴	۱۹
شاہ شہباز دیا پیار یا میرے مال اتے کرم کما	پنجابی	نجات حسین شاہ	۱۱۲	۱۰
شجرہ شریف خاندان عالیہ قادریہ فاضلیہ (کلاں)	"	شجرہ شریف	۱۹۰	۱
(خود)	"	"	۱۹۴	۲

صل

صورت عورت الا عظم وری لگدی ہے بہت پیاری	پنجابی	عطا محمد	۲۰۷	۱
صدر تھے تیریاں نیناں دے دسدے تیرنگاہ کی اے	"	میاں فضل محمد الدین شاہ	۷	۱۸
صدر تھے شاہ شہباز دما میرا اُتر یا دیس کیا دیس	"	"	۲۰	۴۱

ط

طالب دُور طلب ستانزدی آجا مطلوب پیارے	میاں فضل محمد الدین شاہ	۳۶	۱۱۸
---------------------------------------	-------------------------	----	-----

ع

عشق عشق بیا کوکناں عشق کماؤنا سکھ تے سہی	پنجابی	ابراہیم	۱۰۴	۱۰
عشق عشق عشق عشق عشق عشق عشق عشق عشق	"	میاں فضل محمد الدین شاہ	۱۲	۲۳
عشق عشق عشق عشق عشق عشق عشق عشق عشق	اردو	"	۴۷	۷
عشق عشق عشق عشق عشق عشق عشق عشق عشق	"	"	۴۷	۲
عشق عشق عشق عشق عشق عشق عشق عشق عشق	"	"	"	"

نمبر	صفحہ	تصنیف	زبان	کیفیت	ع
۹۶	۳۱	میاں فیض محی الدین شاہ	پنجابی	عشق نے میرے دل پہ لائیاں تار بگناں سوہنے یار دیاں	
۱۳۰	۴۳	"	"	عزت دے خواہ دولت جو دیویں منظور آ	
۲	۲۰۷	عطا محمد	"	عیدیاں دایاں توں بخشیں عیدیاں دالی میں میراں	
۱۵	۷۷	چمن دین	اردو	عشق میں مت ہو مفرہ جب غیر ذرہ ترک دے	

۱	۱۰۴	ابراہیم	پنجابی	غوث الاعظم جیلاں توں قرباں ہوواں لکھ داری	
---	-----	---------	--------	---	--

۷	۷۷	چمن دین	اردو	فانیما آلو اسر جا ہے نور تیرا	
۱	۱۴۰	غلام دستگیر راز	"	فریاد	

۱۴	۴۹	میاں فیض محی الدین شاہ	اردو	قدموں میں سجدہ یار کے تو یہ میری نماز ہے	
----	----	------------------------	------	--	--

۱۲۶	۹	میاں فیض محی الدین شاہ	پنجابی	کر دے کرم دیاں باراں گوردی میرا لکھ نہ رہے	
۱۳۳	۴۴	"	"	کوئی یار سینہ ہر اکھل دے دن بہتے گزرے	
۱۲۲	۴۰	"	"	کی بھروسہ ہے ساہ دا دل عشق ہے بے پرواہ دا	
۱۳۷	۴۲	"	"	کر کے صاف نیشہ دل دا اک فتور دیکھی آ	
۷	۳	"	"	کوٹاں وچ آگیا سمجھو عربی سلطان جہڑا	
۶	"	"	"	کوٹاں وچ آیا سوہنا اُترت بخشاؤن بدلے	
۹	۳	"	"	کتے برکت علی دی ہو جاندی کتے عطا محمد کر جاندی	
۲	۱۰۴	ابراہیم	"	کوٹاں وچ آگیا سوہنا کفر مٹاؤن بدلے کرم کماؤن	
۳	۱۲۶	محمد اقبال	فارسی	کوئے شاہ ہیں است حجت فتنائے	
۱	۱۶۵	بابا کرم	پنجابی	کوٹھ نامہ	

ک

کیفیت

زبان

تصنیف

صفحہ

نمبر

کچھ دوسری داناہیں تاروالاکیل کھیلدا

امیاں منیس محی الدین شاہ پنجابی

۲۲

۹۹

گ

گورونامہ	پنجابی	بابا اکرم علی شاہ صاحب	۱۶۶	۱
گورونامہ	"	"	۱۶۶	۳
گورونکرپاک پنتھ نیارا	ہندی	چنن دین	۷۹	۲۲
گورونکرپاک پنتھ نیارا چہنت میں سمنتا پتھیاں	"	"	۸۰	۲۳
گرام کی بخت کو ضرورت چہرہ دلدار دیکھ	پنجابی	امیاں منیس محی الدین شاہ	۱۲	۳۶
گھر آجاکسی دیا ڈھولیا او گھر آجاکسی دیا ڈھولیا	"	"	۲۹	۱۱۹
گورونکرپاک پنتھ نیارا	ہندی	چنن دین	۷۸	۱۸
گورونکرپاک آنت نہ کائی گورونکرپاک آنت نہ کائی	"	"	۷۹	۲۱

ل

لطیفہ شریف	ہندی	چنن دین	۱۹۷	۱
لوکی کلمے کہے جاویں جستو کے واسطے	پنجابی	"	۷۳	۵

م

مانا یہ ہم نے تو اتم ہے مکرّم ہے	اردو	غلام دستگیر آزاد	۱۳۳	۲
ماہی آوے تے پار لگا دے کندے اُتے میں کھڑیاں	پنجابی	چنن دین	۸۳	۱
ماہی دے چھیتی تاں آجاوے جاوے	"	امیاں منیس محی الدین شاہ	۶	۱۷
میں سرگیا سرگیا سرگیا ای ہے کون پیا بن تھارے	"	"	۸	۲۲
میں صد تے دیاں چنیاں توں جس عاشق ول ول مارے نے	"	"	۱۶	۲۸
ماہی پیا مل خوش ہو یا دل۔ اب غم کو بھگانہ کیا خوش صمت نہ مانہ	"	"	۱۱	۳۰
ملاں جھنڈ دے توں نت وایا زار لاونا	"	"	۲۳	۷۰
ملاں توں ہوش کرے عشق توں نہ باہجہ بغیرے	"	"	۱۵	۷۵

نمبر	صفحہ	مصنف	زبان	کیفیت	م
۱۹	۷۸	چمن دین	پنجابی	موسے اپنے رنگا گورڈو جی واہ گورڈو جی واہ گورڈو۔	
۱۰۱	۲۳	میاں فصیح محی الدین شاہ	"	کلاں عشق دی غار عینوں چڑھی جان دے۔	
۱۰۲	۳۳	"	"	کلاں عشق دی شراب مینوں چڑھی جان دے	
۱۰۳	۲۳	"	"	کلاں بنت داگوں چھڈ دے قرآن پھولنا	
۱	۱۶۹	بابا کرم علی شاہ صاحب	"	مناجات	
۳	۱۱۷	محمد اقبال	ہندی	میرے گھر آئے شام گرد ہاری	
۱۲	۱۳۰	"	پنجابی	میراں پر دی ہاں گولیاں دی پڑ گولی	
۱۳۲		میاں فصیح محی الدین شاہ	"	مینوں نکل گئیاں رکعتاں ایہہ چھٹاں دیکھ کے۔	
۱	۱۰۵	میاں نگار محی الدین شاہ	"	مرتبہ ہے یا پیرایا نیاں آپ کا	
۷۵	۲۲	میاں فصیح محی الدین شاہ	"	ملک عرب نوں جاندیو نشاں دہراں رسول خدا کدھرے۔	

ن

۱۰	۷۵	چمن دین	اردو	ہنگامہ مست ساقی سے دیدار کیا	
۵۱	۱۷	میاں فصیح محی الدین شاہ	پنجابی	غیناں دا تیر غزنی بسمل بنانی جاند	
۱۵	۱۲۲	محمد اقبال	"	بنت منگدی تیرے نفا سے لیتھوں بنت منگدی	
۱۲	۵	میاں فصیح محی الدین شاہ	اردو	نذر اند لانی ہوں سر تیری جناب میں	

و

۱۳	۷۶	چمن دین	اردو	واہ واہ تیرا پاک ہے میخانہ ساقیا	
۱	۱۲۸	غلام دستگیر راز	"	وہ عالی شان ہے اس کی کہ جو اس کے ورپہ جا کوکھا	

۵

۱۱۳	۲۷	میاں فصیح محی الدین شاہ	پنجابی	ہر ہر دی پو جانا لوں اک ہر دہا جو کئے پہہ جا	
۱۶	۵۰	"	اردو	ہم ہیں جیتے تیری نظر رحمت کے سہارا سے	
۱۱۵	۳۸	"	پنجابی	ہو گئی عید اسادی جھو چند جہوں چپکا رہیا	

کمبر	صفحہ	مصنف	زبان	کیفیت
۱۲۰	۴۰	میاں فیض محی الدین شاہ	پنجابی	ہندی عشق دی نماز دلوں تار پل کے
۱۸	۵۰	"	اردو	ہستی کا میری سامان برباد ہو گیا
۱۲۱	۴۰	"	پنجابی	ہوئے شمس و قمر میں غلاماں جو مڑگاں جھکے تیرے
۱۶	۱۵۲	غلام دستگیر راز	اردو	ہستی سے در گذر کر مسمیٰ میں محو ہو جا
۴	۱۲۵	"	"	ہو تانہ دنیا میں اگر عشق و محو
۱۲	۱۴۹	"	"	ہو اہے شوقِ نقسیم متاعِ عاجزی پیدا
۲۸	۱۰	میاں فیض محی الدین شاہ	پنجابی	ہو برکت علی شاہ پیر دے سائے پلو چہ بھرم گوائے
۶۹	۲۲	"	"	ہر دم عشق دی بہارِ نوین
۸	۴۸	"	اردو	ہے تمنا دل میں اور آنکھوں میں ہر دم انتظار
۱۲	۴۹	"	"	ہم تو خدا کے بندے نہیں اور نہ ہی خدا ہے وہ ہمارا
۲۵	۸۱	حبیب دین	پنجابی	ہر میں ہر سمار ہیا اپنے پریم و توج
۱۶	۷۷	"	اردو	ہر رنگ میں تیرا جلوہ ہر شان علی ہے علی
۱۴	۷۷	"	"	ہو گئی عشق حق ہے گفتگو میری
۱۱	۷۶	"	"	ہستی کا خوف مٹا دیا مرشد میں پر رحمت کیتی
۲	۷۲	"	پنجابی	ہتھ پیر دے ہتھیں آیا میں بھی پیر ہو گیا
۲	۱۱۲	نجات حسین شاہ	"	ہر دم رہندی یا د تیری۔

می

۳	۱۳۵	غلام دستگیر راز	اردو	یہ احساں ہے برکت پینا کا ہمارے
۷	۱۴۲	"	"	یہ دربارِ حیلان ہے رندوں کا گھر ہے
۳	۲۰۷	عطا محمد	پنجابی	یا غوث الاعظم جیلانی نام تیرے توں میں صدقے
۱۱	۴۸	میاں فیض محی الدین شاہ	"	یا الہی اسامیری معاف خطا ہو جائے۔
۲۸	۸۲	حبیب دین	"	یا غوث الاعظم بہر خدا سن عاجز دی فریاد میری
۱	۱۹۷	"	"	یا زہد اسما مبارک

دوہرہ

چار کڈھا کے دُور لاکے اک وچہ اک ملا دِ جی
سادھو کامل پورا پھر کے سجانی مکن سکاؤ جی

سادھ سنت دی سید اگر کے اس اُجھیت لگاؤ جی
فیض جو مرشد ایہ نہ دے پھر اسنوں چھتراؤ جی

مُناجات

برکت علی شاہ پیر امیر محشر نوں رکھوالا ای
چار کڈھا کے دُور وچہ پا کے اک بناؤں والا ای
رنگ مٹی ایسا رنگدا جو نہ لہنے والا ای

چار گوا اک توں رکھدا اس واسطی تھالا ای
اک جے رنگ چہ گوہرہ رنگدا دل اسدا مٹوالا ای
برکت علی شاہ پیر ہے جی افیض ادا کرالالا ای

مُنبہ

سارے خاندانوں میں اعلیٰ سردار قادری
یہ جو سلسلے میں سبھی اللہ کے نزدیک
سبھی خاندان میں طہنیل چلے آتے
خاندانِ طرطوسی بڑا امیر ہے
عبدالقادر پیر ہیں گدی نشین اول
فیض جو دل سے ان کا ہے یا ہو دے گا

نقشبندیہ چشتیوں کا ہے مختیار قادری
پہنچتے ہیں بن سر غلامانِ قادری
یہ جدی ہے جاگیر خاندانِ قادری
میا بابوں کو کر دیا گلزارِ قادری
اب برکت علی شاہ دلتے ہیں دربارِ قادری
اس کی شفاعت کے لئے ذمہ دارِ قادری

مُنبہ

مذہبِ محبت والا ادکھا ہے یار سینانے
شعشع ہر دم جانِ جلاؤندی کچھ پردے لے لیاؤندی
شعشع مہتاب خانے آجلدی کدی میخانے اکھڑدی
فیض شعشع تے جانِ جلاؤد اشوہ برکت پیر مہناؤدا

شعشع و افتدر تنگے باہجوں نہ کوئی جانے
جو قدر شعشع و پانودی ادوہ ہر دم خوشیاں پاسے
کہ درجِ مندر ان آؤں دی انہر جہان کی ایانے
ایہہ دیتے خوشی و چکاؤں انہر بل پے یارے انہر

دوسرہ

ہستی کی دوکان کا سارا یہ سامان ہر جگہ
بلکے ج اکبر دل فیض اب تو کر جگہ

خیم ابرو دیکھ کر ہم جان قربان کر کے
لاکھوں عیدیں ہو گئیں ساقی کا چہرہ دیکھ کر

دوسرہ

پیوندیاں دل رجھانا ہیں شیریں لطف نزال
پیش پٹ اٹھدی قلم میری ہے دیندی ایہہ ہائی
فیض فی الدین دے صدقے ایہہ گل آکھ سنائی

ساقی کر کے ہر اساتے بھر کے دیہہ پیالہ
سیالے دی تعریف میں لکھاں دل میرے ایہہ آئی
کیا لکھیں گانا قص قفلوں دو جگہ جسدی ساقی

منبر

پیندی چکارا سنوں جو دیکھے ہو کے کلا
ہتھ بچھ کے عرض سلام کریں تیری ہوئے قوب تلسا
کریں بچھن تائیں واحد دیکھیں مرشد وچہ بچھے
نہ جانے ہو ر خداؤں جد پھر یا اسدا پاتا

ویدار شاہ برکت دیدار خاص اللہ
تخت اقریب دلی دل و صیان کریں سر شہ جان قربان
پوچھیں گل لکھا اللہ احد رکھیں پاک بنی نوں شاہد
سجدہ فیض وابرکت شاہ نوں اس سو بچھے بڑا ہوا

منبر

جے رب پاؤں اسکھنا شعور وچہ کوٹاں آجاؤ ضرور
جے بچھ چا ہو چھکارا وچہ کوٹاں آجھاؤ ضرور
کر کے ہستی چکنا چور وچہ کوٹاں آجاؤ ضرور
مومن ہونا ہے تیں پیار سے وچہ کوٹاں آجاؤ ضرور
جے کہے بن جاوے بکیر وچہ کوٹاں آجاؤ ضرور

سجھو سنی وار تہی دور بادھو لوکی پاؤں فنور
وچہ کوٹاں سے رب واپار اربہ ارستہ سدا سارا
ربدارستہ دسا ضرور تیں نہ رہیو وچہ غرور
جے کوئی اس وچہ شک گذارے اس بن مومن بھونکار
برکت علی شاہ بچا پیر فیض نوں دو جگہ اسدی دھیر

لکھ بچھن اقریب الیہ من بکھل الدن بدن (آیت شریفہ)

منبر

جہڑا جلوے دکھاوے طورنی بیٹھا ایہہ دیکھو سیتو	جنہوں لوکی کہندے دورنی بیٹھا ایہہ دیکھو سیتو
مار کے خودی واسوئی بیٹھا ایہہ دیکھو سیتو	جلوے دکھاوے بہا کریشان داند جس دیکھنا دیکھو اپنے منہ
کر کے ہستی نوں چورنی بیٹھا ایہہ دیکھو سیتو	عامیانا ہے مالک سائیں پتہ قلوب المؤمنین تھیں پائیں
جو چھوڑے دلوں غورنی بیٹھا ایہہ دیکھو سیتو	گمراہاں نوں اہ دکھاوے چورانیں پوچھ قلوب بناوے
فقیں کر دتا بھر توڑنی بیٹھا ایہہ دیکھو سیتو	برکت علی شاہ نے کرم کما یا پتہ نشانی سب بتایا

منبر

رب دے سی جاسے ہو یا عشریں مہمان جہڑا	کوٹاں وچ آگیا سجنوں عسری سلطان جہڑا
پھر آیا زینے اندر صورت مہمان جہڑا	پہلاں مدینے اندر پھر سینے لینے اندر
کوٹاں دے اندر آیا دو جگ سلطان جہڑا	برکت شہوہ نام رکھایا جھنڈا شہبازی لایا
دساں میں کیکر پیارے قیرا ہے شان جہڑا	سن فیض دی گریہ زاری صدقے میں قہقہوں ماری

منبر

علی جو نام ہے وہ ولی ولی ولی	برکت علی شاہ نام ہے علی علی علی
علی کے نام سے یہ ولی ولی ولی	پکاروں میں صبح آٹھ کر علی علی علی
علی کے نام سے ہے ولی ولی ولی	علی کو دیکھا میں نے برکت علی کے نام سے
جس نے تجھے سنبھایا ولی ولی ولی	فیض تو شکر کر ادا برکت علی کا اب

منبر

اوہ واقف ہوئے اس گلاب چمرنے توں اگے مر جاندا	کہتے برکت علی دی ہو جانڈی سکتے عطا محمد کر جاندا
کہتے میل وہی دی دھوون نوں بن کر علی شاہ سر جاندا	کہتے بہندا لا اور بار عالی کہتے بند اپر شہباز والی

کتب بنے امیر و زبیاں داکتے فروغ پہنے فقیراں

کتے برکت علی کر فقیں آتے وس اصلی اپن گھر جاندا

منبر

ولیدار دلاں وچہ وسدا لے جیہڑا اسدا کھونج لگا لیندا
ابڈی مثل نیل نہ کرنی لے جو پٹ اپنی لے ڈھولی لے
اوہ اقرب نہیں اقرب وسدا من تیرے کچیر نہنیں سدا
ہنیں ولیدار دل آیا ہے ہتھ بچھ کے سیس نوایا ہے

ہو فارغ دوزخ جنت تھیں اکھر ربے مال لڑا بہندا
توں ڈلیں جگل روہی لے اوہ تھن اقرب ہے کہندا
جہڑا تول لوے کھر کھر سدا مالے باغ بہاریں جاہندا
جدائیا آپ گویا ہے ندیا رولے ویچ آرمندا

منبر

سہ کار مدینے والے نے آج پاکستان بھر پور کیتا
سہ کار
اوہ خاص مدینوں آیا جی آپنا روپ وٹایا جی
سہ کار
اوہ ہے محبوب حقانی جی اہد اربہ سہلانی جی
سہ کار
اوہنوں چورں قسط دیندا جو دتے سیں جھکاوتدا
سہ کار
محرم نوں محرم کروا ہے جو سر قدماں تے دھوا ہے
سہ کار

شوہ برکت نام رکھا اپنا گنہگار اں نوں منظور کیتا
اہد اہویت جس نے پیا جی اہد اکفر دے داؤد کیتا
اوہ اہویت پاؤ زندانی جی جہنے اپنے آپ نوں چور کیتا
سہ اسدے تاج رکھا دیندا جہنے آپ نوں سور کیتا
فیض ہر دم اسدا بولے دل اسدا نور و نور کیتا

۱۔ خلیفہ صاحب وزیر خان

۲۔ حدیث شریف - اللّٰہُ نَیَّاحُ اَمَّ عَلٰی طَالِبِ النَّحْسِ - اللّٰہُ نَیَّاحُ اَمَّ عَلٰی طَالِبِ النَّحْسِ

دنیا حرام ہے طالب عقبے پر
دنیا اور عقبے حرام ہے طالب مولے پر

منبر ۱۲

آئی ہوں لے کے سر کو در تیر سے نذرانہ
عاقل میں ہوں دیکھن خلقت کہ دیوانہ
میں میں نہیں ہوں مطلق اب تو ہی تو ہے پیارے
جب آنکھ صفت کھولی تب تو ہی نظر آیا

قبلہ منظور کیجئے ادا ہو پہنچ گانہ
اللہ منظور کیجئے اپنا من دیوانہ
میں طرف سے نظر کی دیکھا تیرا نشانہ
اب دیکھنے میں تو ہے کوئی نہیں بیگانہ

منبر ۱۳

برکت شاہ پیر سیار اور جبگ تے دھماں پیاں
چوروں ابدال کیتا اب کمال کینتا
رحمت دروازے کھولے حاجت مند آن ٹولے
بخنے اک بل سے اندر ڈھاؤ مناسب اچھے مند

اسدے جہا پیر نہ کوئی اسدے میں صدقے کیاں
بڑیاں سب کیتیاں بھلیاں ورتے جو آئے کیاں
لکھاں گناہیاں ایتھے خیراں آپاٹے لیاں
صفت نے کلی اندر دیارتاں پاسے لیاں

منبر ۱۴

برکت علی شاہ پیر جی تیری دھم جہا نہیں پی لے
ہردم ہاوے غم دے کھاوے یار تینوں ہڑیلے لہاؤ
او گھٹار میں عرضاں کر دی ہردم پیا کر تیری بردی
تو مالک میں گھوٹیاں کھریاں میں دربار تیرے آکر ڈیاں
مفتیوں ہردم عشق ستارے میں باجوں کچھ من نہ بھاؤ

سب سوہنیاں تے لکھ پار گیاں وگن یاد تینوں کے رہی
دل تے حیرانقشہ جماوے حادوم جو ہو رہی لے
طالب میں تاں نہیں زردی عرض دید کر رہی لے
بڑیاں توں چاکیتیاں بھلیاں جو سجدے وچ پی لے
چھوڑ تیرا در کدھر جاوے دل شکل تیری جم گئی لے

دوہڑہ

مانا کہ گھنگار ہوں میں گھنگا کیسا بدکار ہوں میں
لیکن تیرے سوا میرا کوئی یا نہیں تیری رحمت آگے میں تو بکا نہیں

مب ۱۵

میں ہاں بدکار بھادیں تیری کہایاں آجا
لکھتاں مسکیناں دیاں گڑی بنایاں آجا
وے دے کے دان تولے میں بھی مہن آیاں آجا
بنے مہن لاوے سایاں تیری کہانیاں آجا
لکھتاں میں لے آ کے اس دی صدایاں آجا

آجا برکت شوہ آجا کملی دیاں سایاں آجا
تیں بن نہ ہو ر کوئی جھپٹا کرے دلجوئی
تیرا دوا رہ عالی لکھتاں آکھڑے سوالی
وقت آخیری آیا تیرا میں ورد پکایا
غیف ہے عرضاں کردا ہر دم ہے تیرا پردہ

مب ۱۶

اس عاجز بکس کملے دی وچہ خیر جھولی دے پادینا
ہر وقت تیرا دیوانہ رہے ایسا مجھ پر کرم کما دینا
تیرا کوئی نہ جگتے تانی ہے میں فداں چہ بلا دینا
جو نفرت کرے سورا لے جی انہاں طوق لعنت گل پادینا
ایہہ ظالم نفس فسادی ہے لہہ منوں محبت پٹا رگوا دینا

برکت علی شاہ پیر میرے میںوں خیر خزانوں پادینا
ساقی قائم تیرا میخانہ رہے لپی کے میرا مرانا ہے
توں پیر پیراں سلطانی ہے تیری سب جگتے ہرانی
تیرے ایسے بھرے خزانے جی خیر منگدے بٹے دے جی
ایہہ فیصل تیرا فریادی ہے ایہہ خادم تیرا عادی ہے

مب ۱۷

ماہی وے چھیتی تاں آجاؤ آجاؤ
صد تے میں جا داں واں جندھی توں گھول گھول
تیں بن تن من خاکے لاد داں
ماہی وے چھیتی تاں آجاؤ آجاؤ
کر لوں جدوں دید تیری ہو جائے تدوں عید تیری
مرد لوں اس کران خرید تیری
ماہی وے چھیتی تاں آجاؤ آجاؤ
توں برکت علی شاہ نامی ہے فیض و احسنوں حامی ہے
اسیں کرتی تیری غلامی ہے
ماہی وے چھیتی تاں آجاؤ آجاؤ

دوہرہ

الف انوکھرا یا رمنیڈا تر کے مین قتل اوہ کری ماندا
سکا دورنرا بیاں جزا ندانال کرم آج اوہ بھری ماندا
فینن نشے دے باجھ نہ پل جو اپہاں نشے یو چہ ہی شری ماندا
فینن لیکے تہ نہرا بکھینتہ ویکھ سارہی چوہی جاندا

مکھنبر ۱۸

صدقے تیریاں نیانڈے دسدے تیرنگاہ کی اسے
عشق تیرے دتھ میں جلی دسدے عشق آکا کی اسے
جام نون ورتے آن کھری کول تیرے پرداہ کی اسے
پیا سی مٹردی جاوندی ہن دسدے آکا کی اسے
جد دور نشے داپنی لیا از پیر رکھدی آہ کی اسے
فینن تیرے نشے دتھ ہو گیا اپہنوں بھنگ شراب کی

مکھنبر ۱۹

برکت علی شاہ پیر میرے کردی اوگن زاریاں
تیری بانڈی ڈبڈی جانڈی کیونہن تک تاریاں
مین تیرے راہ نون تگن صبر رکھن کہہ نہ سکے
تیرے لنگ و انگوں تنگ مٹردے لنگ پینڈے
باجھوں نشے دے ماریاں
کر دے کرم۔ جاوے شرم۔ آفے بھرم دل ہو نرم
اے بادشاہ پشہ پناہ۔ اے دربار۔ مشکل کشا
کر پو آ دلداریاں
فینن نون بھے عشق تیرا لاڈلے شہباز دے
تینوں معلوم حال سارا کردے شفقت بھاریاں

مکھنبر ۲۰

بھڑکی عشق والی سینہ سار سٹیا
لوٹا دوج والا گوراں نے اکھڑ سٹیا
اوہنوں بلوٹکا جمال سوئے پکے رتب دا
جہنہ ہستی دا پناہن آپے پاڑ سٹیا
دنگوں کھن دے رکھ رکھو دتاں سی مین
بال عشق والی اک گوراں تار سٹیا
بہرے گوراں نے دکھایا نہیں تباہی جا
اوہنے چلیاں نون رڑے رکھ رار سٹیا
نبدہ اللہ وچ پردہ تینن اک فاقاں سی
برکت علی شاہ نے کرم نال پیاڑ سٹیا

مکملہ ۲۱

پیر دے دوارے اُتے سبھاں شہید ہو جا
فلج عشق دے ورد کے صدق الیقین ہو جا
وینا دیاں چھڈ کے حوصاں برکت شہدہ دوار آ جا

پیراں دے پیر وقاتوں سبھاں مرید ہو جا
نوشہ دا پھر کے دامن ماہر تو حید ہو جا
ہستی نوں فیض گرا کے گورو دی تہجد ہو جا

مکملہ ۲۲

پیر دے دوارے اُتے سیس جھکا لا پہلاں
شوہ دا جمال کر لے جھولی اپنی نوں بھر لے
صورت دا عاشق ہو کے دکھیں نہ کدیر جھونکے
برکت شہدہ دوارے جاوین کھڑے رب فیض سائیں

گروں فقیری پاویں جہان گنوا نا پہلاں
عاشق ہو اسدے دروا نقشہ جمالا پہلاں
اسدے نقشے وچ ہو کے رتبہ تو پہلاں
دے کے معافی یقینوں گیلے لگا لو پہلاں

مکملہ ۲۳

برکت علی شاہ پیار یا عشق تیرے وج جل گئی میں
مردی مردی میں میں مگر میں مری تاں میں من تر گئی
اسم تیرا پر دے وچ آیا وہم دوئی کا سب مٹایا

شکر ہو یا جے میں جلی نال تیرے میں رل گئی میں
جود کا فی سماں بیل ہے پھل گئی چند زمانے دھری میں
چندھر دکھیا تو ہی پایا فیض تیرے نال رل گئی میں

مکملہ ۲۴

میں مگر گیا مگر گیا مگر گیا اسی ہے کون بیاں تھا ہے
نہیں وقت پہاں کرنے واسے ویلا آگ چہ مرنے
کر حاضر جہان بندہ توں چننا اصل اپنا کندہ توں کر عشق وصال توں

میں مرنے توں ای آیا ہاں میں مریا عشق دی تار
مرنے توں پہلاں مرنے دا پھر یا رنظر کر تارے
کر حاضر جہان بندہ توں پھر میں پچھہ کالے سے

اوہ نکلن اقرب دسدا ہے لبھ فیض تاں او سنوں جہدا ہے
نہ جہدے کیے توں دسدا ہے بر جہدے گئی بھگت پہاں ہے

منبر ۲۵

پیر بکت علی شاہ آگیا اوہ دین دا ڈنکا بجا رہیا تیرے پیرے جیسے بدکاراں لوں اک پل دیوچہ بٹھایا کی غونہ ہے تینوں فیض او جدوں دی نوں نہیں گنایا	اچھ مسلم غفلت والیا کیوں سوں کے وقت گتوایا او مناں غارت کر شہباز دی سترنج لولاک کھایا جیہڑا کرد اطاعت شیخ دی اوہنے عرش نوں مہتہ پایا
--	--

دوہڑہ

پونے پونے ہوئے اُسے شہرہٹ دکایا حالت اُس دی فیض جاں دکھی مصرعہ ایہہ سنایا	جد بکرے نے میں سی آکھی ہٹیٹھ چھری دے آیا کچھ لے کئے کاں کتے او سنوں کچھ کم روڑی دے آیا
--	---

منبر ۲۶

تن من و من سب اراد گورو جی میں داکھ نہ ہے میں تان کر دوا عجز ہزاراں گورو جی میں داکھ نہ ہے میرا روئے کوک پکاراں گورو جی میں داکھ نہ ہے میں ہر دم ایہو بجا اراد گورو جی میں داکھ نہ ہے میں دل وچہ ایہو دھاراں گورو جی میں داکھ نہ ہے میں تیرے نال بہا راں گورو جی میں داکھ نہ ہے فیض بیکل توں سکھاراں گورو جی میں داکھ نہ ہے	کر دے کرم ، دیاں باراد گورو جی میں داکھ نہ ہے میں ہر دم میں سناوے للہ اسنوں مار گواوے میں دے پونے پونے کر دے ڈوب اینوں چہ اپنے سر دے میں تان میںوں اوکھیاں کر دئی ورنہ دیول کے وڑی میں نہ کے بھی لکھے آوے جیم میری تان تینوں دیکھے میں دی ہیون لوڑ نہ کوئی للہ سپر کر دجونی میں گل کے بندھی رل جالے عشق شگوفہ تیرا مل جائے
---	--

منبر ۲۶

میں چھب دے پھیرا کوٹاں والڑیا میں چھنتی سکھ لکھا کوٹاں والڑیا	دل میرے ہر دم چسا کوٹاں والڑیا ! وید سنگے دل چھب دے چھب دے ہر دم پاواں واسطے رہدے
--	--

۱۔ آ طیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم
۲۔ سرغ نفسانی وحقانی۔ جہڑا اپنے آقا کو اور آجا۔

میرا لوں لوں سب مٹا کوٹاں الڑیا مینوں مینوں دھیں چھڑا کوٹاں الڑیا میری عزیزوں نگاہ اکھٹا کوٹاں الڑیا مینوں آن لکھے لا - کوٹاں الڑیا میری اپنی شکل بنا - کوٹاں الڑیا	تا ہنگ تیری وجہ ایہہ دل میرا گردا رہندا ایہو جھیرا میں تاں میرا دھن ہو یا بیج نیکی دا کوئی نہ بویا عشق تیرے وجہ ایہہ دل تھیا دانگ لوں وجہ پانی کھچیا غیر دیکھن وجہ آوے ناہیں - ہر دم رہن اڈیاں باہیں تیری ہر دم دیاں دھرونی - فیض لوں تیرے ہاتھ نہ کوئی
---	---

منہ ۲۵

پل وجہ تیرے بھر گنوائے اوہدی جگہ تے مہربانی ہے ہو برکت علی شاہ پیر دے سائے اوہدا دیکھن والا چہرہ ہے ہو برکت علی شاہ پیر دے سائے کوئی لکھن احسان ہو پاری ہے ہو برکت علی شاہ پیر دے سائے خوف دوزخ سبھی مٹا دے گا ہو برکت علی شاہ پیر دے سائے نہیں جھگڑا کے بھی کام دا ای برکت علی شاہ پیر دے سائے	ہو برکت علی شاہ پیر دے سائے اوہ پیر پیراں سلطان ہے اوہنے مردیوں زندہ بنائے اوہ پیر پیراں امیرا ہے اوہنوں سورج ویکھ شرمائے اوہدا فیض جہان تے جاری ہے اوہ دیون ورج شک نہ لیا ہے اوہ ایسا حرف مٹا دے گا جو قد میں سیس جھکا دے فیض عاشق پیر دے نام دا ای بیٹھا دل تے نقش لکائے ہو
---	---

منہ ۲۶

رب مٹے توں دیوے معافی ساڈا اللہ جتوں شانی رب مٹے توں دیوے معافی	سانوں اکوالیت ہے کافی سب توں بہت فیض ہے کہہ آگے نہ تھ عالم رگے
--	---

۱۔ اَلْعِلْمُ نَسْلَةٌ وَتَرَكْتَهَا جَهْلًا آیت کریمہ
۲۔ النَّبِيُّ حَقِيقَةٌ وَمَا بَعْدُ كَلَابٌ - توں مراد ہے - اس کے پاس نہ تھ آیت کریمہ

ایسے باب نے ظلم کسایا۔ سر سرمد اجد اکرایا
شوہ برکت کرم کسایا چک نقطہ الف بنایا

ساؤسے باب ہے سدا غلانی رب ب توں دیوے مٹانی
دل ہو یا فیض د اصالانی رب ب توں دیوے مٹانی

مبشر

ما ہی پیا بل خوش ہو یا دل
برکت شوہ یکے وچن آ یا سامان بخشش کا لایا
عاصیو تم دوڑے دوڑے آؤ سر کو تھکاؤ
آ یا ارج خود آپ اللہ آیت حدیثوں کرو تسلی
عاصیو اب حسرت کو چھوڑو بھانڈے خودی دالے کو بھوڑو
ہوئی فیض کی اب تسلی ڈھکھا ما ہی ارج ہو کے کلا

اب غم کو بھگانا کیا خوش قیمت زمانہ
اب عاصیوں کو بلانا کیا خوش قیمت زمانہ
اب دیر نہ لانا کیا خوش قیمت زمانہ
آ یا لا کے بشری بہانہ کیا خوش قیمت زمانہ
اب دور نہ جانا کیا خوش قیمت زمانہ
ہے لازم اب شکریا کیا خوش قیمت زمانہ

مبشر

آ جا شاہ برکت شاہ شہباز کے پیالے
دیہہ جام محبت کا ہیں مانگت ساں میں مانگت ساں
تو حامی ہے مریدوں کا مریدوں کا غریبوں کا
ہو فیض کا دعوے ہے غلامی کا ہے غلامی کا

ہم تیرے سہارے آ بیٹھے دوارے
ہے عشق انوکھا دینہ عجیب نظارے... ہم تیرے سہارے
ہم عاصی ہیں بیچالے اب تیرے سہارے... ہم... دوارے
جب دیکھے تیرے نیوں کے یہ تازا شاہے... ہم... دوارے

مبشر

حبیب بند عبدہ توڑ دیا پھر عید میں قیدی کون ہے
اول اللہ آخر اللہ ظاہر اللہ باطن اللہ
اللہ کہنہ انحن آخر ب لو کی دوڑن طرف شرب
مرستہ فیض تے کرم کیا بندہ عبدہ توڑ گنڈایا

جب مطلق ہستی قائم ہوئی پھر غیر خدا کا کون ہے
جد مرشد گنڈا بھرم مٹایا پھر دور نظارہ کون ہے
جب شاہ رگڑے اوہ ورتج ہے سب پھر ایاں کون ہے
جد عبدہ والا کوٹھا ڈھایا یا ہجو اللہ کے کون ہے

۱۵۔ خواہ اول۔ خواہ آخر۔ خواہ ظاہر۔ خواہ باطن۔

منبر ۳۳

بُوہا یار والا آپے آ کے مل ہو گیا
نال یار دے آ کے آپے دل ہو گیا
جہیز عشق دالی چکی وینج دل ہو گیا
جدوں اپنے جی آپ کو لوں مل ہو گیا
کہہ دے فیض اوہ تاں فوت کل ہو گیا

ع۔ ش۔ ق۔ والا جدوں مل ہو گیا
ع۔ ش۔ ق۔ نے دکھالی دتی آن کے
ع۔ ش۔ ق۔ والا مستدر سوئی جاندا
ع۔ ش۔ ق۔ ماروا چکار دل وچہ
ع۔ ش۔ ق۔ باہجوں جے کوئی تینوں ٹول دا

منبر ۳۴

ہو کے سنہری رنگ چہ مست بنائی جاندا
مرنے توں ناہیں ڈرا دنگ جو کھائی جاندا
قیامت نوں پے جاو ورتنا جو جند بچائی جاندا
ناگ نوں لے گل لادیں صاحب فرمائی جاندا

زلفاں داناگ کمالا ڈنگ چلائی جاندا
کر ڈا اوہ ڈنگ کرواں ہس کے عاشق بردا
ناگ سنہری سوہنا عاشق دا جوڑا موہنا
فیض ڈنگ تے ڈنگ کھاویں لگے تے جسن مناویں

منبر ۳۵

مستی موہومہ ودر کر کے لامیراں سنگ یاریاں
بیٹھ ورتے ہونگی چھڈ کے اوہجت ساریاں
چھڈ دے زینت دنیا والی نہ پویں چہ غاریاں
بن کے ساجھی کر ریا منت ایہہ عبادت ریاں
عیبیاں بھریاں لکھاں اُسے یار پھر پھرتا ریاں

دلدار تیرا دلدار ہے تو چھڈ دے بے قراریاں
اس یار نا لوں یار تینوں ہو ر فضل کون ہے
اوہجتا دی پرکھ کر کے پھیر چھڈیں پیاریاں
بکڑول نہیں چھڈ پیا ہے بے توں اوہجت چھڈنی
فیض بیٹھا توڑا اوہجت یار دے دبارتے

منبر ۳۶

سُن برہمن عورت سے تو یار کو گھر بار دیکھ

اگر رام کی تھکتی کو ضرورت پھرے دلدار دیکھ

چھوڑ پوجا پاٹ کرنی سمجھ لے اس راڑ کو
تو آواز میں مارے کس کو بچھ سے وہ نزدیک سے
میں توں کا منشا چھوڑ کر قدموں پہ ہو جا سزنگوں

دل کے اندر یا رتیرا اس کو تو ہر بار دیکھ
گر دیکھنے کی خواہش ہے تو آپ کو دلدار دیکھ
گر دیکھنا ہے رام کو تو فقیں کی سرکار دیکھ

منبر ۳۸

را بھار اٹھا کر دی توں مینوں آپے را بھار ہنایا
را بھار آجا کو بھری دے سائیں کر نظر اوجھری اکائیں
کو آجا را بھار جم جم آرا بھار تیرے تے پھر امن مانجا
را بھار دے مین کملی توں اس کملی بکس رملی توں

جد ہیر منائی کول آدے اٹھ راتیں بہہ بہہ ونا پیا
بیٹھی راہ مل تیرا آوندے اتیرے آئے تے مینوں نایا
جہنوں افضل کر کر رکھدی سی تیرے آئے تے پھر انا پیا
کر درشن فیض راج ہو یا لکھ شکر کے نہ جانا پیا

منبر ۳۹

پیار یا اللہ ہی اللہ بول
اوہ سخن اقرب سے کہندا جو لہجہ لوے بن بہندا
اللہ بولیں اللہ ہو کے اسی اپنی بھتیں مہتہ دھو کے
مرشد سچا کامل پھر کے آیت حدیثوں ثابت کر کے
فقیں نے اللہ صیح کتیا برکت شہہ تو پیا لہ بیت

اوہنوں اپنے مہندر تول
افیں پوتھیاں ناہیں پھول - پیار یا اللہ ہی اللہ بول
ایویں جندری ناہیں رول - پیار یا اللہ ہی اللہ بول
پورا کر لیں تول - پیار یا اللہ ہی اللہ بول
ہن رمز سنا نوا کھول - پیار یا اللہ ہی اللہ بول

منبر ۴۰

آیا محمد پیار اکرم کساؤن بد لے
علی لمانیاں توں آیا بختاؤن بد لے
عاصی غنا کماں تائیں خوشیاں لاؤں بد لے
دل زنگاراں والے آیا چمکاؤن بد لے
وعدت داد ریا آیا عاصی نہلاؤن بد لے

ستی سی خلقت ساری آیا جگاؤن بد لے
بدل ایہہ رحمت والا آیا برساؤن بد لے
رہڑ ویاں بیڑیاں تائیں آیا تراؤن بد لے
اللہ دافش پیارا وچدی دکھاؤن بد لے
گندیاں چھڑیاں تائیں وچے رلاؤن بد لے

علم ولایت والاسافوں سمجھاؤں بدے
عاصی سی فقیں بیٹھا آیا غشاؤں بدے

سینے بسینے آیا دید کر اُون بدے
برکت علی شاہ بنیادین بدھاؤں بدے

منبر ۴۰

خلوہ سہنیاں دایندہا ہر ہر شان سے اندر
ایویں جہنگلاں دیوچہ کاہنوں ماریں مکر آں
مارے چمکان کدی چڑھ طور دے اُتے
کدی مکتے مدینے وحیہ جا بیٹھا

جے توں دیکھنا تاں دیکھ بویں ڈھا کے مندر
پیارا قائم ہمیش تیرے دل دے اندر
کدی اُترب ہے دسدا قرآن دے اندر
ہن فیض تائیں ملیا پاکستان دے اندر

منبر ۴۱

جو نظارہ محمد کا کرب میں گے
ڈھونڈھ لو عربی سلطان پاکستان میں
اُسے دید احمد کی ہوگی ضرور
خدا کی قسم اس میں شک ہی نہیں
حیات البنی آپ ہیں فیض کھدے

وچہ دوہیں جہاں میں اوہ تر جائیں گے
آئے جو ڈھونڈھنے جھولی بھر جائیں گے
جو مرنے سے پہلے ہی مرجائیں گے
ہونگے وہ کافرین جو کہ پھر جائیں گے
نہیں شہر تیرے سے دُرجائیں گے

منبر ۴۲

جہڑے یار دیاں قذماں تے چند رولدے
گھات یار و لہیں رکھن مزا عشق والا چکھن
جے اوہ روزہ ناہیں رکھن نگہ غیر توں تاں حکین
جے نمازی ناہیں پورے ہو سکے عشق توں سورا
جے اوہ حج نہ کریدے دید کر دے ہی رہندے

تلیوں کی میں ساں مٹاں اوہو کڈے تولدے
کھوٹے کھرے نوں پرکھن مٹھوں نہیں بولدے
پیالہ موت والا چکھن بھیت ہنیوں کھولدے
جلدے عشق تیرے تاہیوں رہن مولدے
کلمہ ہو کے اوہ بہندے ہنیوں غیر تولدے

لے۔ فَاَيُّهَا مَوْتُوْا اَنْتُمْ وَجْهَ اللّٰهِ۔ مَلٰئِكَةُ يَوْمَ تَشَاقُّوْنَ۔

جے زکوٰۃ ناہیں دیندے کچھ رکھ بھی لیندے
ملاں چھڈوے اڑائی لے لایا رتوں سجھائی

موت تو قبل ہو کے بہارے تاہیں نہیں بولدے
رمز فیض نے بتائی جذبہ جان گھول دے

منبر ۴۳

جہتوں زلف دے پیچ وچہ اڑ ہو گیا
جہناں زلف دی لشکار دیکھی اکوارگی
سنگل زلفاں اجدے گل وچہ پے گیا
جہنے زلف و اہتمام اک وار دیکھیا
فیض زلف و اہتمام بیان بن توں کی دسا

وچہ عشق میدان اوہتوں کھر ہو گیا
اوہتوں عشق دے تنور وچہ سڑ ہو گیا
اوہتوں جگ تے جہاں نال لڑ ہو گیا
اوہتوں عشق دریا دے وچہ ہر ہو گیا
توں نال زلف دے زنجیر نال پھر ہو گیا

منبر ۴۴

سکھ کول گور و جا سون موت تیری ٹھیک ہو جاو
ہو جا آکھاں توں اٹھاں کنان توں لاسیہ پڑنا
فیض ہڈ سلی سب توڑ اکھ نال صاحب بے جوڑ

چھڈ کول گور و جا بھون موت تیری ٹھیک ہو جاو
پائے سچا عشق و اکا دن موت تیری ٹھیک ہو جاو
چھڈ جانا آو ناندون موت تیری ٹھیک ہو جاو

منبر ۴۵

مکّاں توں ہوش کرا عشق توں نہ باہجہ نمیرے
نیت توں نیت داہیں ڈھٹا سیت ایس
ظاہر وچ نیت نیتی اندر وچہ بھری پلیتی
سنگور توں سچا پھر لا اسی توں سیو اکرا
کھن اتر باده کہندا قلب مومن وچہ بہندا

جس توں توں ٹولیں مسجد و سدا اوہ گھر وچہ تیرے
کچا پیٹ و اتنا ہیوں نہ آفوا نیرے
ٹولیں نہ اپنا ملیتی پیسا وچہ کھمن گھیرے
مرنے توں پہلاں مرلا ماہی وچہ آجاو تیرے
تیتھوں جے جد اسے رہندا اکھ پرے لغت تیرے

عشق و جوش ہو یا فیض بے ہوش ہو یا
خود بخش روپوش ہو یا تاہیں جاوڑ یا ڈیرے

مذہب ۴۵-۴۶

جیہڑا استغفار پڑھاوے اوہنوں گھرں کدھ دے
جداں مندا مندا لایا رتے تگرا پھد دے
پورا تول عشق دا تولیں ہونا بیزار پھد دے
ابویں پڑھدا نہ پھرے کہانی اک بدکار پھد دے
کھانا دنیا دا نہ دھوکا کس اعتبار پھد دے

اک واری کر لا تو بہ مڑ مڑ کرنی چھد دے
استغفار پڑھیں اکو ارسہ نوں لاہ کے بھار سارا
مونہوں لالہ بولیں آگے بھیت ذرا نہ کھولیں
کلے والے شرک بھجانی کلمہ ہر کے موجاں مانی
دیندا فیض عشق دا ہو کا عشق و باجو جو جم لوکا

مذہب ۴۷

غفلت وچہ اچھی ہوئی چھتے ہن جان غذا بوں
بھر بھر کے جام بلا دے انہوں توں باہجہ جابوں
جھاڑ وکس بندھ کے تیرا چکیا اج نام کتابوں
پی پی شراب طہور اکروا ہن نوش کبابوں

داتا اک دے دے مینوں بھر کے توں جام شرابوں
تائم مینا نہ تیرا ترفے ستانہ تیرا
میت ایہہ دے نہ سکے رحمت تیری ول تیکے
فیض میخوار ہو یا جینوں بیزار ہو یا

مذہب ۴۸

کیتے لکھاں پکڑے متوالے سب عقل ہوش مارے نے
سر صدقے تن من گھول دیواں چند کراں بلہاے نے
جدین نیناں نال لڑ جانہ سولی پڑھ سکے ملن جلاے نے
جہ منہ قرآنی ہتھ آیا سب جھوٹے دے سپارے نے

میں صد ساقی دیا چشمیں تے جن عاشق و دل مارے نے
چلن مین دو طرفی تیغ داگوں کیتے زخمی عاشق سارے نے
جھاتی پوسے جہاں نوں چیمانہ دی اوہ سر تے جھک آئے
ہو یا فیض نیناں اشیدانی سب بھل سکے کاو بارے نے

مذہب ۴۹

بیت رسولی شیکے جینوں بیزار ہو جیسا
حضرت شگہا کے یادی ندیاں توں پار ہو جیسا

خواہش دیدار دے جے آپے ولدار ہو جیسا
مرنے توں مرجھا پہنچ رسولی درجہ جیسا

بجنا ہے اسدے کو لوں خادم سرکار ہو جا
مالی دی کرے سیوا مالی گزار ہو جا
شوقوں بے چھے کوئی آکھیں منہ ار ہو جا

بیوت یزیدی بھی ہے بدکار بلیدی بھی ہے
گکلاں تے دل نہ ڈولیں مالی ہی مالی بولیں
اچی نہ فیض بولیں ذرہ نہ راز سکھولیں

منبر

دل گلیا شوق آما ہی دا
پل پل درس سخن دا پایے
دل گلیا شوق آما ہی دا
عشق ستارے دل نوں ڈھدا
دل گلیا شوق آما ہی دا
نہ ڈر کچھ گور غزا باں دا
دل گلیا شوق آما ہی دا
شوہ برکت پیر جاں پایا ہے
دل گلیا شوق آما ہی دا

سانوں اکوائف ہی جاہیدا
بہتے کاہنوں بھار اٹھایے
ایہ کم نہ ذرا کوتاہی دا
کیتے وچہ کی کم اساؤا
کم ہر دم خودی متا ہی دا
سانوں شوق نہ علم کتا باں دا
سانوں پریم ہے کھبی باہی دا
فیض علماں توں چت چایا ہے
ہن برقتہ خودی دا لاہی دا

منبر

عاشق نوں گھائل کر کے زخم بدھائی جاندا
قول استی سارے پورے کرائی جاندا
مخن اتر ب پھر دس کے مست بنائی جاندا

نیناں داتیرہ خونی سہل بنائی جاندا
مرنے توں پہلاں مارے دیندا پھر عجب لٹاے
مارے لٹانے کس کے عاشق دا جوڑا کھس کے

جہدے جگر وچہ بیندا مونہوں اوہ اکف نہ کہندا
غاہ رگ تھیں نیڑے رہندا فیض مبتائی جاندا

۱۔ اللہ نیا حراً ام علی طاب اللہ نیاد الحق حراً ام علی طاب المولیٰ۔

۲۔ مقلوب المومنین عن مشی اللہ تعالیٰ۔

مذہب ۵۲

چاندن تیری چاندنی جو تار یا تیرسی لو برکت علی شاہ پیارے تیرے میں صد گئیاں کرم کماؤں واسے مندر ڈھاؤں والے اللہ دار و سپ تیرا دسدا ایہہ عشق ہے میرا منیں کون سے کے جلوہ عشق نے پایا غلبہ	سورج دیکھے گیان کا مدہم جاوے ہو خاطر نظارے تیرے پوش لہائے کئیاں کر کے نظار ایتھر سیس کٹائے کئیاں مست تھے بنو کر کے ناچ نچائے کئیاں دیکھی جد صورت تیری مڑ کے نہ ہوش پیاں
---	--

مذہب ۵۳

اوہ ہوش کدوں مڑ پائے ہی نال جہدی اکھ جٹ جا اکھ جائے جہدی جٹ جی اوہ کول دیکھے اپنی مٹھ جی کدھرے اکھ لوسے جوڑ جی تے کینوں دیوے توڑ جی اکھ دبر دی منیں جاں دیکھی کھل سار کے انی سکی	جند جان ایمان کو ادے ہی نال جہدی اکھ جٹ جا وچ چکائے نہری پائے ما ہی نال جہدی اکھ جٹ جا اوہ دفرجن دی پادے ہی نال جہدی اکھ جٹ جا پھر گیت خوشی وچ کادے ہی نال جہدی اکھ جٹ جا
---	--

مذہب ۵۴

سیو کوٹاں والا سوہنا دین دا ڈنکا بجا رہیا لکھو مکھ سبق پڑھا کے اپنے نال رلا رہیا عرضاں سب منظور ہے کر دا خالی جھولی تون بھر دا	عیباں بھریاں اُمتیاں نوں پل دے تیج بختا رہیا غیریت توں دور کر کے رہدے نال بلا رہیا منیں دے سٹے بھاگ جگا کے سینے نال لگا رہیا
---	---

مذہب ۵۵

برکت علی شاہ پیر جی تیرا منیں جہان آتے چھا گیا جو خدی وانا مگنو گیا اوہ نقش تیرا ٹھہرا گیا ایکے رات اللہ خلق آدھ علی صورت تیرے (نیت کریم) من تیری مقرر دا دعا الحق دھیت شریف تیری	اوہ قلیاں جی وچ شان ہو یا جو بن سلاں رہ گیا اوہ پھرانا الحق کیوں نہ سکے بلا سر و صفت چو نہا گیا
--	--

تیرے قدر
 رین رکے جو بہت تیرا گیا
 اوہنے تینوں ہی رب جان لیا جہنے اپنا آپ گے الیا
 فیض ہر دم عرسا کردا تیری بے پردا ہو دردا

منبر ۵۶

برکت علی شاہ پیر جی نظر کرم دی پا دینا
 مستی میری توں مار کے دل تے مکن آنا کے
 توہیں شاہ شاہاندا میں دل نظر کرم دی پا
 توہیں پیر پیراں را پیر میں در تیرے کھڑا فقیر
 فیض توں ہر دم تیری چاہ ہر دم سے دس دکھا
 درجہ دریا وعدت دود کے اپنے نال دلا لینا
 غم اس چمکار کے سیرا نام گنو ادینا
 میں درو گیا تیرے آمیری آس پہنچا دینا
 وصل مکان ہو بہت ظہیر آکے دید کرا دینا
 اُسدی کلی کرتباہ اپنا مندر پا دینا

منبر ۵۷

تاہنگ ہر دم مینوں رندی سید ابراہار دی
 میں کوچی کوچی کھلی کم دی نہ سار دی
 خبتاں دا شوق ناہیں خوف نہ کچھ نار دی
 فیض ہر دم یاد رکے شکل سوہنے یار دی
 ہر دماں دے نال گولی ہاں میں اس سرکار دی
 فخر اتنادل دے اندر کھنی ہاں دربار دی
 بھانڈیاں دی بوڑناہیں طلب ہے گھیا دی
 برکت علی پیر دی ہے نظر جگ توں تار دی

منبر ۵۸

شاہ شہباز دا پیرا اُمت دا والی دیکھو
 دے کے شراب طہورا قولاں توں کردا پورا
 لولا کی تاج والا عساج دی لانج والا
 بھر بھر پیاسے دیند کوثر دا والی دیکھو
 اس توں کی جانے مورا اُمت سنبھالی دیکھو
 وایم معراج والا صاحب کسالی دیکھو

برکت شوہ پیر ہے میرا جس دا ہے فیض چیرا
 ظاہر تے باطن اسدی چمک نرالی دیکھو

منبر ۵۹

برکت علی شاہ پیر جی میں آیا در تیرے ہاں عاصیا تیں بن ساڈا ہو کر کھیرا ڈوبیاں لہو بچا جھرا تیرا نام رحیم غفور ستا میں تیرا نور چمکدا ہر تھا میں	عاصیاں دا توں مالک میں ہم سب تیرے چہرے ہاں رب نے پائے ہاں چہ گھیرے کدھ سا نوں تیرے ہاں سا نوں نور نہ فیض دھانڈی اسیں جڑ بند تیرے ہاں
---	---

منبر ۶۰

رکھ للج تنی دی اے والی میں جیدہ کوئی بدکار نہیں توں کھوٹیاں ن سنبھالدا میں گل لکھیا ندی لچ بالدا میں توں بُریاں نوں گل لا بوندا میں بھر چڑوں قطب شاہ میں فیض بچھ کے ہتھ کر لاند اے شوہ برکت پر مناند اے	ہتھ شرم میری ہن تیرے آتیں جیدہ کوئی بچال نہیں سر آئی آفت ٹالدا میں تیں جیدہ کوئی غمخوار نہیں توں کئے امان نہ ڈھانڈا میں تیں جیدہ کوئی دلدار نہیں ایہہ مہربا غم تھیں ماندا اے تین باجھ اہ کوئی یار نہیں
--	---

منبر ۶۱

صدقہ شاہ شہباز دا میرا جڑیا دیس بسا دیوں توں پیر پیراں دے پیر کہا دیں ڈبیاں بیڑیاں بنے لایں شمع نورانی تیرا چہرہ وانگ تنگ میں عاشق تیرا برکت علی شاہ پیر ہمارا دو جگ اے تارن ہارا	کی ہو یا بے عیبی ہاں توں رتوں دھڑھائیوں بے آساں دی آس بچا دیں میری بھی آس بچا دیوں جے کوئی غیبوں لے ملے جھیرا میںوں آن بچا دیوں ڈبیا جاندا فیض بچا را اس نوں پار لنگھائیوں
--	---

منبر ۶۲

چلو سیورل شوہ دے چلے میں اک عرض گزارنی چاہیہ چل عرض گزاریں برکت علی شاہ پیر دوارے جے کیسے نوں بن جانے بھاری حضرت کر دے دلدار واقعہ حضرت میراں عرضاں ہر کسے تائیں غرضاں	پیر پیراں دے پیر نے میری ٹہنی بیڑی تارنی نلے دور و نارا در زار سے چند قدماں چہ دارنی ڈبئی جانندی پکڑ بچا دی حضرت ہار فیض کریندا ہر وہ عرضاں بگڑی آن سنوارنی
---	--

منبر ۶۱

چھڑوے چھڑوے چھڑوے دنیا توں فانی چھڑوے اول دنیا توں بچپانی پھر عجب کے توں خوشیاں ملنی دنیا اندھیر غماں دانہ کریں دساہ دماں دا	قماں توں کھا کے چھڑوے دنیا ایہہ فانی چھڑوے ایہہ سمجھ کلام زبانِ دنیا ایہہ فانی چھڑوے عاشق ہو فیضِ شمع دا دنیا ایہہ فانی چھڑوے
---	--

منبر ۶۲

دل دے وچ اہر عشق والی گجبدی رہے دل تے نقشِ نگین ہووے سوہنے یار دا وید یار والی کر لاپیارے رنج رنج کے جند جاؤں لگی جگ توں لے جاوے یار توں فنیق منگدا ہے کرم دی نگاہ ساقیا	چہرہ یار والا دیکھ خودی بھجبدی رہے آنکھ یار دا جمال دیکھ رجب دی رہے تاں پھر لوڑ تاہیں تینوں پیارے جج دی رہے کیتے ہو نہیں ہی پاسے ناہیں بھجبدی رہے نی کے شریعت وصال جند رجب دی رہے
---	--

منبر ۶۵

آستانِ یار پر سر کو جھکا کے دیکھ لا یار تیرا پھر بھی واقف جے نہیں ہے ہو لودا یار تیرا یار ہر دم تیری سستی مار دی چاندنی کبیا چاند کی ہے فنیق اس کے سامنے	نقش اپنے یار دا دل تے جبا کے دیکھ لا گلی تائیں اگ لاکے کو لے یہ کے سیک لا سستی اپنی دوزکر کے نیڑے ہو کے دیکھ لا کہہ تو سکتا کچھ نہیں پر کچھ تو کہہ کے دیکھ لا
---	--

منبر ۶۶

بندہ عشق دے تندور وچہ جھلدا رہے مستی نام والی بنت پرٹھے دوتی آن کے جان تن من دھن سب وارے یار توں	بونا پریم والا دل دے وچہ جھلدا رہے خاک قداں دے وچہ سبندہ رلدا رہے ہستی اپنی دے کو لوں نالے جھلدا رہے
---	---

جتنے سود ڈالیں اس میں دانت تھلا رہے

فین عشق دے بازار وچوں کچھ خرید لا

منبر ۶۶

بخود ایسا ہو جاؤ گا اپنا آپ بھلاو لگا
پھر کے نور و نور بناوے جو کوئی درتے آد لگا
جندری شوہ توں گھول گھماے تاں لبر تھ آد لگا
جس نے خودی تکراری اوہ نشوہ من بھاو لگا
لاکے اکھیاں نال پیارے ہر دم پیار بدھاو لگا

اس عشق دیاں گجیاں رماں جو کوئی وکھن آد لگا
ساتی جام طہور پلاوے وہی نقشے سب سٹاے
جو کوئی قد میں سیں نکاے مقصد دل داسار پاے
دلبر دی ہے رمز نیاری کوئی سمجھن باری
منیق یار و یار پکارے کروا ہر دم نال نطاے

منبر ۶۷

دید یار والی ملے دل چاہو نہا رہے
تیں کینی تائیں یار گل لاؤدا رہے
سویت تاہیوں مہیگا رہند اے ہٹاؤدا رہے
یار بلدا ہے اوہنوں جو وجہاؤدا رہے
کوٹھا نواں تاہیوں پند اپلاؤدا رہے

دل دیوچہ جوش عشق دالا آؤدا رہے
یار ملے آج آن یار و ہست ہست کے
نفس گجیا ہو یا کتا نت ہے ستاؤدا
نشہ نام والابی کے دو جہان چھڈیے
منیق عشق دا دستور ہے عجیب دسا

منبر ۶۸

ہر دم عشق دی نوین بہار
اوہ ہوئے سمندر دں پار - عشق دی ہر دم نوین بہار
بھلے ترک مرگ دی سار - ہر دم نوین بہار
نظر نہ آوے باہجوں یار - ہر دم نوین بہار
رہندا یاد نہ باہجہ پیار - ہر دم نوین بہار
اوہنوں لہجہ لودچہ سنار - ہر دم نوین بہار

ہر دم عشق دی نوین بہار
عشق جوانی دم دم چڑھد رکھ کامل دا جہڑا پھر دا
عشق من توں پہلاں تے پھر حسن دے دہن تار
عشق خلاصہ جدم کھولے بندہ آؤدا انگ ٹوٹے
عشق بشارت جدم کھلے بندہ اپنے بند توں بھلے
رمز عشق شوہ بکت دے اوں توں دیوچہ تاں پھر چدا

وَلِيَا مَنِينٍ نَعْنِي أَنْزِلْهُمَا كَيْفَ يَنْصَرِفَانِ
 كَرْدِ اْمُخَشَايَا دِوِچَ پُکَارِ... عَشْقِ دِوِ مَرَمِ نَوِيں بَہَا

مَنْبِ

مَآں چھَد دے تُوں بِنْت دَا بَا زَارِ لَاوَنَا
 اِوِی طو طے کَہَا نِیَاں دِوِچوں کِی لَہْجَا
 حُورَاں وَا سَٹے مَاز دِوِی اَدَا سِکِی چھَد دے
 دِلوں دُنِیَا تے عَقِبے دَا خِیَالِ چھَد دے
 مَٹَا نَہِ ہو جَا مَنِينِ دَا نِکوں جِیٹ وِٹ کِے
 سِکھ سِگھ رَاں کُوں جے دَر بَارِ حَاوَنَا
 سِکھ دِھیَاں گُوڑَاں کُوں جے دِیَارِ پَاوَنَا
 سِکھ کَا مِل پیر کُوں جِیکر یَا رِ پَاوَنَا
 سِکھ سَا قِی کُوں جَا کِے ہو مِخَارِ جَاوَنَا
 چَٹِیں قَدَم پیر دے تُوں جے دِلدارِ پَاوَنَا

مَنْبِ

اِج اَکِیَا مُحَمَّد سِینے سِینے دِوِچ دِوِی
 مِیں صَدَقوں نَام اُنوں جَنَد وَا رَاں قَہَاں تَوِی
 اَوہ لے اِچَارِجِ آ یَا پَاکِ سَٹَاں دِوِچ اِلا یَا
 فِیضِ نَالِ صَدِیقِ دے پَا یَا مُوِسیٰ کَوہ طَوْرِ بِلَا یَا
 شَکْلِ لُورَا نِی اَسَدِی مِیرے ہِے دِلنوں کَھِدی
 ہوئی پُکَر دِلے نوں مِیرے دِھتِی جَھَلکِے بَرکَتِ دِوِچِی
 اَوہ دِیدِ کَرَاوِ گِیا سَوِہِی دِل دِیاں اَکِھِیاں دِوِچِی
 سَاوُن بِلِیا آ گَہر آ پے قَلَبِ بَہْمَنِ دِوِچِی

مَنْبِ

اَسِیں ہِرو مِیں جُھکا دُنا یَا دِیاں قَدماں تے
 کَہِے دِوِی سَاوُن لُورِ نَہِیں مَندِ رَوِچ کُوئی ہو پَہِیں
 جَہَدوں لُورِ ہو جَا نَدِی جِج دِوِی دِل عَشْقِ دِوِی کِی دِوِی
 مَکے مَدِینے کَوں ہِے رَہِندَا کَہِے لُو کِی جَہَا گَن پَنڈَا
 اَسِیں رَل مِل حَسنِ مَناوَنَا یَا رِ دِیاں قَہَاں تے
 اَسِیں دِرس پِیا دَا پَاوَنَا یَا رِ دِیاں قَدماں تے
 اَسِیں اِنِیا آپ گُوڑَا نَا یَا رِ دِیاں قَدماں تے
 اَسِیں گَھر وِچ دِرش پَاوَنَا یَا رِ دِیاں قَدماں تے

۱۔ مَدِیْنَتِ شَرِیفَہ مَنِّ سَکَتِ سَلَامَہ مَنِّ سَلَامَہ نَجِّی - جَب چَپ ہُو اِسلامَہ پَانِی جِیں نَے سَلامَہ پَانِی نِکَاحَہ پَانِی -

۲۔ خُذَا اَلَا اَلْہُوَا اَلْآخِرُ اَلْہُوَا اَلْظَاہِرُ اَلْہُوَا اَلْبَاطِلُ -

۳۔ قُلُوبُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَسْجِدُ اَلْاَقْصٰی - قُلُوبُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَرَشُ اللّٰہِ تَعَالٰی -

فیض کئے مدینہ والا برکت علی شاہ بن کے آیا اسیں بجز ایداروں پاؤنا یا رویاں قہماں تے

منبر ۷۳

سہنشاہ بغدادی وچ پاکستان دے آگیا کرم کما ہیا
اسدی ہے شان اچیری قہماں تے ہو جاڈھیری
عبدالقادر ہے اسی برکت علی شاہ جہمی
شان دادساں کی میں قہماں نال لکھاں کی میں
لوکی بڈھی دا کہندے بیری دے خبر نہ لیندے
موقوفہ بھیاں پیارے جلدے پھر فیض نفا سے
قول است والے پورے کما رہیا کرم کما رہیا
پاکے کرم دی پھیری قہماں تے رہیا کرم کما رہیا
سینے بسنے آکھن جے کما رہیا کرم کما رہیا
آپے زبان وچ آکے بیان کما رہیا کرم کما رہیا
سو سو برسوں دے ڈبے بسے لارہیا کرم کما رہیا
آپے رنگریز پیار رنگ ہے چڑبارہیا کرم کما رہیا

منبر ۷۴

ستونام محمد سرور و امینوں گدا بہت پیارا
آن ڈھیاں دید کرا وندا ہے شاہ برکت بن آفودا
اوہ جہمک جہمی آیا ہے اسیں ملک ملی پایا ہے
فیض خاوم اسدے دروا ہے نہ ہو رکے نوں کما
موسیٰ نوں کرے بیہوش جہیزا دتے طور اتے چکارا
جہیزا اس چہ شکست لیا وندا ہے اہا ہو جاو دیاں تاراں
اوہ آیا ہے اسیں پایا ہے اسیں کرنا ایو پکارا
شاہ برکت برکت کروا ہے جدو کیجیا پاک نظارا

منبر ۷۵

ملک عرب نوں جانیو تاساں سول خدا کدھرے
اوہنے پاکستان ملہو رکیتا جنہوں جہمک تی منھو کیتا
تسیں وچ سفران جند جال دیاں گھر بیٹھا نہیں جال دیاں
امرواں جے ملدا ہے پھر جان گے غزبا کدھرے
تسیں اکھ بنوا کے دیکھ لوڈے چمکدا نور خدا کدھرے
اوہ وچ کوٹاں دسداسے تسیں کدیاں ہو رندا کدھرے

فیض جہم دیکھ تحقیق کیتا دل اسدے نے تصدیق کیتا
بن برکت علی شاہ پیرے ہو کر دانیہیں کر دیاں ہر صد اکدھرے

مکملہ ۶

عاشق روندے زار و زار آکے تریں کس یا کر تو آکے نال پیار دے پھلتی گلے لگا یا کر نہیں سخن غیر دے بھانودے توں منہ لے بل سنا یا کر یاد اپنا آپ نہ لیا نو دے توں آکے وچ سب یا کر جد عاشق خلا سے کھل گئے ہن رو گئے نہ یا یا کر بیہزار بیچ ازل توں بگیا اوہنوں کے آپ یا کر	برکت علی شاہ پیار یا آکے دید کر ایا کر عاشق آہیں مار دے سستی اپنی کھار دے عاشق ہیں کر لایو دے تیں پن بجہ نہ چاہوندے عاشق عشق کما نو دے ہر دم سب پکاوندے جد عاشق عشقوں تل گئے پھر اپنے آپ توں مل گئے فیض عاشق تیرا ہو گیا چند عشق جوئے وچ گویا
--	---

مکملہ ۷

بھر بھر منیا نے وچوں جام پلا نو دے سب توں حاسی گنا ہی آؤں منیا نو دے سب توں کسلی کالی کسلیا بیٹھاں دیکھو چھپا نو دے سب توں دیکھیں توں صورت اپنی شیشہ بنا نو دے سب توں	برکت منوہ پیر سوہتا اللہ ملا نو دے سب توں پیر رنگیلا میرا حشر وسیلہ میرا جو بھی فریاد کر دے اسی ادا کر دے فیض غلام اسد اچھا ہے نام اسد
---	--

مکملہ ۸

ایہہ بھیت کوئی نہ کھولے پچھ لا مرشد توں ایویں دنیا مندریں توں پچھ لا مرشد توں اوہ توں ہا عرش دیکھو پچھ لا مرشد توں اوہ ملہ اندہ پیریں پوسے پچھ لا مرشد توں دل کلمہ تیرا بوسے پچھ لا مرشد توں	تیرے کون اندر وچ بولے پچھ لا مرشد توں مرشد اسد بھیت بتا دے سہنی وچ جو کوئی لیا دے کلام اللہ ایہہ ہر دم کہندا جہڑا گوری بہنی بہندا سخن اقرب اللہ کہندا پھر جڈایاں کاہنوں سہندا نال یقین دے پکا ہو کے آکھیں مرشد آگے سوکے
---	--

فیض توں مرشد باہجہ نہ کوئی ہر دم نال میں اسدے ہوئی
 ایویں دنیا جڈی روئے پچھ لا مرشد توں

منبر

عاشق دے پُر زے کر کے مرہم لگا نو دا دیکھو
منہیں منہیں آگ لاکے پھیر جھرکا نو دا دیکھو
کر کے ہستی توں مٹی سورج چمکا نو دا دیکھو
عقیباں دے بھریاں ہویاں پل وچ بختا نو دا دیکھو
خاطر دلدار پیارے کھل گہا ندا دیکھو
سوہنے دے قد میں ڈگ ڈگ حُسن منا نو دا دیکھو

زلفاں دا پیچ نرالا زخمی بنا نو دا دیکھو
پیچ ادائیں بھریا دیکھ کے عاشق مر یا
ایسا ایہہ پیچ نرالا دیکھے کوئی دیکھن والا
پیچ لورانی سوہندا عاشق دی سیاہی دھوندا
پچاں دا دیکھ جلوه شمس اُتے پے گیا غلبہ
پچاں وچ منہیں اڑ کے ہستی لٹائی کھر کے

منبر

جہدے دیکھن دا چاہیو آگیا نی
ہن بترک وانا مگن آگیا نی ۔ جہدے ۔ آگیا نی
ساڈا وافر عیب فُحلا گیا نی ۔۔۔ جہدے ۔۔۔ آگیا نی
ہن بھیتا سانوں تبا گیا نی ۔۔۔ جہدے ۔۔۔ آگیا نی
ہن مہک عشق مہکا گیا نی ۔۔۔ جہدے ۔۔۔ آگیا نی
دل ناگ زلف ڈنگ لایا نی ۔۔۔ جہدے ۔۔۔ آگیا نی

آگیا آگیا آگیا نی
عربوں آلفراد لبابا - پاکستان وچ مہیر لایا
عرشیں جا اُمت بختا دے - کرم کماے ڈھل نہ لائے
کھتے بھی ایہی مدینے بھی ایہی دگر وچ خرنے بھی ایہی
شہر برکت پیر علی بھی ایہی پھل گلاب کلی بھی ایہی
شاہ شہباز دا ہے ایہہ پیارا خادم اسد منہیں بھارا

منبر

کل جگ دا توں پیر دستگیر دستگیر
دستگیر دستگیر دستگیر دستگیر
دستگیر دستگیر دستگیر دستگیر

دستگیر دستگیر دستگیر دستگیر
کدی عبد الفتا در بنیا کدی برکت علی شاہ پیر
کدی ملک عرب دا باسی دو نو عالم دا امیر

دو جگ شہنشاہی تیری تیرے دھ دا منہیں فقیر
دستگیر دستگیر دستگیر دستگیر

منبر ۸۳

اج سوہنا گھر وچہ آیا نی ایہوں دیکھ لو راج راج سیو

آج سوہنا گھر وچہ آیا نی
آیا شیشے نال شیشہ جوڑے نی آیا میم دی گردن ٹروڑے نی

تسیں دیکھو ہستی وچھوڑے نی ایہوں دیکھ... سیو
آیا خاطر عامی بچا ریاں سے ایہاں دروغاں دیاں ریاں

ایکے سامان ساڈے سہا ریاں دے... ایہوں دیکھ... سیو
اج عشق دا ہو یا بازار گرم بھلکے کم نہ آونی او تھے شرم

دلوں کڈھکے دُئی والا بھرم... ایہوں دیکھ... سیو
آیا فیض تے کرم لہاؤن لسی گیب فیض تے باقی برکت علی

پھر فیض نے گل ہے ایہو کہی... ایہوں دیکھ... سیو

منبر ۸۴

میں دیکھیا عالم سارے کو بن آپ کرت لجوتی نہیں کیا چھو بی جا اسمان اتوں زنبیل فرشتیں کھوتی نہیں جیہڑا منکر ہو سے آپ توں دُعا عالم دیوچہ صحتی نہیں اور رب رسول خدا نے پیا بن آپ ہمارا کوئی نہیں	شہباز کے پیارے برکت شاہ بن آپ ہمارا کوئی نہیں توں وگدی قلم نوں موڑ دیوں پھر قلم داتاں توڑ دیوں کہنا مندارب عفور ہے تیرا ہے اللہ والا نور تیرا کرد اعجز ہے فیض بچا راجی بن آپ کوئی ہمارا راجی
---	---

منبر ۸۵

دیکھن وی لوڑ ہے ہے اکھتاں بنوا کے دیکھو فیض شوہ برکت پیر دے باہجوں ہو رکتے نہ جاؤ دیکھن وی لوڑ ہے ہے اکھتاں بنوا کے دیکھو	سوہنا ایہہ سندھ پیا راپیا ہمارا دیکھو آکھ بنوا وکار گیارہ اتوں رولوں نہ بگڑاؤ سوہنا ایہہ سندھ پیا راپیا ہمارا دیکھو
--	--

اکھ منہ اوںدا برکت شوہ ہے دچہ رسول بنیائی
سوہنا ایہ سندر پیار ایسا پیر ہمارا دیکھو

جس نوں چاں فیض نہ ہو دسے ایویں گئی گائی
دیکھن دی جے لوڑ ہے اکھاں بنوا کے دیکھو

منبر

عشق تیرے نہ برکت علی شاہ جان میری تاں مکاشری
چڑھیا سوچ چکاں مارے گا اندھیرا چپ گئے تارے
عشق تیرے ادھوں ادھیا فیض تیرے قدماں مل گھیا

ہن میری بس پئے گئے ہے جھلک تیری جاں آؤ تھری
نال خوشی بہر چل گئے آ رہے جنہاں گسنی زبان بٹھری
دید کرینا ناہیں رجیا عشق جو نے جند آؤ تھری

منبر

پیتا ساقی کوں جام تے مغفور ہو گیا
ایویں پھر داسی جگ آنے کبھیہ چھپا نہ
جنہوں جان داسی میں میرے کول رہو گا
سوہنے یار دے حسن دی جکار دیکھ کے
جدوں برکت علی شاہ نے کھول بھیت دسیا

ہیوں قسم پتے رست دایں نور ہو گیا
یہاں ساقی نے پلایا تے منظور ہو گیا
نظر اصل تے جاں پائی لڈو پور ہو گیا
سینہ عاشقاں دا راج مثل طور ہو گیا
ہن فیض کوں فیض آپے دور ہو گیا

منبر

آہ عشق ہو راندی ہوئی بھیج گیا نفس کینہ ای
جلوہ یار دا چمکاں مارے شرمندہ ہوں سب تارے
دساں عشق دی کی جترانی میری ساری عقل گوالی
جتنے عشق ہو دیں آگجے پرے پار سن سب کہہ

جلوے یار دے چمکن لگے طور ہو یا راج سینہ ای
رحمت واسعہ بن بھدا رہے ایہو خاص مدنیہ ای
جدوں گورہ نے ہنر بھائی دیوچہ خوسینہ ای
دیدنیاں نہ کیے بھی ججے پلوچہ ہون نامنا ای

واہ عشق دا جوش جاں آیا مصرہ فیض نہ آکھ سنا یا
برکت خود نے رست دکھلایا کر کے ساقی ہر سینہ ای

مذبح ۸۹

دریا و حدت تھا تھاں ماسے کول اہدے تھے آیا کر
دریا و حدت و چٹھیا فی ہور کوئی نہ اسدا ثانی
اس دریا دی لہر زالی جانے کوئی جان والی
جہڑا اسدیاں تھا تھاں جانے فیصل اوہ ہر دم خریاں
میل دوتی دی دھون دوسنس غوطے لایا کر
چھال اہدے وچہ مار کے مہری بن کھڑ جایا کر
کول گوراں دے آن کے اسدا بھیت لگایا کر
بلبلان دریاے دانت نال اہدے رل جایا کر

مذبح ۹۰

ساقی تیری چٹھاں نے چند موہ لئی
سوہنا تر کھا چہا غناں والا تیر مار کے
مار مڑگاں دی کٹھار سینہ پاڑ سٹیا
تیری ہر داسیاں کرے فیض ہن کی
اک جان سی عزیز میں تاں اوہ بھی کھوہ لئی
بیکل دل میرا کیتا جان بھی پرو لئی
ہن کوس میرے ناہیں ہونی آپے ہو گئی
بدلی رختاں دی آئی گندہی فرد ہو گئی

مذبح ۹۱

ساقی زلف تیری اتوں میں تاں جان واریاں
کعبہ ابراہیم والا تیرے اتوں واریاں
داراں مذہب سنے دین تے ایمان گھول کے
ہن فیض کول دار نے نوں ہور کجھ نہ
اک جان تاں ہے کی دو جہان واریاں
ہور ابراہیم جیسے تیتھوں لکھاں واریاں
بلکہ زلف تیری اتوں خود رخصان واریاں
جے کجھ پتے ہور ہودے اکوار واریاں

مذبح ۹۲

بنے لاویں نہ لاویں تیری رضا
میں نے کشتی کا سنگر چھوڑ دیا
میں نے تیرے سہارے پر روہڑ دیا
یہ تیری رضا یہ تیری رضا
فرخ چپہ بھی سب توڑ دیا
بنے لاویں رضا

ہستی سے منہ موڑ مچکا ہوں
میں نے ہستی کا بھانڈا بھوڑ دیا
اب جھگڑا مفیق نے ختم کیا
مجھے بل گیا اب تو اپنا پیا

جوڑ تھتی سے جوڑ مچکا ہوں
بنے لاویں نہ لاویں یہ تیری رضا
دُنیا دے کر اپنا لین لیا
بنے لاویں نہ لاویں یہ تیری رضا

منبر ۹۳

سوہنے دی صورت یا رسول رحمان دی اے
سجدہ بھی ہس ہس کرنا ناز و نیاز کر کے
اول تے آخر بھی ایہہ ظاہر تے باطن بھی ایہہ
چوہاں صفتاں دا مالک مفیق پہچان لیتا

بندہ پھر سمجھ لیت عقل ناوان دی اے
سجدے توں منکر جیہڑا پست شیطان دی اے
جیہڑا چارے نہ جانے اُمت بے ایمان دی اے
زاہد جے حاجت تینوں شرط مر جان دی اے

منبر ۹۴ دوسرہ

جیہڑے یار دی رمز پہچاندے نہیں اوہ بندے نہ رب رحماں مے جی
یار تجھ آکھے اوہ کجھ کر دے جانو پچڑے خاص شیطان وے جی
طبع یار دی کرن پہچان ناہیں اوہ بھرے ہوئے کیر گمان مے جی
مفیق یار دی رمز پہچان دے جو سونوَن یار دے ورج دلاندے جی

جینے یار دی رمز نہ جاتی جانو بندہ رب انہیں
جنتوں یار کرینا بس بس بھنے جانو تھے مہیں
جیہڑا یار دی رمز پہچانے اوہ تاں ہر دم موجاں مانے

جتنے دشمن یار دا ہو دے او تھے بندہ پھدا نہیں
جنہوں شرم رتی نہ ماسہ جانو بندہ رب انہیں
جیہڑا یار توں وند اپاسہ جانو بندہ رب انہیں

مفیق یار کو لے نت بہندا تا ہیوں مصرعہ ہے ایہہ کہندا
جیہڑا استوں جانے ماسہ جانو بندہ رب انہیں

منبر ۹۵ - دوسرہ

اے منظرِ اُحدیت ہمیں دید اور دے
دونوں جہاں میں فیض کو بھجھ بن امان نہیں

کثرت کو توڑ کر اب وحدت میں موڑ دے
قائمِ قدیم کر دے اور حادث کو توڑ دے

جہنے ساقی دی ہے چشم و اشارہ پالیا
اوسنوں مسدراں مستان والی لوڑ نہ رہی
اوسنوں بھیاں لقا فیاں دی لوڑ کوئی نہ
فیض نال مراقبے دی کہنوں تولدا

کچے کو بھیاں نون ڈھا کے چسارہ پالیا
گنت کنڈرا دالاجس نے اشارہ پالیا
جہنے گھر وچہ یار ہے پیارا پالیا
جدوں گھر وچہ شہنشاہ کولارا پالیا

منبر ۹۶

عشق نے میرے دل وچہ لایا تاہنگاں مہنے یار دیاں
نال نزاکت کول بھجا کے ذرا سی دل دی تار ہلا کے
دل نون آتش عشق لگا کے تن سارے ی اکھنبا کے
کاکھی نون پھر پیوند چڑھا کے نال کرم رنگت و پاسے

ہر دم مینیں بھلدا یاں ناہیں باتاں اُسے پیار دیاں
رہبر دیاں بیڑیاں بنے لایاں پھر کے اسن کار دیاں
نال کرم سرکاراں آیا لین خبر بیمار دیاں
اپنے ورگی شکل بنایاں فیض جیہے گنہگار دیاں

منبر ۹۷

جنہوں طلب ہوئے دیدار دی لدار کو لے نت آیا کرے
نال کرم دِلدار بجاں آوے اپنے گھراں مچھن ایہہ جاد
دلدار اپنے نون دیکھ کے کھیں نس کے بہج کوہیں نکھیں

جدوں نال کرم دلدار آوے نس اپنے گھراں طایا کرے
دلبر او تھے ڈیرالاوے رمز سخن دی پایا کرے
جھاتی پا کے کھتی مکھتی اک عشق سلگایا کرے

فیض عشق دی اک وچہ مہر کے نا پے مرشد والے ترو کے
اپنا آپ سکتے نہ رو کے اصلی گھر وچہ آیا کرے

مذہب ۹۸ دوسرے

زاہد پڑھن نماز ہو سوہرے سدھڑے اسیں اک ول سدھڑے رہنا
اک توں دے جا جانے ناہیں بھاویں لوکی مارن سوہڑا
اسیں وجود ترک ہن کپیتا پا کے چھا کہتا۔
فیض ہیر جی را بھن دی ہوئی اوہنے رب کو لوں کی لیت

چتے عشق ہو ریں پھر آگجے بھج زاہد ورد گنجانے
پھر لہو کے اپنے بیتیاں توں پلو چدی ہوں بوانے
کر چتے رتے میر لہیہ جہڑے برکت شہ دے رتے
دینا دیکے اپنالین لیتا بھاویں لوکی مارن لکھ لیتے

اک جھلک شمع دی کافی ہے جالن توں لکھال پڑانے
چھڑ دین نمازاں بیتیاں توں کڈھ لیں اندر دی بلیتیاں توں
منہ کجے لوں پھر موڑ لہیہ لٹ حمت ڈھیر لہیہ
کعبہ فیض نے اپنا تیار کیتا جد برکت شہ توں جا اپنا

مذہب ۹۹

کچھ دس پتی دے ناہیں تار والا کھیل کھیل دا
اکتار آن گھر میں مل جاوے
تار والا کھیل کھیلدا
اک گھر وچتہ غوطے لاو
تار والا کھیل کھیلدا
اک گھر وچتہ درشن پاو
تار والا کھیل کھیلدا
چھڑ تار اک ہون وہیلیاں
تار والا کھیل کھیلدا

کچھ دس پتی دے ناہیں تار والا کھیل کھیل دا
اکتار دے متھے سیت بھناوے
اک ٹولیاں پھر دیاں راہیں
اک گڈگا کانشی جھاو
اک دیکھیں ہر ہر سائیں
اک کتے معنے جھاو
اک گل وچہ سڈیاں باہیں
سچے تار دے دیاں کھیلیاں
اک ہٹن نہ فیض پچھاہیں

۱۔ من آتی فقد رآ الحق۔ رحمت شریف قدسی

۲۔ واقعہ غدار کڈھ لیں جھینڈے اور اک دہشت نماں ہمارے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے۔

مکبہ ۱۰۰

جہنے یار کو لے بیٹھکے نظارائے
اوہنوں رب تے رحیم تے رحسان نال کی
وڑے منہ تے خانے جھڈ کے مسیت توں
اوہنوں کجے نال کی تے مسیت نال کی
منیق اُس نے کی لیتا ہے قرآن کھول کے

بندہ رہدا میں نہیں سچی گل کہہ گیا
جہنوں زلف کنتل دار دا چکا را پے گیا
جہنوں عشق والی پتیک دا ہلا را پے گیا
جہدے دل وچ یار دا چہا را پے گیا
کنت کنزاً والا جس توں اشارا پے گیا

مکبہ ۱۰۱

ملاں عشق دی نماز مینوں پڑھی جان دے
میں مینوں وکھرا توں کر کے ناہیں ٹکراں مروا
میرا کم کی مسیت مینوں کا مہنوں گھیر دا
منیق منشا یار والی کر دل آکھدا

دربا وحدت دا لے وچ مینوں پڑھی جان دے
مینوں مرشد دا لے نا پے وچ تری جان دے
اج شراب ٹھہرا مینوں چڑھی جان دے
انہاں حاسداں توں حد وچ تری جان دے

مکبہ ۱۰۲

ملاں عشق دی شراب مینوں چڑھی جان دے
مسلے شرع دا لے دس دس کا مہنوں کا ہوں ولدا
پیدا ہو گیا منصور بن کے منیق پھیر آ

اکھ سوہنیاں دے نال میری لڑھی جان دے
مرصی عاشقاں توں اپنی ہی کری جہان دے
سولی عشق دے میدان وچ کھڑی رہن دے

مکبہ ۱۰۳

ملاں نیت دا توں جھڈ دے قرآن بھولنا
ایویں لمیاں کہانیاں دیوچہ نہ توں تھیں

آل یاری توں تان سکھ لا اوسے یار ٹولنا
پڑھ لاخن اقرب آپے جے ضرور کھولنا

۱۰۳۔ اتماء کتابک کفایت یوہ حسینیہ پڑھ اپنی کتاب کفایت ہو ترے نفس کے ساتھ دن صلیب کے

موتوا قبل انت موتو بے نہ ہو وہیں توں ملان
چھ دے صیف دا توں جرم بے ہے رتب پاونا
سج آکھ اہے صیف جھوٹ جان نہ ملان

سجے گوراں دیاں چیلیاں نے سچ بولن
جرم مرشد کوں لے لے لے جس بھید پھولن
سجے گوراں دیاں چیلیاں نے سچ بولن

منبر ۱۰۴

سانوں کافی ہے یار دا ڈیرا خدا رکھ کول اپنے
نہ توں رب اسڈا ہرگز نہ اسیں بندے تیرے
نہ توں وقت نزع سے آویں نہ توں کرم کماویں
ساڈا یا رکھو گا بنیر خدائی رکھ کول اپنے
توں تان ظلم تے ظلم کس نو دا رہیا
سیدھے راہ فقر دے جان دیاں توں
اسیں اڑنا وانگد میرا خدائی رکھ کول اپنے
ساڈا رب تے رحمان رحیم جی شیوہ برکت سچ ہوکیا نفیم
صیف ہر دم اسدا چیرا خدائی رکھ کول اپنے

ایویں پانہ آٹا بھیڑا خدائی رکھ کول اپنے
نہ اسیں وچہ بہشتان وژنا رہنایا رے ڈیرے
نہ اسیں جان شاک توں دینی ایہہ خیال گواویں
سانوں کافی ہے یار دا ڈیرا خدائی رکھ کول اپنے
ساڈی جان شکھے اڑا نو دا رہیا
وچہ راہ دے جال پھیلا نو دا رہیا
سانوں کافی ہے یار دا ڈیرا خدائی رکھ کول اپنے
اہے باجہ نہ کوئی ساڈی مرمن و حکیم جی
سانوں کافی ہے یار دا ڈیرا خدائی رکھ کول اپنے

منبر ۱۰۵

جنہوں یار دیاں نیساں دا زنجور پے گیا
شہرہ ہو گیا ایہہ عام ڈنڈ پے گئی جگ تے
ہلی ذات نال ذات آپے ہس ہس کے
صیف موہوں نہ توں بولیں یار آپے جاندا

ہتھیں دب کے کلیجہ اوہ مجبور بہ گیب
بلی دیدنا دی شمع موسے طور رہ گیب
جدوں بولیں منصور ایہہ فور پے گیب
جنہیں ذرا اُٹ کیتی اوہ منور رہ گیب

۱۔ ہوا لا دل لہذا لا تہموا لہم ہوا لہا لہم
۲۔ تر حمتہ اللعالمین

۳۔ العبد یقید ان تر فی - الرب رب ان تہموا

۴۔ حدیث قدسی - دما تقرب الی سیدی شیخی اکتب الی ما اقدمت علیہ

منبر ۱۰۴

پاڑ دتا پاڑ دتا ہے میم دا بُرقعہ پاڑ دتا
سوہنی سوہنی شکل دکھا کے
..... بلیا
لپنے پریم دی ہوا وگھا کے
..... بلیا نگر
آپ ہی پھر لالیا ڈیرا
..... بلیا نگر

اج بلیا نگر دے ماہیے نے ہے میم دا بُرقعہ پاڑ دتا
میم دا بُرقعہ پاڑ پڑا کے
دل نواں آتش عشق لگا کے تن عاشق دا ساڑ دتا
تن سارے دی راکھ بنا کے
شاہ شاہاں نے پھر فرود آ کے میرا شہر اجاڑ دتا
فیض دایت کے رین لبیرا
ملک مکا گیا سارا جہیز انگ انگ میرا کھلار دتا

منبر ۱۰۵

قبر دیو چہ نال خوشیاں نیند دہن سون گے
مال شفقت آپ کے جنتیں لے جاؤن گے
آپ فرمائیں گے یہ عاشق غیر کے نہ ہون گے
گر وڑیں مسجد دے اندر باہمی ہون گے
گر مہی کو نہ دیکھیں یہ نہ مسجد سے پون گے
یہ کو چھا سا ہمارا ہے یہی فرماؤن گے

احمد سرور دے خادم خوشیاں دے وچ ہون گے
نہ کے نے آجگا دانا نہ کے نے چھین
ملک پوچھیں گے یا حضرت ان میں کیا ہیں خوبیاں
نہ نمازیں پڑھتے ہرگز نہ ریا سے واسطہ
اسم سے رکھیں تسلی یہ وہ عاشق ہی نہیں
فیض بھی اک اونے خادم دل میں کھتا خنز

منبر ۱۰۶ دوہرہ

جیکر یار کہندا میروں ہو روڑا میں ڈھل پھر کاسنوں لائی اوئے ۔
جیکر بودے دا اے نہ چھڈیں کھیرا اک دوزخ دی غریب لگائی اوئے
بودے والیاں عشقوں نہیں خرا ملک شاہ نے ایہ آزمائی آوئے
کہنا فیض دا سمجھ کے چوڑ کرداں تیری مت شیطان گوائی آوئے

بودا بودا ہر کوئی رکھدا بودے داسکھ کیا
توں بودا کی بن کے رکھیں میوں ایہہ بتلا

پہلاں فرتہ کجھراں دا ایہہ مگروں چوہڑیاں
بودا مومناں مینن نہ جائیز کہندے برکت شا

جیہڑے میرتے رکھدے بودا
اونہاں مگن پیاریاں نارناں جھاندے کرن بہارا
جے اوہ بودا دیہن کتا کیتھوں یوں دنی کھسا

ماہی دی اُنہاں لوڑ کوئی نہ
اونہاں ملنا دوزخ فریاد... ماہی... کوئی نہ
مینن چھوڑے اُنہاں اکھیرا... ماہی... کوئی نہ

منبر ۱۰۹

اج تھا نیدا رشتہ دے نے پھر نفس فں قیدی کیتا
ایہہ نت فناء مچا نو داسی اللہ وانا مگن آوند اسی
پہر اپنا ایہہ جگنا نو دارہیا۔ ایہہ اللہ تے ظلم کما دتا

ایہوں جرم لگایا ۴۲۰ کیوں رب نہ ظاہر کیتا
اج سُنیا جیل پُرانی دُج کیوں رب نہ ظاہر کیتا
اج اُس تے کر کے مینن ظلم ہے رب نوں ظاہر کیتا

منبر ۱۱۰

شاہ شہباز دے پیار یا گھوگھٹ مکھوں مُحَمَّد فے را
تیرا قائم حُسن خزانہ ہے شمع دیکھ جلت پُرانہ رے
کچھ سنگہا ہاں خزانے وچوں دیر نہ خیر کے پاتے کو
ایہہ مینن تیرا کھکھاری ہے ایہہ مانگت تیری یاری

عاشق کھڑے نیدا رنوں غیناں ی تیخ چلا دے ذرا
بن دید تڑپستانہ ہے توں آکے دید کرادے ذرا
اللہ چھوڑو اب یہاں تے کواج شربت دید پلاو ذرا
ایہے خودی نکیر ماری ہے اللہ اب لگا لے ذرا

منبر ۱۱۱

رب تے دیناں بڈیاں ثاناں شاہ برکت پیر نوں
حضرت اناں تو چھدے رات دن آ آ قدم
علھیاں دا بیڑا تارے اک نگاہِ کرم سے
اک اشارے نال بچھے ددوڑوں عالم دے گناہ

توڑ دیندا پل دے اندر کفر دی زنجیر نوں
سُن کے میرے پیر دی رمزاں بھرتی تقریر نوں
جد دم آوے شاہ جیلاں دی اصل تصویر نوں
جد دلوں اک لہرائے اس روشن منیر نوں

فیض ایہ مختار کو ترہیں شہ برکت آکھدے کیونکہ چارج دے گئے حضرت شہ برکت پر توں

منبہ ۱۱۲

رج علاقہ بار سے وارث ہمارا آگیا
خستہ دل فوج جو غناک اور اداس تھے
جن دلوں میں یاد دہتی لبوں کو رکھا کر کے بند
رج بیٹھا یا دگر رہیں جھنڈے شہ نے دی خبر
خستہ گلوں کا مالی آیا ہرے دل کا بادشاہ
خستہ گلوں پہ نظر کر کے آج ہے کھلا رہیا
ابر رمت والا آن پر آج ہے برسا رہیا
دل میں خوشیاں بھیک لبوں کو ہے ہنسا رہیا
جھنڈے شہ کے آفریں جو یار کا تبار رہیا
دید کر کے عید ہو گئی فیض کھلکھلا رہیا

منبہ ۱۱۳

ہر سردی پو جانوں اک ہر داہو کے بہہ جا
جے ملتا یا حضور تائیں جھنڈ بیٹھیں آپ غور تائیں
جے یار ملن دی حاجت ہے پھر لازم کرن سماحت
منہن تیرا نیرے ہے تو جھنڈا مول نہ جھیرے
اوہ اپنے رنگ پر رنگ دیند اگر پوری فیض اسک دیند
چھپڑاں دا نہاؤ ناچھو دے دچہ سر دے ہو کے بہہ جا
نہ جھنڈیں نظر توں دور تائیں دچہ گھر دے ہو کے بہہ جا
دو جگ دلبر دی راحت ہے دلبر داہو کے بہہ جا
اوہ اندرتے توں ہرے ہے پردہ توں ڈھا کے بہہ جا
پھر نال مولا کر سنگ دیند پھر مولا بن گئے بہہ جا

منبہ ۱۱۴

جیکر لگیا عشق دہ کاڑا کسے دے کو لے گل نہ کریں
عشقوں چوٹ ہے جے ہر تے پڑھ لسم اللہ جھلیں
پادیں دلبر آگے ہارٹا
پھر پے جاؤ سخت پواڑا کہے دے کو لے گل نہ کریں
آسے پاسے مول نہ دیکھیں رٹ کے راہ کو لیتیں
کہے دے کو لے گل نہ کریں

۱۔ حضور پُر نذر کی تشریف آوری ساندل بار سے۔

۲۔ ایک گاؤں کا نام ہے۔ ضلع جالندھر میں۔

۳۔ خادم حضور اور کا جس کے عشق کے کمال کی خوشبو اب تک منام جان دلبری کا باعث ہے۔ اسی صاحب کمال نے حضور برعالمی کی آمد کی اطلاع مختلف مکرور کو دی تھی۔ اور اسی اطلاع کی خوشی میں یہ الفاظ معر میں تحریر میں آئے۔

گدڑ توں پاؤں گدھیلے کیوں اتنا چرایا
کے دل کو لے گل نہ کریں
جیکر حاجت یار من دی خود دی الٹا مکار دی
کے دے کو لے گل نہ کریں
صاف مصطفیٰ فیض توں کر کے خوب کھلا پھلوا دی
کے دے کو لے گل نہ کریں

ایس خودی دے گدڑ تینوں بن کے شیر ڈرایا
نہیں تان لے جاو دلساں پاڑا
ایس خودی توں بنے کر کر یار توں خوب ادا دیں
رکھ کے عشق دا تاڑا
ایس خودی نے تیرے اندر ہے بدبو کھلا ری
پے جاوے مت ساڑا

منہ ۱۱

وقت خزاں داسر توں ملیا ٹھیل کھڑو چہ گلزار پیسا
سیاں رمل جشن منا یا بدلوں چند لشکار پیسا
نہاؤں اوہ وچہ ڈونگھے سرے قدم جڈں مگر پیسا
جج اکبر وچوں حصہ لیتا جھات جدوں ولدار پیسا

ہو گئی عید اسادی بھسا یو چند جدوں چمکار پیسا
سوہنے یار نے پھیرا یا ماہ رمضان تان گذر ستا پیسا
سجدہ یار توں عاشق کروے ریا و حدت موجیں ترو
سجدہ یار توں فیض نے کیتا بھر بھر جام صراحیوں پتیا

منہ ۱۲

سبق دا پیرہے کے دکھیو ہوندی ہے نجات توں
سستی کو لوں ہو کنا سے مندی ہے طافات توں
پھینتا دا بھر کم نہ آوے پیندے طنے ہاتھ دو توں
پہنچ جا برکت شوہے ڈیرے جاوے تل آفات توں
جوت ناجرت خوب ملیندا گذر جاوے پھر رات توں

برکت شوہے قدمیں لگے یکساں مت جیا دو توں
نہ بھس دینا وچ پیارے پہنچ جا برکت شوہے دوارے
ایس سرائی چو دل بولائے آخر توں بھر چھوں تاوے
وقت فرستی دا ہے ایہ تیرے آکے لگتا بھایا میرے
جس شوہے پیار کریندا غیراں دی ل نہیں تکیندا

برکت شوہے شہباز دا پیارا احسان اس دا فیض نکھارا
ایس نے کر کے فیض دوبارہ دیکھے عجیب سوغات توں

۱۔ اِسْحٰی حَبِیْبُ اللّٰہِ لَوْ کَانَ فَا سَبَّ اَبْنٰی عَدُوِّ اللّٰہِ لَوْ کَانَ نَرًا اِهْدُ - حدیث شریف۔
۲۔ حَبَّ اللّٰہِ سَاسَ کُلِّ حَبِیْبَاتٍ - دنیا کی محبت تمام مخلوق کی جڑ ہے۔

مکبہ ۱۱۶

جدوں نال گلے دل بلدے شست دے دروہیار اند پھر عشقوں نعرے مارن کرم ہو دن سرکار اند اکو حیات کرم دی پا جاؤ کھرے جاہن ہزار اند بھلکے دین دنی دے کاروں آے در دلدار اند وقت خزاں واسیر توں ملیا کھرے پھل گلزار اند دل دے بستر لایا ذیر اکرم ہوئے سرکار اند	جدوں یار توں یار آملدے کھلدے راز پیارا اند باجوں یار دے کوکاں مارن آباں بھر جیوڈا سا اند آکھن آجا شاہا آجا پٹ کیناں کے گل لاجا لگی آتش عشق پیاروں نجر انگن آن دیداروں جدوں مالی باغے وڑیا نرگس کھول کے آنکھیں کھر ہو یا فیض توں چا کھنیرا گھر وچ آنا ماہی میرا
---	--

مکبہ ۱۱۸

زخمی کر سٹ گئے مینوں زلفوں جد پئے لشکارے قمر دے ٹکڑے ہو کے وچوں ہی بن گئے تارے ذکر یاد دے سرتے چلدے ڈٹھے جد آن آسے سرمد واسیس کرنا یا موصماں ایہہ پیاں ساسے باز ہیں کی ہے آؤنا کھر کے جد عشق نقارے	طالب توں طلب ساؤندی آجا مطلوب پیارے سورج بھی مدھم ہو یا تاسب نہ جھلی تیری زمین اسمان کنبین ایس عشق دے پاروں شمس دا پوش لہیا یا طلبوں باز نہ آیا سولی منظور دتا فیض توں باز آجا
---	---

مکبہ ۱۱۹

گھر آجا کلی دیا ڈھولیا اٹھ جاوَن سب جگرے جھیرے... گھر آجا... ڈھولیا اپنے آپ توں پیت نوں توڑاں... گھر آجا... ڈھولیا حوض کوثر وچ کھل ہنساواں... گھر آجا... ڈھولیا	گھر آجا کلی دیا ڈھولیا جے توں گھر وچ آدیں میرے سر صدقے کرے ساں تیرے مینوں تیریاں ہر دم توڑاں نال اکھیں سے اکھیاں توڑاں گھر آتیرے تنگ مناواں لنگ تیریں اٹھ جاواں
فیض آڈیکاں تیریاں کردا پن دماں دے تیسرا برودہ گھر آجا... ڈھولیا	نزدانے وچ میر توں دھردا

منبر ۱۲۰

حج اکبری ہیں کہندے یار تائیں بل کے
اصلی ایہو ہے نماز قدماں نال پل کے
لباں دونوں ہوون بند اکھیں مل ول کے
نیت بندے ہی سار جانا پار تھل کے
جدوں عابد معبود دونوں وہیں بل کے

ہو ندی عشق دی مناز دیوں تار بل کے
ہندی ادا نہیں مناز یار و بل تھل کے
ایں عشق دی مناز وجہ بول چال نہیں
ایں عشق دی مناز دی تکیہ ہو رہے
فیض عاشقاں دی نیت تابیوں نیت ہو دی

منبر ۱۳۱

ہو گئے آسارے نور می یا حضرت تیرے چہرے
نت آون ملک اسمانوں ایہہ مینن دیکھن تیرے
مولانا روم کتاباں سب آوڑیا تیرے وہڑے
پھر نفس امارہ بانڈا رہنے پا چھڑیا وچہ گیرے

ہوئے شمس قمر میں غلامہ جد مرگاں جھکے تیرے
ان خاکی آدم ذواویاں داکیا کوئی حساب لگاوے
تیری مرگاں دیکھو بلال ہو رہیں بن عاشق پورے ہو گئے
جھاتی بنی فیض نوں مرگاں دی ایہہ سرت قلندر بنیا

منبر ۱۲۲

دل شوق ہے بے پرواہ دا
اوہ واقف نہیں اس لہ دار دل شوق ہے بے پرواہ
اوہ تان کچا رہ گیا تادا دل شوق ہے بے پرواہ
کم جلد اسیر اک دار دار دل شوق ہے بے پرواہ

کی بھر واسہ ہے ساہ دا
مور کھ ملل مسجد بول کے پیادوں سانوں کیوں بول کے
منبر چڑھ کے دیوے ہو بائی اپنی اسٹون خبر نہ کائی
کرن نصیحتاں بن بن سیانے بعد چھما ہی منگدے دانے

فیض عشق دیاں عجیب نمازاں کول بیٹھے نوں گہیاں وازاں
ہو یا بول نہ کم خبر گاہ دا
دل شوق ہے بے پرواہ دا

۱۳۔ مَن آدَا الْعِبَادَةِ بَعْدَ - الْمَسْئُولِ الْوَسْطِيِّ فَقَدْ كَفَرَ وَاشْرَكَ بِاللَّهِ تَعَالَى۔

مکملہ ۱۲۳

جتنی گھوڑی دایا سایاں سن لئے عرض غریبانی
عشق دی مرض نے زور ہے پایا تن میں سارا چھوٹا
کی بھر داسہ اتہاں ساہاں اوجھ کھری اڑکیاں اہاں
میرے عیب نہ بچت دچہ لانا لانا مال گلے سے لانا
کردار عداں فیض بچارا حضرت تیرا اک سہارا

نہ سب حال پریشاں کر کے نہ سے ہار نصیبانی
جس گھر پھیرا آپ نے پایا جو گئی عید مر نصیبانی
تیری دیدنا شربت چاہاں نہ ہے لور طلیاں دی
اس نوں ڈرک نہ پرے ہانا شکے بات قریبانی
کر کے دو جگ کنوں کنارا رکھدا لور جیباں دی

مکملہ ۱۲۴

جینی گھوڑی دیا اسوارا نہ کر زور دھکا نہ نوں
تیرے ہتھ وچ شو تک سوئے شقا ندایہم جیوڑا کو
جے توں آویں تاں میں عاواں آو نا کہنوں سناواں
کمالا بھیس ت توں سو بند اچھر پھر عیب اساک دھوڑا
کردار عداں فیض نانا حضرت چہرہ آن دکھانا

میں بدکار کینہ بھاویں نہ چھڑ کریں مساتا توں
میرے پئے اکھتیں دچہ رشے ہو جاتیاں توں نوں
تیرے قدر میں سس تھیکا داں مقصد دلدا پائے نوں
نفس امارہ تھو کیا رو ندا آجا شکل دکھانے نوں
ندھ بن ہو نہ کوئی ٹوکا نہ ساڑے حال سنانے نوں

مکملہ ۱۲۵

دونوں بگنچیں الیاں سدرا نے شہباز دلال دیاں کلیاں
کوئی حاجت دکر سے نے کوئی نارود رخ تھیں ڈرے نے
پچھ پاک بنی سے خادم توں کر سجدہ حضرت آدم نوں
کلی بارے وانگوں بوکن جی سانوں سجدہ کرن توں وکن جی

انہاں گلیاں غلے غلے رنوں او جانے جہد کھریاں لداں کلیاں
اوہوں نارود رخ دی خود دودی جو عشق مولا دتویاں
کڑھ دوزخ تھیں دل جنت سے ساج لکھ نہراں میں کلیاں
انہاں طبق لعنت داکل پڑیا جو اس سجدہ تھیں میں کلیاں

دو گنا متیقن نے عجب نظارہ ہے جہد اپیر شہرہ برکت پیارا ہے
ایہہ دیکھو شیطان لعین تائیں مرشد ریاں بھوڑاں سر طلیاں

مذہب ۱۲۶

بے زر بدکار کمینیاں توں ہے شکل دکھاؤں آیا
 ارج برکت شوہ دار روپ وٹا ہے دید کر اوں آیا
 ارج فرق جمع دا ایہ مسئلہ ساؤں سمجھاؤں آیا
 جیہڑا آپ انا توں ویتج رکھدا پھر وار چرہاؤں آیا
 ارج روپ وٹا کے اوہ اپنا اُمت بخشاؤں آیا

ارج عرب وچوں اوہ ماہ جیہیں ہے کرم کماؤں آیا
 جیہڑا دل وچ چا گھیرا سی اوہ اہل بیت اوکھیرا سی
 اوہ ایہہ - ایہہ اوہ ویتج فرق نہیں جن جاتا ہوا غریب
 ایہہ کجھے اوہ اشائے جی جنہوں زلفوں پے لٹکا ہے جی
 ہو یا حکم جنابوں فیض تائیں کہہ عربی الہ ہے ایہہ

مذہب ۱۲۷

اللہ پاک دے میں نوردی تزیو دیکھی آ
 اہرے ویتج بھی میں ایسے دی تفسیر دیکھی آ
 جدوں لاڈلے شہباز دی لقتہر دیکھی آ
 اپنی اُمت جد اوس نے غمگیر دیکھی آ
 گھا کر دی عاشقانہ انوں گھائل جد شہر دیکھی آ

گر کے صاف دلدا شیش اک تصویر دیکھی آ
 قرآن پاک تائیں ڈھکا جیوں میں نے کھول کے
 دونوں جگ ہو گئے شیدا جیوں گھول کے
 خاطر عاصیاں پکاریاں دے کر میں آگیا
 لیہا مینے نے حقیقت تے تصدیق مال آ

مذہب ۱۲۸

موری نیا کوپا رنگا جا
 کدیل کے رستے میں گھیرے
 حضرت برکت علی شاہ خواجہ
 آسمان پہ خدا کو بھجایا
 حضرت برکت علی شاہ خواجہ
 بے شک بھنورا لاکھوں ہووے
 حضرت برکت علی شاہ خواجہ

حضرت برکت علی شاہ خواجہ
 وہمیں کی ندیوں نے چوہرے
 خدا را ان کو قطعاً سنا جا
 وہمیں نے مضمون یہ نبایا
 تو سخن اُقرب بھجایا
 من کی نیا کھجی زوڑو لے
 موری نیا تو خود آترا جا

واسطہ شاہ شہباز کاساتی
مجھے اپنا فیض ہی فیض بنا جا

رہے فیض کا توں نہ باقی
حضرت برکت علی شاہ خواجہ

مکملہ ۱۲۹

برکت علی شاہ سوہنیا غنیہ توں نظر اٹھامیری
ایہہ پانی ڈوبن والے ہے ایہہ دسا پنی مال ہے
ایہہ بوٹا دہم خیالان دا ایہہ ٹدھ ہے اہل خیالان
فیض ہر دم عرضاں کر آؤنگوں ن پانی وچ کھر داہے

ایہہ دشمن مدھ قدیم دا اس توں جان چھڑامیری
ہن نام چین دی ہمت نہیں اپنی شکل بنا میری
ایہوں پٹ دے حضرت برکت شاہ ایہہ توں جان گئی
ایہہ نام نشان بنا سکے تے ایہوں دیو جان چھڑامیری

مکملہ ۱۳۰

عزت دے خواہ ذلت دے جو دیویں منظور آ
وچہ تہماں جان روان ہو دے وچہ میخانہ درماں ہو
تو جان کدھن توں خود آویں کہ سکھ جو چاہیں جاویں
ہے کون ٹھکانہ ہو میرا ہے دل پہ ڈانڈا زور تیرا

صدقہ پیر شہباز پیا دا قدموں نہ کر دور آ
بھر جان میری قرمان ہو دے جد مہلک پے کوہ نور آ
میںوں غیر بنا نہ چھوڑ جاویں کرے عرضاں ایہہ مجبور آ
بلیک ہے فیض بے زور تیرا کر اسٹیں دے بھر نور آ

مکملہ ۱۳۱

برکت علی شاہ سید آیینا ندی تیغ چلا دے ذرا
تو شاہ غمباز دا ہیں پیارا میں ملیا تیرا ہے دوارہ
تو آ کے فیض غریب تائیں اللہ تال گلے دے آلائیں

میںوں سہل کرے چھوڑ نہیں میری قطعاً اکس نکاد ذرا
توں مٹی الدین ہیں لارا میںوں بندہ سی توں چھڑا دے ذرا
اے دو جگہ سے ملوان سائیں میںوں اپنا آن بنا دے ذرا

مکملہ ۱۳۲

اکل ہے ذات میںوں محل گفیاں کتھار ایہہ چکارا دیکھے
مسجد مندر تا میں سوچھے کعبہ سے نہ واسطہ

جان دے رقتے ہو ہو جاندا ہے نفار دیکھے کے
کنہہ انزاعاں کا۔ اشارہ دیکھے کے

کھل گیا کہ دینہ تیری آمد ہے شبنی
 فیتن کی یہ داستان تھے عشق والوں کے لئے
 عاشقوں کی ہے منازار کے دیدار تک

قلب مومن میں ہے ماہی کا کھل سارا دیکھ کے
 اب زباں ہے بند کرنا گنگ نہارا دیکھ کے
 شاد ہو کے بیٹھ جاتے ہیں پیار ا دیکھ کے

کتاب ۱۳۳

کوئی یار سینہ را کھل دے دن بھتے گزرے
 رور و گلوچہ پڑا پاواں سے آریں تار صدقہ جاد
 پہلاں مینوں کول بکاس کے زال کئے دے پھر پھیر لاکے
 لوک اللہ سے تیرے دیندے آپ میرے خود بجا بہند
 عاشقان لوں نہیں مرنے آ یا شرم توں غمہ کر کے کھایا
 آپ آجایا کول بلالا میری نگری والی سارا بہ
 عین آدھیاں تیریاں کردا بن دماں سے تیرا بردہ

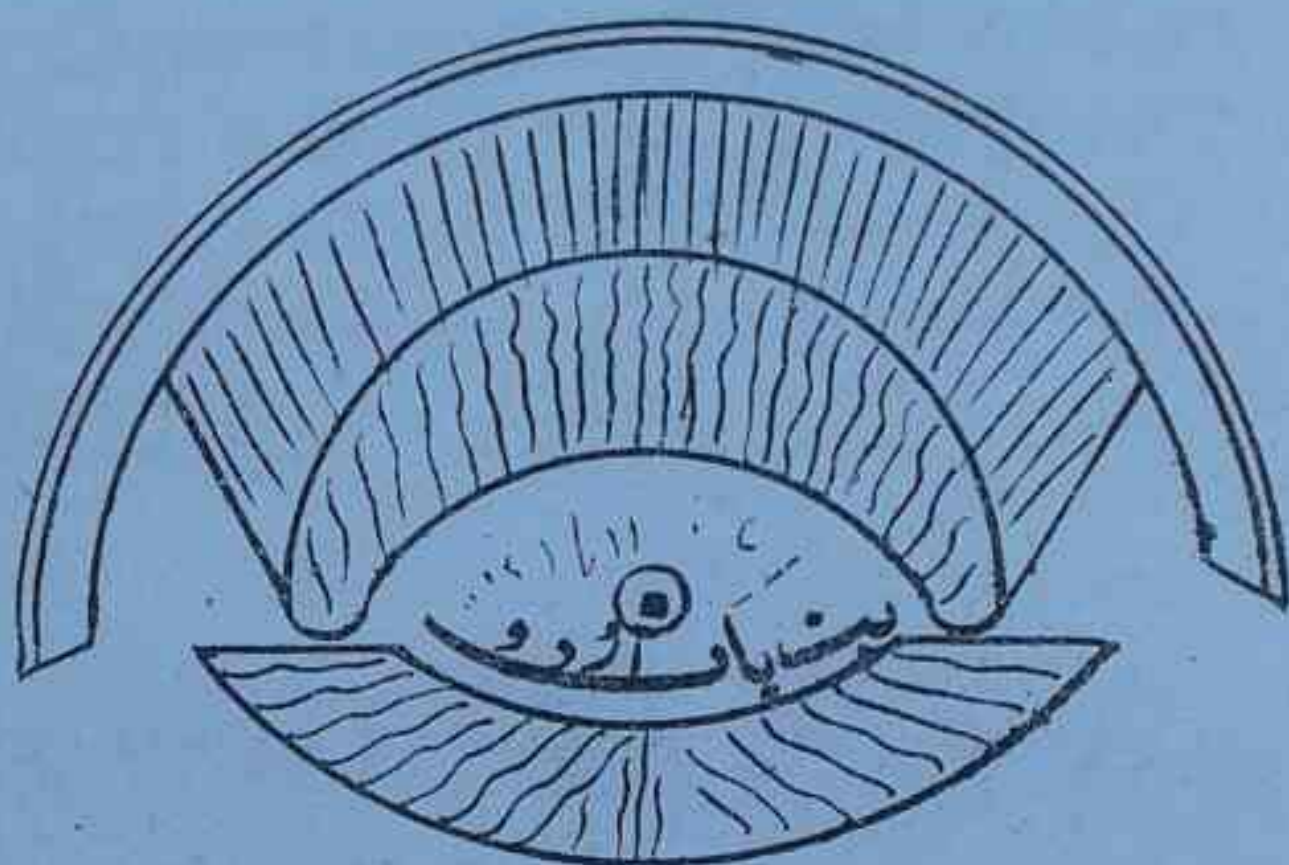
سائوں ماردا تیرے سہلے دن بھتے گزرے
 میری سجنری صبح آکے دے دن بھتے گزرے
 تیرے یار پرے نہ مل دے دن بھتے گزرے
 میں تار آؤں لہے عباد میں کھل دے دن بھتے گزرے
 میں تار نال چلاں تیرے دل دے دن بھتے گزرے
 ساکوں جبر کھپے نہ دل دے دن بھتے گزرے
 بن آپ نہ جیواں کیل دے دن بھتے گزرے

کتاب ۱۳۴

پہلاں اپنا بھرم مٹا پھر لہجہ یار توں لیں
 میں تو دی پہلاں الگ مٹا کے یار توں مل لیں جیساں
 میں تو دے میں ساکے پنا سے میں توں ہی خوش ساکے
 میں توں توں اکو پنا سے میں توں توں میں توں آکے
 سو سچ ہر دم روشن چکے پاگل آئے اکسیاں جھکے

میں تو دی الگ مٹا پھر لہجہ یار توں لیں
 تو تار یار و افش مٹا پھر لہجہ یار توں لیں
 میں تو توں جان چھڑا سے پھر لہجہ یار توں لیں
 او ہواک داسبق پکا لا پھر لہجہ یار توں لیں
 پہلاں ایہہ آؤں سمجھا لا پھر لہجہ یار توں لیں

ہو پر دہر فیتن پیار سے لیل د انگ نہ جھل دے بھارے
 توں توں آکے دارو پ سبٹا سے پھر لہجہ یار توں لیں



مَنْبَر

انسان وہ انسان ہے جس کا جہنم گندہ نہ ہو
انسان بننے کے لئے تو جہنم لے انسان سے
انسان کہئے فیض اس کو پاک جو مرشد سے ہو

بندہ وہ بندہ نہیں بندے کا جو بندہ نہ ہو
انسان کی پہچان ہے یہ بن عیش کے دہندہ نہ ہو
ہستی موموم کا ہرگز اُسے پسند نہ ہو

مَنْبَر

دل کے گوشے میں منہم تو سر جھکا کے دیکھ
میت کو گرا کے دیکھ لے میخانہ جا کے دیکھ
مستی مٹا کے دیکھ لے سر کو کٹا کے دیکھ
تو تھن اقرب دیکھ لے یا جا کے شرب دیکھ
فیض تو بھی شیخ کے تریوں پہ آ کے دیکھ

گرد کیلئے کی خواہش ہے مندر کو ڈھا کے دیکھ
پی کر شراب بخود ہی خود کو بھلا کے دیکھ
آپ سے بیگانہ ہو کے دربار کو دیکھ
پیر مٹا کے عکس کا رکھ کے نشانہ دیکھ
اس سیمح حسن پہ تن من حبلہ کے دیکھ

مَنْبَر

جب ہم نہ تھے تب تھا خدا جب ہم نہ ہونگے خدا
قرآن میں آیا تھن اُترب الیہ من حبیب الودید
قلب من عرش اللہ ہے کہا رحمان نے
فیض پر جب نظر کی برکت علی شاہ پیر نے

یہ سوچ لو تم زاہد و اب کر دیا کس نے خدا
پھر دھونڈ لو مرشد رسول اللہ پر ہو کر خدا
نو دور کر صحرایں جاتا کس لئے ہوتا خدا
دیکھنے میں اس کے آتا ہے نہیں کچھ جز خدا

مَنْبَر

انکساری میری منظور کرے داتا
تیری ہوں دید ماگت تیرا جبال چاہتا
تیری تڑپ ہے دل میں تیرا خیال دل میں

تیرے بغیر مجھ کو کچھ بھی نہیں ہے خدا
تیرے بغیر آت دل نہ کسی کو چاہتا
تیرے بغیر دل میں کوئی نہیں ہے آتا

تیرے عشق کا خلبہ دکھلا رہا ہے جلوہ
تیرا ہے فیضِ کامل ہر دم ہے رہتا شامل
ہر دم ہے فیضِ تیرا مہنگا نہ کوئی میرا

تیری جو دید کر کے اب میں ہوں جانا جاتا
ہم عاصیوں کے سر پر رحمت کا مینہ ہے لاتا
ہر دم زباں پہ یہ ہے تیرا ہی ورد لاتا

منبر

چاندن تیری چاندنی جو تار یا تیری لو
چاند کیا ہے مثلِ دیتا اصل کی تصویر کی
لاکھوں عاصی بخش ہوتے ہیں طفیلِ غوثِ پاک
عاصیوں کی دیکھ کثرتِ پاکستاں میں آگیا
اللہ اکبر کہہ کے ڈھونڈا فیضِ نے اندر بیج

سورج دیکھے گیان کا دم جاوے ہو
دو جہاں میں چھا گئی رحمت پیرانِ پیر کی
دل سے غلامی کرتے ہیں جو شاہِ برکت پیر کی
ڈھونڈ لو جس کو خواہش ہے پیرانِ پیر کی
تصویر دل پہ جم گئی ہے غوثِ اعظم پیر کی

منبر

عشق میں تیرے صنم یہ کیا عجب تاثیر ہے
اللہ کہوں یا رسولِ عربی میرا تو دستگیر ہے
غم بھی جو ہے کیا کہوں کتنا ہی پڑتا اثر ہے

وصل و بھراں سے گذر کر بندہ پھر دلیگر ہے
تجھ سا کامل پیر ہو تو پھر یہ کیوں غمگیر ہے
فیضِ عاصی ہے تو کیا جب تیرا دلیگر ہے

منبر

عاشق کی عبادت کی اک طرزِ نرالی ہے
حج یار کا کرتے ہیں مقبولِ نظر ہر دم
اے زاہدا تو پہلے کلمہ کی خبر لے لے

روزہ بھی نرالا ہے نکتہ از نرالی ہے
کلمہ بھی نرالا ہے زکوٰۃ نرالی ہے
تیرا کلمہ عبث اُن کی لشکارِ نرالی ہے

تو کرتا عبادت ہے حوڑوں کو ہی مانگت ہے
پر فیض کو تو حادثِ کمبلی کالی ہے

منبر

ہائے فہرت لے چلے یا آجائے اب خود ہی یار	ہے تنہا دل میں اور آنکھوں میں ہر دم انتظار
رات دن بس استغاری میں یہ دل ہے بقرار	دل میں میرے تڑپ ہے جاری ہیں آنکھوں اشک
جلدی دوسرے خواجہ آجایں دل میں ہے پکار	دل میں میرے کچھ گذر کرتا نہیں تیرے بغیر
دید کر کے عید ہودے بلکہ حج ہوں صد ہزار	فیض تیرا منتظر ہے آن کے دیکھ جھلک

منبر ۹

عشق سے ہو جو بے خبر آدم نہیں چنڈال ہے	تڑپ میں تیرے عشق کی جان ہماری نڈھال ہے
سجدہ کرے جو تیرے سوا اس کے لئے وبال ہے	عشق سے ہونا یا خیر آتا تیرا کمال ہے
فیض نے پالیا تجھے کر کے تری بھال ہے	تن بھی تیرا یہ جان بھی تیرا ہی مال ہے

منبر ۱۰

لقویر جانان دیکھ کر سجدہ کرے اٹھے نہیں	ساقی میری جبین شوق غیر کے آگے جھکے نہیں
شرم نہیں تجھے زاہد ابیت تیرا کبھی چھپے نہیں	تکبرہ میں میں بیت پرست مسجد میں تم ہو سنگ پرست
عشق میں ایسا تیز میل پاؤں تیرا رکے نہیں	دل کا آئینہ صاف کر جلوہ یار دیکھ لے

منبر ۱۱

ساغر وصلِ بے حیا م عطا ہو جائے	یا الہی میری معاف خطا ہو جائے
اب تو دیدارِ بے جلد شفا ہو جائے	ہم بھی بیمار ہوئے تیرے عشق کے ساقی
اب تیرا قربِ بے ہستی نشا ہو جائے	ہم تو چاہتے ہیں فقط تجھ سے کبھی کوئی سے

لے لے مشغور کرد فیض کی مہولی کبر دو
قطرہ دریا میں لے اور بحر ہو جائے

مثنوی ۱۲

ہم تو خدا کے بندے نہیں اور نہ ہی خدا جیہ ہوا نہ ہوا ہے نہ ہر دو کے گاہیں برکت شاہ کے عالم میں بھلا یہ تو بتا دو ہو کو ذرا بن باپ جو ہر دے لے لے جلدی سے جنم رسول لے برکت علی شاہ سے ایسے پیار اب نصیحت کی حاجت ہی نہیں کچھ دیرو حرم کی اسے زائد	نہ دیکھا ہے نہ بھالنے بن برکت شوہ کے سہارا کینہ نگر چشم بقیں سے دیکھ لیا ہر آن ہے نظارہ وہ کس کا کہا ہے کیسے کہا ہے کون وہ ہو گا بچا رہا نہیں حرامی ہی کہتا تھا کہ یہ عالم سارا کیونکہ دل سے بیٹھ گیا ہے برکت شوہ کا یہ دوا دارا
--	---

مثنوی ۱۳

اس بے بہا بحر کے کنارہ نہیں تو ہو اب دستگیری کرنا تمہارا ہی کام ہے جو خشک کھیتی کو پل میں ہر اکریے جب دید حق ہوتی ہے تیرے ہی بندہ کو	کرم علی کے لال پیارا مہتی تو ہو اس ڈوبتے عاجز کا سہارا مہتی تو ہو وہ ابر رحمت کا پھوہارا مہتی تو ہو وہ تیری دید نصیحت نظارہ مہتی تو ہو
--	--

مثنوی ۱۴

قدموں پہ عہدہ یار کے میری تو یہ نماز ہے دل کا آئینہ صاف کر پھر چہرہ دیکھ یار کا ہم بُرائی میں ہیں ماہر اور کئے ہیں سب گناہ کرتا ہے آرزو یہ نصیحت آستان پاک پر	آنکھوں سے آنکھیں مل گئیں اس میں فقط یہ راز ہے دید بے تباں ہے دید حق کہتا یہ دل کا ساز ہے ہم کو ہے اب فکر کیا جب تو غریب نواز ہے ایسا ہی اچھا ہم عشق ہو جیسا اب آغاز ہے
---	--

مثنوی ۱۵

جگہ مار نفس کا فرہم تو عفا زہی ہو گئے جب منہم کے بندہ گھر سے قبلہ کی حاجت کیا	دل پہ چکا تو بروعدت تب نمازی ہو گئے کعبہ والوں سے تو ہم رتبہ دار ہی ہو گئے
---	--

ہر کسی سے کام کیا جو کام ہے محو:۔ سے
آئینہ کے صاف کرنے کی رہی حاجت نہیں

محمود کی کرتے غلامی ہم آیا زمی ہو گئے
کرتے کرتے فیض تو آئینہ ساز ہی ہو گئے

مثنوی ۱۶

ہم ہیں جیتے تیری نظر رحمت کے سہا سے
نہ سنا کوئی میرے غم کی کہانی
نہ دل میں مسرت نہ آنکھوں میں ٹھنڈک
جو دیکھے طرف میری نظر قہر سے
میری زندگی موت تیرے حوالے
نہیں فیض دنیا و عقبے سے مطلب

سبھی ہو گئے یار ہتر کتار سے
خوشی کے گئے پھول اب تو کھسار سے
سوا تیرے گئے چھوڑ سارے پیار سے
تیری داد ہو گر نہ پل میں وہ مار سے
چاہے بخش جنت چاہے پھینک تار سے
ہوں بن موج لیتا میں دریا ہلار سے

مثنوی ۱۷

اس سہراے فانی سے اے پیاریا پرواز کر
آفت میں اپنے مولا کی جھلکی نہ کھا قدم بڑھا
اس کے عشق کی جلیں سی دیکھ کے تو مت جی چڑا
محمود تیرا ہر باں حیا نہ کو تو بھی کر فدا
کسی کو نہ سنا تو فیض اپنی یہ داستان غم

داتا تودان سے رہا ہے جھولی کو تو دراز کر
اس کی کرم نوازیوں دیکھ کے تو بھی ناز کر
آگے تو ہو پیاریا عشق کا خوب آغاز کر
اس کی غلامی کے لئے دل کو مانسہ ایاز کر
جس کو سنا ناچا تھا ہے پہلے اُسے ہمراز کر

مثنوی ۱۸

مستی کا مسیری ساماں برباد ہو گیا
مستی برباد سے اک بھلا ہوا یہ میرا
جھجکا لخت مجھ کو وعدہ قاتو بے لے لے لے
مستی مٹانی ہو تو مشور سے جا پوچھو

اللہ کی کرم بخشی میں شاد ہو گیا
خانہ خُدا کا دل میں آباد ہو گیا
مستی مٹانے سے اب وہ یاد ہو گیا
مستی مشاہد برکت شہباز ہو گیا

سماں کی رہے میرانی حاصل نہ کچھ بھی آیا
توڑے جہیزِ ہستی گزرا وہ بینگی سے
ہستی ہے فیضِ مہتی جبکہ ہو پیرِ کامل

کامل سے کر کے شکرِ کتب برباد ہو گیا
کمرِ شیخ کی غلامی سے آزاد ہو گیا
فرعونِ ہستی رکھ کر ناشاد ہو گیا

مثنوی ۱۹

اس عشق کی گردش میں ہے خوب نظارا
چڑھ دار پہ منظور نے کردی یمنادی
تم پہلے ہی سوچو اسے عشق کے بندو
گر عشق کی حاجت ہے کرو جان کو قربان
ہے بات النوحی سی جو فیض ہے کہتا

کوئی چڑھ کے تو دیکھے کیا ہے ہلارا
بن دار نہ دیکھا ہے کہیں یارِ پیارا
گر جان پیاری ہے کہاں عشق تمہارا
معتوق کے قدموں پہ عیاں دیکھو نظارا
شہباز کے ہم بندے ہیں شہباز ہمارا

مثنوی ۲۰

سَمِیعٌ بِصِیْرٍ اَمِیرٌ حُدا
یہ بیشک ہے بندہ تیرا پر خط
ہے تجھ پہ بھروسہ بھتی ہے ناز
ہو مجھ پر مجبور تیرا گدا
عصیاں میں گرچہ گرفتار ہوں
ہوں تیرے غلاموں میں ادنیٰ غلام
لے ادبِ میٹھا ہوں تیری فقط
لیا مان تجھ کو ہی معبود ہے
اسی تقویٰ پہ کھٹے ہیں روز و شب
میرے دل کی چاہت بڑھتا ہے اس قدر
بناں آپ کے کچھ نہ باقی رہے

قدموں سے اپنے نہ کرنا حُدا
تجھ بن کرے کون نظرِ عطا
سوا تیرے نہ کوئی دیوے آواز
ہے دربارِ تیرے یہ کرتا صدا
تیری خاک پا کا پرستار ہوں
ہے تقویٰ تو سنتا ہے میری کلام
دشمن ہیں چاہتے کریں اب ضبط
تو ہر وقت مجھ پر جو موجود ہے
دکھا دے تو نین میں چاہتا ہوں جب
نظر تو ہی آدے میں دیکھوں جدھر
ادھر ادھر ادھر تو ہی ساتی رہے

کرے آرزو فیضِ ادنیٰ غلام ہو منظور آخر دم تک سلام

مثنوی ۳۱

اکل ہے ذات تیری کامل ہے نور تیرا
مسجد بھی دیکھ لی ہے کعبہ بھی چھان مارا
کعبہ سے لوٹ آنے دیر و حرم بھی چھوڑا
لے لے کے جا رہا تھا مجھ کو کہاں تو زاهد
فتوے لگا دو ملاں منظور آگیا پھر
کہدے میں فیض ہوں وہ روکے سے جو نہ رکے

برکت علی شاہ ہادی سب ہے ظہور تیرا
اقرب سے جب تھا غافل یہ تھا حضور میرا
گردن جھکا کے دیکھا غلہ کو حضور نیرا
مسجد گرا کے آج اکہت شعور بلیرا
اب نہ ملے گا ہرگز ایسا سرور میرا
چڑھ کے میں دار پرلوں ہر دم حضور تیرا

مثنوی ۳۲

آفت کے تیروں نے کیا دل کا نشانہ
میں کس سے کہوں یہ غم کی کہانی
اللہ ہے بس اب دور نہ جانا
قربان ہے دل تیرے یمنوں کے صفحہ
اب ترس کسا مجھے مین دکھانا
اب خبر لیو موری شہباز کے جانی
اب فیض کی حالت پر ترس کمانا

اے جاناں مجھے بھول نہ جانا
ہائے غم کی کہانی
مجھے بھول نہ جانا
ہائے یمنوں کے صفحہ
مجھے بھول نہ جانا
شہباز کے جانی
مجھے بھول نہ جانا

مثنوی ۳۳

سوہنیا دے یمنوں اتنا سوہنا بنایا کیہنے
عاشقان نوں سوہنا لگے سوہنا ایہہ چہرہ حیرا
یمنوں میں صدقے والی جندری قربان کرنا

مستحقے کڈل دلف والا لٹکایا کیہنے
ابرو خندار بنایا کے بھیبت چھپایا کیہنے
بشری مراتب دے درج یمنوں سب یا کیہنے

فہم نے سوہنا سوہنا کھڑا چاں تیرا دھٹ

کہندا ایہ اوہا کر کے تینوں ٹھب یا کیہنے

مثنوی ۲۴

اے بانگے سنیا را آریا میری گھر میں گھر میں	چاندی دا رک خول بنا کے
اُس مچہ شیشہ آتشی لا کے	نگرے لاویں پارا
آریا میری گھر میں گھر میں	سوہنی سوہنی آری گھر دے
رنگ سنہری اُس چہ بھر دے	وچ سورج دا لشکا را
آریا میری گھر میں گھر میں	آری دے وچ دستے دلبر
دیکھ پیا توں جاواں مرم	دستے غیر نہ رنج نکا را
آریا میری گھر میں گھر میں	سائی دیوچہ سرمیں رکھدی
قیمت تاں میں دے نہ سکدی	دلیاں جان چاں ایہ سارا
آریا میری گھر میں گھر میں	آری دیوچہ نظر نکاواں
برکت نشاء توں گھول گھماواں	جن چاہ لب صفین بجا را
آریا میری گھر میں گھر میں	

سہ سرفی اول

الف۔ اللہ تینوں میں تحقیق کیتا دہی رب نون نون اڑایا میں
 ظاہر باطن نامیں کوئی تیں باجوں سچ تال یقین دے پایا میں
 اول آخر بھی دیکھیا تھ تائیں تائیں خوش ہفتیں شور مجایا میں
 ایوں بھلے نہ پھر و انجان کو کو پھو فہض ہفتیں رب کیوں پایا میں
ب۔ بھٹ کے بھٹ دربار آیا تیرے قدام تے سیس نون رکھیا میں
 تیں باجوں نہ مجھے نون ہی جاگہ اچھی طرح پرکھ پرکھیا میں
 میرا نام نشان نہ رہیا باقی جدوں افسوں مزہ کچھ چکھیا میں
 فیض دا غنیم دے دانگ گیا اڈ ہونا تیرے جدوں چہرے دل تکیا میں
ت۔ تمام حباب میاں کیتا اپنے آپ دا کچھ نہ رکھیا میں
 تیرے قدام تے آن کے مہر رکھ دتا جدوں ہو رہ نہ کچھ کر سکیا میں
 تیرے وحدت دے دریا قہج آن وڑیا جدوں پردہ دوئی والا چکھیا میں
 فیض مستی مہم نون دور کر کے نقشہ پیر دا دے تے رکھیا میں
ث۔ ثانی نہ تیرا کوئی ہو رہک وچہ تیرے باہجہ نہ کوئی رحمان دوجا
 قادر قدیر رحیم کریم توہیوں اوہ ہون کافر جو مبتان دوجا
 توں بے مثل مثال نہ کوئی تیری اوہ بد بخت بے ایمان جو سادو دوجا
 فیض وحدت دے دریا وچہ آن وڑیا اوکھا ہو گیا ہن کہاؤن دوجا
ج۔ جدا کھیاں کبول ڈٹھا تیرے باہجہ نہ کوئی کرتار میرا
 تیں ڈھونڈ دا اُجڑیں جنگلیں ہی توں لائی میٹھا وچ سناں ڈیرا
 تینوں لہجہ لیا ہن سبناں دے نالے لہجہ لیتا دربار تیرا
 فیض لکن نہ دیوسی ہن تینوں وچہ لاؤ گا جب دربار ڈیرا

ح - حادی راہ ہدایت والا تو ہی سپر جناب دستگیر میں جی
تیرے درتے آن کے سائل ہوئی بھرو جھولی میں فقیر ہیں جی
تیرے باہجہ نہ کوئی در شکنے نون عسا جز گنہگار میں فقیر ہیں جی
منیقن ہتھو کے ہتھو در بار آیا کرو محاف میں پر تعقیر میں جی
خ - خودی گمان دے کر تو نے غرہ تیرے نام دامار سا میں

اپنے آپ دی نفی وچہ ڈوب پیڑی نام تیرا دے وچہ دھار سا میں
تیرے وحدت سے دریا وچہ مار غوطہ خودی وانگ پتا مجھے کھار سا میں
منیقن نال دریا دریا بن کے کل جگت جہان فو تار سا میں
د - داد فریا د میری وچہ در بار تیرے تیرے باہجہ نہ کوئی غنوار میرا
قانی کر منہا پتہ بقا دتا نال فضل دے کیتا دل گلزار میرا
وانگوں سب سمندری لعل بنیا جدوں دل آیا وچہ بہار میرا
منیقن فضل کمال ہے میر والا جس میلیا آن دلدار میرا

و - وکر اذکار نہ ہو ر کوئی اکو نام تیرا میں پکایا ای
تیری دید دے باہجہ نہ عید ہو دے تیرا مکھڑا دے سکایا ای
دید باہجہ نہ ہو دے مناز بہرگز ایوں کس نیا کیوں گھبرایا ای
منیقن دید دے باہجہ نہ حج ہوندا ایوں کاستوں وقت گویا ای
ل - راہ رسول دلچلنے نون آو بھونڈری وچہ شتاب یارو

برکت علی شاہ پیر دی کرد آن خدمت کردیو بیاباق حساب یارو
اکھاں کھول کے ذرا خیال کر سو کا منوں کر دے مہ جان کیا ب یارو
منیقن عاشق پیر دے نام دا ہے : وانگوں بھور دے پھل کلاب یارو
ن - زاریاں کراں اوھنگی تھیں اپنے رنگ وچہ رنگ شتاب ماہی
لال رنگ کے رنگ بونا پاستھر دے داکلمہ خوشبود رنگ کلاب ماہی
میری ہستی نون چکنا چور کر دے ایسا جلد چڑھا آفتاب ماہی

فیض طلبگار ہمیش دیدار داسے ہن لکونہ آن پنجاب ماہی
 سمجھو چار کے جدوں کھول اکھاں تیرے چہرے دی لام نوں تکیا میں
 لام لادی مار گئی تلوار میرے مردے سار ہی رام نوں تکیا میں
 لام لادالے کے خوب مجاہد وچہ سینے دے رام نوں تکیا میں
 فیض رام نوں دیکھ کے لاہم ہو یا رہ گیا رام ہی جدوں ام نوں تکیا میں
 شوق دے نال پریت لاکے بیٹھا مکن جوچہ دھیان تیرے
 تیرے نام دے نشے نے نور دتی آیا سمجھ وچہ جملہ گیان میرے
 نشہ پیوندے سار کچھ ہو رہو یا نالے بدل کئے بیان میرے
 فیض نشے دیاں گاراں پی بیٹھا جدوں کرم کیتا مہربان میرے
 صاف ہو یا بول غیر کولوں جدوں مہم مروڑی نوں چلتا میں
 مہم حک کے الف وادیکھ جلوہ اپنے آپ نوں پھر برکتیا میں
 اللہ دیکھ حقیق تصدیق کیتا اپنے آپ دا کچھ نہ رکھتا میں
 فیض اپنے آپ نوں دور کر کے چاروں طرف ہی الف نوں کھیا میں
 ضابطہ دیکھ کے عشق والا اکھاں کھتیاں دل چمکاری ماری
 جلوہ پیاد لدار دا دل اتے اپنے آپ تے پھر تھیکار ماری
 اپنے آپ نوں چھڈ کے بد و تا جدوں یار دی زلف تھکار ماری
 فیض ہو گیا ہو روا ہو یا ر جدوں کرم دی نظر دلدار ماری
 طمع نفسانی نوں دور کر کے مزا تیرے عشق دا چھکتا میں
 اپنا آپ نہ کچھ بھی نظر آیا جدوں زلف تیری دل تکیا میں
 زلف دیکھ دے سار بیہوش ہو یا ہو چھڈ سب کچھ تینوں رکھیا میں
 تو ہی دین دنیا میں فیض دے اے اچھی طرح دے نال پر کھیا میں
 ظاہر دیکھ دے وچ نظر آیا جنھوں دیکھنا بہت دشوار کہندے
 سخن اقرب دی رمز نوں پڑھن قرآن اندر پھر سکھانا گوار کہندے
 بناں سکھیاں رمز نہ بکے برگز جھے اودے تہو دیوار ہندے
 فیض پیر دے دوار سے لے آن بیٹھا جھٹھے رب رسول لاچار ہندے
 عارضی طور پر جسم میرا حقیقت وحیہ ایہہ شاہ جبلان دانے
 تن مال تے دین ایمان اسدا نالے روح ملکیت پیر سیران دانے

س -

ش -

ص -

ض -

ط -

ظ -

ع -

اوہی ادوہے میں تان مول ناہیں سارا نور ظہور غوث مہمان والے
 منیع دل گیا تال شاہ جیلان دے آجدوں کرم ہو یا رحمان دا اے
 غرض دیدار محبوب دی آہور غرض نہ باہجہ دیدار کوئی
 کرے دیدتے ہو جائے عید ساڈی باہجہ دیدے میں بیمار ہوئی
 صدقہ حسن دا آن خیرات پاؤ خادم دل بخشیں میں سرکار ہوئی
 منیع دیکھ کے زلف دے پیچ ڈوٹکے دلدار دے نال دلدار ہوئی
 منیع دے بدلاں دی کھٹا آن چھائی وچہ اسم دی بجلی پئی چکار مارے
 بجلی مار چکار دل تار لائی بدل منیع دا آن پوہار مارے
 برکت علی شاہ پیر نے کرم کمال کیتا میرے بدن دے جوڑ کھلار مارے
 منیع صیف دا جرم و سار دلتوں اصلی منیع دا جرم جرم دل دھار پیارے
 قہر دے نال میں کھانہ غصہ تیشہ خودی دے بوڑھے مار یا ای
 بوڑھا خودی دا وڈا جاڑ دتا کر پیوند مرشد مینوں تار یا ای
 ہن رہا نہ نام و جود میرا جدوں دل پیوند دی طرف کھلار یا ای
 منیع کھل کھلار پیوند ہو یا جدوں آپ نوں عشق دی آگ چھ ساڑیا ای
 کرم کیتا مہربان میرے ہستی ڈالوں نہ چھڈیا ای
 میری ہستی نوں مار فناء کر کے جھنڈا اپنے نام دا گڈیا ای
 میرے بس توں گل ایہہ دور دے لچ ہتھ تیرے پیرا وڈیا ای
 منیع پاؤندا واسطے کرم دی نظر رکھیں اپنے آپ نوں میں ناں چھڈیا ای
 لکھ کے دے تھے اسم تیرا غوط تیرے وحدت دے دریا وچہ مار یا ای
 غوط مار دے سار میں رہا ناہیں جدوں سورج تیرا چکار یا ای
 تیرے فضل دا انت نہ کوئی آدے مینوں تار دتا پیرا تار یا ای
 منیع کرم دے مال بھر لو کیتا اوہنے سجدہ مسکرا کڈا رہا ای
 محو ہو کے تیرے عشق اندر اپنے آپ توں چت اٹھایا ای

غ -

ف -

ق -

ک -

ل -

م -

آپ اپنے نوں دور دراز کر کے نقشہ تیرا دلے حبایا ای
 فانی کر خود نوں نقشہ سجد تیرا مقصد دلے واسا را پایا ای
 فیض چھڈ کے زہد ریاضتاں نوں قدمیں آن کے سیں ٹھکایا ای
 نہیں کوئی درد و طائف آوندا اکتانام تیرا دل دھتیا ای
 ہو رہ چھڈ کے مسجد اں مندر اں نوں آن مینا نے تیرے کھتیا ای
 خراباں پی پی کے سور کھا کھا کے مسلماناں دے نال میں رستیا ای
 سخن اقریب دی رمز نوں فیض تاں سہی کر کے جارب دے کو تھر لھتیا ای
 واہ واپر سلطان عربی خاطر سا ڈڑی ہندو ج آگیا ای

ن -

9 -

ضلع لدھیانہ پسند بھونڈی آچھے آن کے ڈیرہ لالیب ای
 چھیتی ٹول لیسو میرے سبوا کیوں غفلتیں وقت گوا لیا ای
 صفین آکھدا بچ ہے جھوٹ ناہیں اپنے اچھی طرح آزمالیا ای
 ہار کے متاع عزور والی پریم نگر دا آن ورتار دیکھو
 مسلمانوں دیکھو رسول عربی آہے ہندو آن اوتار دیکھو
 سکھوں کے میرے پیر کوں پھیر باطنی اکھ دھار دیکھو
 عیسے آگیا صفین علیا عیاں دا مہن ہو کے یار مہشیار دیکھو

5 -

الف - آکھنے دی اکے گل ناہیں اہل ہوش نوں اپہی اظہار کاتی

اہل ہوش بے ہو ونا بھلے لو کو میرے پیر دا ہے پیار کافی
 جے کر لوڑ منازتے جج دی ہے میرے پیر دا ہے دیدار کافی
 فیض جاہیں بے عرش دی سیر کرنا کرنا سیں دا ہے بیو پار کافی
 یاد دے درج مشغول رہنا ایو ای عاشقناں واسطے جج ہے جی

می -

قائم ہو دسی ندوں نماز پارے جہدوں مستی موہوم نوں یو یگانج ہے جی
 سمجھ درج تیرے پھیر آون لگو صیدوں لوں گا پیر توں بچ ہے جی
 فیض یارو سے نال دل یار ہو یا آوندا ہے نہ ایس نوں رنج ہے جی

ہی سرفی دویم

الف۔ احدتوں بن احمد آیا احمدوں گل سنار
 ب۔ برکت پاک رسول اللہ دی سونا لیوں سدھار
 ت۔ تیرا پچھا پاک خدایوں اسنوں لیوں بچار
 ث۔ ثانی ہو نہ بنائیں اکو دکھیں وجہ ہزار
 ج۔ جیار رحیم کریم اوسے ہے اوسے ست کرتار
 ح۔ حیرانی چھڈ کے پیارے کر کجہ عشقوں کار
 خ۔ خماری آہتیاں دے دینج دل وچ دست کرتار
 د۔ دوائی دا تو مائپت بہت پت کے جڑوں اکھاڑ
 و۔ ذکر سوہنے داکر لا خسر قہ اپنا پاڑ
 ر۔ زل بل جانا نال سوہنے دے ایہو عشقوں کار
 ز۔ زور تے مان تران توں چھڈ کے بازی اپنی پا
 س۔ سور کا گوشت پرست نال مزے توں کھا
 ش۔ شوق دا بھر لاسی پی تے نال پلا
 ص۔ صابر توں کہہ دے جا کے صبر توں دور ہٹا
 ض۔ ضرب توں لا لا عشقوں ویلا آج ایہا
 ط۔ طالب بن دیار دا یار ایہہ ہے کہن میرا
 ظ۔ ظالم بن کے پیارے کر کجہ سور میاں جی کا
 ع۔ علی ہے وقت پیارے ہن توں وصل نہ لا
 غ۔ غیریت دل توں چک کے جلدی صاف بنا
 ف۔ فکر نال کر توں جلد ہی اپنا آپ بنا

فینس پچھانی پچھا اپنا جگت نہ ہو دیں خوار
 فیض نہ سونا مٹی رولیں نہ ہو دیں ہزار
 فیض گوراں دے چر میں لگ کے یا گان لیں گھلیا
 فیض ظاہر و بیج کئی سو بھاویں باطن آب ستا
 فیض کتے دینج اوسے رہندا اوسے ہر دوار
 فیض بھلا تھوہو سی تیرا گلوں لاہیں کڈار
 فیض پہنچ جاہر کے دوارے عشقوں لاسکار
 فیض سوہنے دے نام توں صدہ سوہنے کھ اکھاڑ
 فیض سوہنے دے عشقے اندر تن من اپنا ساڑ
 فیض پھرتوں چھڈ کے اپنا ہو جاست کرتار
 فیض صاحب دے قدمیں لگ کے کر لاسد ہٹا
 فیض شراب ملہو رپا کے نفل دکریں ادا
 فیض زہد سب چھڈ کے پیار میخانے لآ
 فیض پیارے بھر بھر پی لاسا قی رہا لٹا
 فیض نہ مڑ کے ہتھار یہ آسویہ ہر وقت گیا
 فیض شہنشاہ گٹ لٹا وے کیہا یہن تیرا
 فیض ویلا ایہہ تریا جاندا نہ توں کریں ادھا
 فیض صاحب کے دوا سے جا کے جلد ہی پسینا
 فیض آئینہ دل ہے تیرا ایہہ ہے عرش خدا
 فیض تو اپنا آپ تبا کے ملوک نہیں نہ پا

ق۔ قہر و چہ آجا پیارے تاہیں توں کچھ پاویں گا
 ک۔ کرم کا دندا پیار تاں ہر دم کچھ توں بھی خیال جلا
 ل۔ لبالب بھریا پیالہ پانی کے یسیریں پیا
 م۔ مرن توں پہلاں مر کے یاری لوڑ نبھیا
 ن۔ نہیں بے ورد کوئی آدندا فکل توں نہیں دما
 و۔ ورداں سے وینج رکھیا کی آوار و کر کے دیکھ
 ہ۔ ہر چہل بھلیا ہر وچہ جا ملی ہے ہے چنگا لیکھ
 الف۔ الہیہ نور ہے تیسرا احمد دں گل پیار
 ی۔ یاد گراں دی کیونکر بھلے جن کا یہ احسان

فیض کما کے ترس توں اس تے خالی متھہ مر دیں گا
 فیض جو بند رقیب سے پچھے اس توں دور ہٹا
 فیض انا الحق آکھیں ناہیں سولی دین چڑھا
 فیض قول توں نمٹا ہے توں دوزخ لمہ سزا
 فیض قول توں سچا ہو کے جان توں نہیں ٹھنڈا
 فیض صاحب دے کو لے جا کے کئی اپنی سبک
 فیض گھومت سب چھڈ کے پیار ہر وچہ ہر نوں کچھ
 فیض گوراں نے موڑ ملایا ہو جا کے پلہار
 فیض گراں دی کرپا جھڑی کر نہ سکیں بیان

سی سرنی سوئم

الفون اللہ فہر ہو یا بے توں عالم سارا
 ست توں تھوے رکھ مولا وارث توں نہایت ہو کے
 ح حیرانی چھڈ دے پیار سے رخ توں خودی گوا کے
 نو ذکر سوئے واکر لا رتوں رب متنا کے
 س سچھ وچہ ایہہ گل پاویں خود توں خود نہ جہاں
 ص صبر وچہ ہو کے پورا من توں ضرب لگائیں
 ط طہن دوری دا دور ہٹا کے ماسی گھر وچہ پائیں
 غ غیر اللہ دیکھیں آپ وچے دل جہاں
 ق قیوئم اللہ ہے بے شک اس وچہ شک نہ رانی
 ل لا الہ کر کے سانوں میم محمد بنیا
 و ورداں دی لوڑ نہ رہ گئی ہادی جسد ملیا
 الف اللہ داسکر توں کر لای توں یاد گراں ہی

چک سٹ نفقہ فیض پیارے جے چاہیں چھٹکارا
 ج جہانہ ہو کے نہیں فیض پیارے جہوں کے
 د دہلیز دلبر دی مل لا فیض توں اکھ لڑا کے
 ز توں زور لگا لاسا فیض توں پرے ہٹا کے
 ش شوق دی بھر کے مٹی فیض توں پیوں پلا دیں
 ط طبع نفس چھڈ کے فیض دسبر نوں پاویں
 ع عرب کوں عینوں دیکھ کے فیض توں رب نہاں
 ف فکار مال کر لا جلدی فیض جہاں نہیں سائیں
 کا قول کن کر کہہ اندر بیٹھا فیض ہن لہو لبای
 ن نفی جہ فیض دی ہو گئی آپے تانا تنہا
 پ پھٹ مشگوفہ باہر آیا فیض دا نہ جسد گھلیا
 سجدہ فیض گراں توں کر لا جو کر دے سانجھ بریاں ہی

باراں ماہ - اوّل

چیت - چکار پتی وِچ دل میرے دے جدماہی سمجھایا -
 اپنا آپ تاں گیب گواتا ماہی نظری آیا -
 ہو رخیال وِچا کے دل توں ماہی دی دل آیا
 فیض اوہ خوش اقبال ہو یاں نے جنہاں توں ماہی نے کھلایا
 بیساکھ - بنیرے بیٹھ سویرے ماہی دا راہ تکان
 جے ماہی گھر میرے آوے سر نذرانہ رکھتاں
 ماہی آوے تے میں جباواں ہو رہ کچھ کر سکتاں
 فیض ماہی توں گھول گھٹاواں میر قداں تے رکھتاں
 جوں بن دریرے دی مینوں مگن آواں
 جیٹھ - ہو رخیال توں دل نہ پرچے تینوں ہی لے جباواں
 لوڑ مینوں نہ چاندی زردی ورشن تیرا پاواں
 فیض آیا بن سائل تیرا خالی کیکن جباواں
 ہاڑے میں کڈھیاں حضرت جلدی بخش حصوری
 ہاڑے تاب جدائیوں رکھتاں مل پیہ سید توری
 عشق تیرے دل قلد ابلدا ابلدا چال توری
 فیض فضل دا دارو منگے کردے آشا پوری
 ساون - بدائی سریوں پالی تیں بن ہو رہ نہ دسیں
 دل میرے وِچ آپے لپیں آپے کھر کھر مہیں
 آپ ہماویں آپ رلاویں کدی دسیں نہ دسیں
 فیض بے تاب ہے عشقوں ہویا آپے دل نوں کھتیں

بھادوں -

بھن کے پھر اپنا میں تیرے دل آیا
اپنا آپ گرا کے میں تان نقش تیرا اٹھرایا
تانی تون خود فانی کر کے مقصد دل دا پایا

اسوج -

فنیق تیرے دروازے آیا اس پر تیرا سایا
آس نہ کوئی رکھی باہجوں تیرے دردے
تو ہیوں رب رسول میں ساڈا اسیں تیرے میں برے
ہیں بن ساڈا ہر نہ کوئی خادم تیرے گھر دے
فنیق عشق دے دریا اندر نام تیرا لے تروے

کتک -

کراں نظارہ ہند دم دل میرا ایہ چاہے
میر کراں تیرا بن میں مینہوں جاں جاوے وچہ لے
صدقے تیرے نام تون جاواں تمک جادن سب پچاہے
فنیق تاہر دم شکر بجا دے دلبر وی درگاہے
مان تران ہے تیرا میں باہجوں نہ کوئی
تیرے دروی عاثر آلتی بوہے آن کھلوی
عین بن دیکھ نہ عہد اکوئی در تیرے آروئی
فنیق تون حضرت برکت علی دی درتے بل گئی دھوئی

گکھر -

پوہ -

پیار یا درشن دے جان ترناویں وچہ پھر دے
وصل تیرے دا بھگتا پیاسا کردا منٹاں وقت فجر دے
وصل تیرے دے دو گھٹ سنگن خادم جو خضر دے
فنیق ہے ہر دم عرفاں کروا مدد تون پٹ گواہے اس شکر دے
گکھا کے آتش دل دی میرا نام نشان اڑا دے
گم شم مینوں آپ چہ کر کے اپنا نام جتا دے
وچہ دھوڑے ماریں ناہیں آکے دید کرادے

ماگھ -

چھکن -

فقیں آڈیکاں کردا ہر دم آن کلجے لالے
 فیکر جدائیں والا یار لے اک واری
 یار لے میں عساجز تائیں عرض سناواں ساری
 وقت اخیر میرا ہن آیا نال جدائی بھاری
 فقیں آخری ویلے کو کے پار بھساویں یاری

باراں ماہ - ثانی

چیت -

چیت نوں شانتی آن ہوئی جدوں دیدھنور دی کیتی آ
 پردہ دھوئی دانس کے دور گیا جدوں شوق شرابے پی پی آ
 میں تون وار یہا سوال ناہیں جدوں بیت سریر تے بیتی آ
 فقیں ہن تان گیا گواتا تے جدوں سوجھ حضور توں لیتی آ
 بن گیا رب رسول آپے کتے جان دی لوڑ نہ رہی کوئی
 جیہڑا نفس لعین نوں مار دے اس بات نوں جان ماہی
 جیہڑا نفس دے سیس تے پیر رکھے ہدی چہ حضور لے دس حوی
 فقیں پیرے نام تے جان نثار کیتی اپنے آپ دی جہنیا دکھائی

جلیٹھ -

جو گیاں وانگ من رنگ دیتا گورونگ جلیٹھ سوار کے جی
 مینوں اپنے آپ جیج رت دکھال دیتا خوب نقش نگین انا کے جی
 کیوں انا الحق منصور پھر بولدا نہ جدوں دیکھیا آپ سوار کے جی
 فقیں تینوں خوف کس گل دا اے انا الحق کہہ بھاویں پکار کے جی

ہارٹ -

ہور نہ ہوش کوئی رہی باقی جدوں انا الحق پکار مٹیٹھا
 انا چاہر سولی من رکھ باقی حق دحق دی دیکھ چپکار مٹیٹھا
 ہن کل سنار تلوار پھیری ہر طرف ہے یار دلدار مٹیٹھا

میں یا ادا فیض دیدار کر کے سر آپ دے مار چھکا رہی تھا
ساؤن - سن ہو گیا سریر میرا نہیں ہوش میں کون کہاں میں
ہم ہم ہم بیٹھ ہو جاؤں کدے کدے اقرب داسبق جہاں میں

نہ وصفت و آئے کے ہو یا غالب کیا اپنا پتہ تباہاں میں
فیض صدقہ حضور سے گدماں دا اٹھ روڑ کو تہج تھاواں میں
بھا پریم داتن سر یا دل یار دی طرف کھلا رہتا

دین دیال نے کر پا غائب کیتی مسیحوں اپنا آئے سار دیتا
دل رنگ کے لال سوار یا ای اے نقش نگین امار دیتا
برکت علی شاہ نے فیض تے کرم کر کے ایہہ اول دا غلاماں دیتا
اسوج - اصل دا بھیت جد پایا ای دنیا کوڑی نمائی سب سدی اے

جلوہ یار دا جدوں فقیر پاوے پاگل کہہ دینا اپنوں سہی اے
چھڈ دینا نوں پر فقیر سن دینا اگر فقیر دے لندی اے
فیض دنیا وچ توں ہو یا غلطان ناہیں دینا دا گرد و زخ دسہی
کتک - کار ہمیش ہے عشق والی ہو رکساں توں چپت اٹھایا میں

نظم ظاہری چھڈ چھڈ اے کی جی نقطہ حب محبوب اپایا میں
اپنے آپ نوں مار منہا کیتا دل ذات دا عکس دکھایا میں
فیض چھڈ کے دینا عبادتاں نوں قدمیں پیروے میں ٹھیکایا میں
گمکھتر - ماسی دی ول حینال میرا دل ماسی والی تہج امار دی ہاں
اپنا آپ نہ کہتے بھی نظر آدے جدوں دل تے عکس چکا رہی ہاں

ہر طرف ہے یار دل دا دسدا جدوں بھی اکھٹا ٹھکانا دی ہاں
کل عی قدیر ہے پر میرا فیض گوڑی اُس سرکار دی ہاں
پار آزار دا خوف گیا اکو مار ماسی ول بج دی اے
اپنے آپ نوں دُور دراز کر کے دل زلف دلدار دی سچ دی اے

مَوْتُ قَبْلِ اَن تَا مَوْتُ مَوْتُ پِیَار سے دِل لہر پریم دی گجبدی اسے
 فنیں یار واد ہر دم دیدار کردا کھ آجے نہ الیدی ریدی اسے
 مستی پریم دی آن ہوتی چند سوہنے سے نام توں گھواری ہاں
 دیدار دلدار دی کراں ہر دم ہو رہو تھیاں تہیہ نہ پھولدی ہاں
 میرے واسطے حج نماز ایہو اندریا جھاتی او منوں ٹولدی ہاں
 فنیں یار سے روپ دا اوٹھ برقعہ ہن اپنے بول میں بولدی ہاں
 پھیر فراق وصال کیہا جہدوں تون پانی وچ گھل گیا
 ہن پار اولار دا خوف کاہدا جہدوں سوڈا مہراں آئل گیا
 اہدی ہر دم دے نال نماز ہوئے جیہڑا لینے آپ تون مٹل گیا
 فنیں شیشے دے وچہ دریا وگس ہن خوف کی بحیت جہ کھل گیا

ماگھ -

پھگن -

باراں ماہ - ثالث

چند آسمان بھٹیں آن لٹھا چان کر گیا وچہ اندھیریاں دے
 جہدوں یار دی زلف نے ڈنگ کیتا جاو مٹل سکے سب پیریاں
 مادہ شیردا آن ہن قائم ہو یا ہن خوف کی ہے بھلگیریاں دے
 فنیں شکر دے نال الحمد پڑھ کے مہر رکھدا قدماں پچھیریاں دے
 بندگی بند دی حد تا میں بند توڑ کے آلت پلوٹ ہو یا
 ہن بندگی کرے سفار سا مٹوی جہدوں بند سے کولوں چھوٹ ہو یا
 سنگ ہوئیاں خوف ہزار دل تے ہن خوف کی ایک جہد وچہ پھریا
 فنیں نور دے نال جا نور لیا جہدوں من دور چاکھوٹ ہو یا
 جواہراں دی کمان ہتھ لگی پتھر تے کنگراں پھوسکے کیوں
 سخن آقرب او دے قرآن اندر ہن جگمگیاں جیسے کے ٹولے کیوں

چیت -

میاکھ -

جلدیتھ -

حج یار دی دیدِ نال ہوئے سفر کے دے جند توں سولے کیوں
فنیق گردن جھکائے کے دیکھو دبر من طرف آسمان دے ٹولے کیوں

ہاڑ۔ حدِ عدد و سب بھن کے میں نام فقیر اور وجہ رکھایا اری

کلی ڈھا چھیتی مندر پا جھبے تخت یار توں لبسا بھجایا اری

مینوں اپنی ہوش تاں رہی ناہیں لوں لوں دریچ یار سما یا اری

برکت علی شاہ رکھایا نام اپنا جد فنیق نے آپ گویا اری

ساؤن۔ سرت لگان ساز نیستی گلاساتھ تکیر دے کیٹیا اری

نال دھیان دے الف توں سہی کر کے نقطہ رب اسوار کے پٹیا اری

ہور چھڈ کے پونقیان مقرر تیاں توں ود دگور دے نام اریٹیا اری

فنیق چھڈ کے علم تمام یار دوسرے گور دی دل توں بھجایا اری

بھاؤں۔ بھار مرشد بھن لاء دیتے کر ہر دی نظر میں تارے نے

وجہ دیکھنے با بھج میں رب کوئی نہ جد کھل گئے نور جھکائے نے

اول آخر ہے رب قدیم ہر دم توں کاسنوں اڑیں وچکار میں نے

فنیق موت توں پہلاں مر کے نے بیٹھا ہونے کے اصل مکانے نے

اسوج۔ اپنی ہستی چور کر کے قرب حق دربار دریچ پایا اری

سکھم رہیم دے پیا یوں نشہ پی کے انامن نور اللہ داجیست میں پایا اری

موتو قبل انسا موت و درت سریرا تے قطرہ قلم دیو سپہ سما یا اری

فنیق عشق دی منزل جد طے کیینی آما الحق منسور مسخا یا اری

کٹک۔ کاسنوں چھلے بھار گدہ عراقی دانگ کیوں مخرج نہ مانئے جی

اپنے آپ دی اصل تحقیق کرینے ایوں کاسنوں کہہ پچھانئے جی

قدودہ ر کے مکھن متھو آدے مدھانی کاہنوں پائیے وچ پائیے جی

د نفوت فیہ میں رومی رب کہندا فنیق میں کاہنوں میرے تانے تانے جی

لمتھ دے رنگ تے مرگ سبھ دیوں رنگ مرگ اخوت سار دے توں

گھنر۔

اندر پا جھاتی اُونہوں ٹول کے توں بیٹھ دیکھ جلوسے پھیر پیار دتوں
 لکھاں سجیاں ناوں کرئیں اگر سجدہ ہیں یارے اگے اُتار کے توں
 حج یار دی دید ہے فیق تیرا گیت کا لاوچہ بہار دے توں
 پیار دے مال توں دیہہ سجدہ مستحائین کے زمین گھسانا ہیں
 حُزب رت دا کریں کجھ یار دل تے ایویں سجدیوں لوک ہسانا ہیں
 حُزب دھیان دا یار توں سکھ آتو ایویں لبیرے دبد بچانا ہیں
 من کے روز است دے توں ہن قول توں کاسنوں ہار داتوں
 جھوٹا ہو توں جدوں گیا اوتھے بالن ہو دیں گا دوندی نار داتوں
 کر قول تھا جیکر مر دینا واسا ہو جا شہر پیار داتوں
 جیکر قول تھلا پچھ برکت شوہ کوں خادم ہر کے فیق سرکار داتوں
 پھیر فکر ناں کر جلدی قدم چم لا برکت شوہ پیر دے جی
 اپنے آپ دی بیڑیاں رو ہڑ کے توں نقشس ہو جا اوں میر دجی
 شہنشاہ والی ہے ادھ دو گاک داؤ کھور دھنا دنا ہے دگیر دے جی
 فیق حشر دے روز خوشحال ہوں دپنقش کم بیڑے دگیر دے جی

پوہ -

ماگھ -

پھگن -

اشوارہ نمبر ۱

پریم دے پیالیوں نشہ پی کے اپنے آپ توں چیت اٹھائے بیٹھا
 اکھ کن تے نک سب بند کر کے خیال ساقی دری ول لکھائے بیٹھا
 اپنے آپ توں پیالیوں بیچ دتا دل نشے دے رتج ہوائے بیٹھا
 فیق نشے دے مال نہ رتج آوے پوکھت یار دی پس بھکائے بیٹھا
 منگد نشے دا ہو پیر دل ابجے نہ وچیتہ تسکین ہے جی
 پیار دے مینوں بھادیں دین ایمان لے لا غرضان سکین ہے جی

پیر -

منگل -

پیالہ دے جلدی میرے آگ جلدی پیالے باہج ہوئی نمکین ہے جی

فیض پیالیوں باہج بیاب ہو یا پیالہ دے کے بخش تسکین ہے جی

بندھ - ہتھ کے ہتھ میں کراں عرضاں میٹوں نشے دی توڑ نہ ہون دینی

محو کر کے نشے دے دیج میٹوں میٹوں ہو نہ لوڑ کوئی ہون دینی

میٹوں اپنے جوڑ نال جوڑ کر کے کہے جوڑ نال جوڑ نہ ہون دینی

فیض کر کے عرضاں سن مزاد ساقی پیلے دچہ توں پھوڑ نہ ہون دینی

جمعرات - جواہراں دی میٹوں لوڑ نہ ناہیں اپنی کوڑوں جام پلا ساقی

جام دے میٹوں سرشار کر کے لوہی اپنے نال رلا ساقی

رہے نام و بخود نہ کوئی میرا ایسا کرم تھیں دیس جلا ساقی

فیض رہے ناہیں رہے فیض تیرا د میں فیض نال فیض رلا ساقی

عجبہ - جان جہان قربان ساقی تیرے نام توں صدقے گھریاں میں

تیرے فیض دی دیکھ خیرات ہوندی بوسے آن تیرے آؤی جویاں میں

تیرے فیض کمال دی گج سن کے اکھ صدق یقین دی کھویاں میں

شکنا نے لکھ ہزار ہے فیض کردار ایسا بیچ تیری آؤلیاں میں

وار - دریاں دل توں سبز ناہیں دل سنگدا ہو رتے ہو ر ساقی

توں بھر بھر دے میں پی جاواں نشے باہج ہو یا میں تاں کھو ر ساقی

قلب نظر تیری نال ہو جان دے بھاویں ہون اوہ مدد ہے جو ر ساقی

مہر تیری دا انت نہ کوئی آدے فیض ہو گیب کانگو یوں توڑ ساقی

اتوار - آؤنا میرا دینا آتے کیتا آن سگیر تائیں ساقی

نہیں تاں کیتاں واکا بے سی چلے جانا قائم رکھا مے کے مے ساقی

سیر رکھاں نہ قداماں تے جے تیرا شالا دوزخیں حیراں کامیں ساقی

شکرا داد نہ ہو وندا فیض کو لوں جہڑا کرم کیتا اس تے میں ساقی

اٹھواڑہ منبر

جمعہ - جمعہ توں پڑھدا پھر داں کدھدا پھر داں گھرے
 دکان بھانے پڑھیں نازاں کتکیں پھریں بیڑے
 ظاہر دے وچہ نیت نیت لئی دل وچہ کتھن گھرے
 منیق گراں دے چرناں باجرن نہ ایہ سکے بھیرے
 ورہیاں دی تیری عبادت اوہ کے کتھن ناہیں

وار - اک دو منیاں سنگت سادھ دی چکدی پشت سپاہی
 سنگت سادھ دی کرلا او بندیا کرایا توں جاندا رہی
 منیق گراں دے چرمن لگ کے لہ لا اپنا ماہی
 آؤنا نہیں دوجی والی پھر دینا تے پیارے
 عبادت کروے ملک بہتری توں آیا کس کارے
 سوچ سمجھ کے گرتوں پچھ لا ملے رہن نظارے
 منیق گوراں بن سنگت نہ ہوندی تھپ کے رکھ پیارے
 چرمی پیالہ پی لاکر لا وضو شہابوں -

پیر - ست گرت سچا کامل پھر لا تیری چھت جائے جان عذابوں
 شراب ظہور لے سچ پی لاکر لا نوش کبابوں
 منیق نماز ادا تہ ہوسی جد چکے چند مہتابوں
 منہ پتھر دھو کے وضو نہ ہوندا مسح دی کریں پہچان
 نیت نیت کے آؤ وانی کیڈا ناے اسی رہا بے ایمان
 منہ کبے دل کر کے او بندیا چھت وا پھریں والان
 منیق نماز گراں توں سکھ کے جا پہنچیں لا مکان

بندھ۔ ہر دی کریں صفائی اندرون کھوٹ نہ جاوے
نگہیں آؤ لی کر آپ نہ جاویں تاں پھر کوئی کیوں آوے
توں جاویں تاں مولا آوے ست گور راز تہلوے
گڑ کر پا جد فنیق تے ہو گئی پھر ایہ نظر نہ آوے
جہنرات۔ جد ماہی بل گیا میرے دل توں گئی سیاہی
نماز روزہ سب بھل گیا مینوں جد عشقوں ہوئی آگاہی
کوٹ بھگے رہ نفس توں مارن نفس دی کرن بتاہی
فنیق گڑاں نے کربا کر کے بدلی مسلم الہی



لمبر ۱ - دوشہرہ

نہ میں سنگن دجاریا رمل ظفر نجوم برکت علی شاہ برکت کیتی ہستی ہوگی مہم	کے دینے نہ گیا نہ کرل نہ مردم چن دین محمد پایا جاگ پئے مقصوم
برکت علی شاہ پیر جی پھیرا پاکدی تاکدی جھبے پھیرا میں دل پادیں کرم کماویں گل دیں میرے سینے دیا تو تیا میں چن دسا جب اندھیرا چن دین دھکارے رہندا ستلج دے کنا رہندا	صدقہ شاہ شہباز دامن دل آکدی تاکدی ہویاں دناں وچھڑیاں توں مل جاکدی تان کردی شانا جاگ تک جویں ماہی میں دل آکدی تاکدی توں میں موج کا دریا سایاں آگے لکدی تاکدی

لمبر ۲ - دوشہرہ

آباد رہے ساقی تیرا یہ منی نہ صل علی تیرے کرم کا کیسے کر دں اداسکانہ صل علی	یاد ہے مجھ کو پلانا تیرا کھب نہ صل علی خوش نصیبہ چن دین محمد کا آنا صل علی
ہتھ پر دے ہتھیں آیا میں بھی پیر ہو گیا کتنا کرم ہے ساقی رہیا غیر نہ باقی سنگت یار دسی پانی رنگت عشق دی آئی میرا پر دستگیر چن دین ہے مرید	کھر چھڑا سلام پایا میں بھی پیر ہو گیا نشہ بخوردی پلایا میں بھی پیر ہو گیا آنا احمد جاں پڑھایا میں بھی پیر ہو گیا پیر پر نے بسایا میں بھی پیر ہو گیا

لمبر ۳

آیا دچہ شہر آن اشارہ خاینا تو تو تافہ پیٹے اکوروں چول دکھیاں تو ہی تو طالب سے جد مطلب نزد مطلب طالب سے	ظاہر باطن پاکس نظارہ خاینا تو تو ہویا تن من پیر سارا خاینا تو تو انسان متری سارا خاینا تو تو
--	--

برکت علی شاہ پیر بہارا خانیہم الحووا

چن دین محمد والی میرا غوث الاعظم والی

منبر

کیتا روشن دل خانہ سید بن کے
کیتے قول ضروری حبانہ سید بن کے
آپے ہو یوں تا بابا ناسید بن کے
میرا مٹ گیا جانا آنا سید بن کے
جد پایا اہل حنراہ سید بن کے
پیتا پختن واپس سید بن کے

راتیں لٹیا یا ر پرانہ سید بن کے
ندیوں پار با شذیا تیری تانگہ دن تے رات
تافے پیٹے آتروں جہول و کبھان توں تھان
راتیں لٹیا تحت ہزارہ ملت گنج سخن اسار
کوئی لٹائی دین کوں دین لٹایا یار توں
میرا پیر محی الدین ہو یا سید چن دین

منبر

فرمن مبعیت بیت المرسلین گفتگو کیواسطے
کعبہ عاشق کا ہے وجہ اللہ رہہ کیواسطے
گر نہیں دیکھا عبث ہے آرزو کے واسطے
شرط عشق دی خاص پہلے ہے وحنو کیواسطے
کعبہ قدم یا رہے سجدہ رکوع کیواسطے
قائم عاشق دی نماز ہے اللہ ہو کیواسطے

لو کی کسلے کعبہ جاویں جستجو کے واسطے
مینوں کعبے جان دی کس نے عقل کھلائی ہے
کعبہ اور تخاب کیا ہے دونوں کا پتھر ایک ہے
دین و دنیا اور عقبے چھوڑ خاطر یار کی
مینوں تیری ہے قسم تیرے کعبہ دی قسم
تیری بندگی چن دینا خوراں دی خاطر تمام

منبر

اپنے دلبر تالے جیسے چند تے چکوری دی
ہوسیں مست قلندر شالاجیسے چند تے چکوری دی
لایا رسی پیاسنگ پوری جیسے چند تے چکوری دی
جدیں پیت پیاسنگ لائی جیسے چند تے چکوری دی

اسی مجت پالے جیسے چند تے چکوری دی
ساتی دل سے بھر بھر پیا لہ جس درجہ جلوہ وحدت
کردلوں سب دوری تینوں ہووے قرب حضور
خودی گئی ہن ملی خدائی ظاہر باطن مہولی صفائی

ایمنوں کو دیکھتے آجیے چند تہجوردی

برکت علی شاہ پر مٹے چنن دین میں بھڑپا پلا

مکبرہ - دوسرہ

سیدنا مولانا محمد افضل مہر خذینے دی
چنن دین محمد ملیا اسیں پڑھی کتاب سے سینے دی

یاد میرا وجہ دلہے ملیا لوکان تاہنگ سینے دی
لا الہ الا اللہ پڑھ کے کرمی صفائی آئینے دی

موسیٰ کوہ طور کیا سی دل میں کوہ طور تیرا
تجنا نہ کعبہ ہر دو سنگے فوڑ تیرا
پھیاں توں چھوڑا دیاں بھڑدوں قصور تیرا
تجھ کو رہے مبارک بیت المعمور تیرا
مجھ کو رہے مبارک ساقی ظہور تیرا
انا من نور اللہ عالم ظہور تیرا
ہم نے چنن ہے پایا وصل حضور تیرا

خائیم آتھو ہر جا ہے نور تیرا
دلبر ہے دل پہ بیٹھا کعبہ امام کیا ہے
چل چل پرے تو زائد سر کو کھپا رہا ہے
ہم کو رہے مبارک پیارے کا ناز پیارا
زائد کے زہد سجدے جنت کی حور کارن
اللہ کا نالہ برا احمد احمد کا طلب اللہ
جس نے نہ دیکھا پایا جانے وہ کیسا بیچارہ

مکبرہ

دیکھو ہر شان میں جلوہ مصطفیٰ
کہیں پہناں کہیں پیدا مصطفیٰ
من رانی میں کہا پتہ مصطفیٰ
وہی ہستی واحد اور کلمہ مصطفیٰ
ہستی کے سب فزوں میں نکتہ مصطفیٰ

ساقی استدار انتہا مصطفیٰ
کہیں ہے صفات اور کیفیات
اصغر اللہ و رسول حق نے کہا
وہی ہادی انبیا وہی فی مومنا
نہیں فرق عین اولین میں

بنی شامی چنن دین مومنین عاشقان
پڑھ جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ مصطفیٰ

دوسرہ

اسوج اک نگہ کامل پیشوا سے پایا لطف ہزار گونا گوں راتیں
 بیٹھا اٹھدا جاگدا سون لگا کیتا جیال دُرست بھون راتیں
 میرے پیر توں کرن قربان جاناں عیسیٰ موسیٰ تے افلاطون سائیں
 میں قربان ہاں پیر توں جین دینا جینے کلمہ مہیا یا جانوں راتیں

منبر ۹

دم بدم آوے مزا دل کو میخانہ پیر سے
 محو ایسا کر دیا نہ کچھ خبر ہے عنبر کی
 تیں تیرے قربان تیری نظر مست پر غذا
 جو کھٹا یا عشق تڑنے جو دکھایا ہے عجب
 دونو عالم کی حقیقت بائی برکت پیر سے
 خوف کیا ہے عجب کہ جین دین ہے شاہ کا غلام
 بن گیا دیوانہ دل بس زلف کی زنجیر سے
 مست ساقی نے کیا پیما نہ دگر سے
 کر دیا جاناں تونے اک نظر اکیر سے
 ملتا تھا بل گیا دل بل گیا تاثیر سے
 خوف دوزخ کا نہ کچھ ڈر رہ گیا آخر سے
 ہے مرید ہی لَا تَخَفْ یہ میرا دستگیر سے

منبر ۱۰

نگاہ مست ساقی سے دیدار کر لیا
 ساقی تیرے صفین کا میخانہ کھل گیا
 منازعہ کے لئے سجدہ ریز میرا
 لوڑی صورت سیرت کا اتار کر لیا
 اک پل میں داصل کئی کئی بار کر لیا
 محراب کی جگہ قدم یار کر لیا

جناب برکت علی شاہ میں جین دیں کہاں
 دلدار نے ہی آپ کو دلدار کر لیا

مذبح ۱۱

سستی کا خوف بنا دیا مُرشد میں پر رحمت کیتی وَجَّهَ اللَّهُ دَاخِلَهُ اِشَارَةً ظَاهِرًا لِّمَنْ يَّارِ بِسَارًا عَلِيمٌ لَّدُنِّي حَبِيبٌ سَيَّارٌ يَّارُنِي مَسْتَالِستِ نَبَا اَوَّلِ كَثْرَتِ كَرَكِي دَوْرٍ بَعْدَ حَقِيقَتِ نَوْرٍ دَوْرٍ بَرَكَتِ عَلِي شَاهِ بْنِ كَيْ آيَا دِينَ دُنِي كَارَاهِ كُحْبَا	نَقَطَهُ وَهَمُّ اُتْحَادِ يَامُرْشِدِ مَنِيں پَر رَحْمَتِ كَيْتِي اَنْ دَكِيحَا دَكْهَلَا دَا يَامُرْشِدِ مَنِيں پَر رَحْمَتِ كَيْتِي بِيخُو دَمُحِّي نَبَا دَا يَامُرْشِدِ مَنِيں پَر رَحْمَتِ كَيْتِي وَصَدَّتْ مِيں نَهْلَا دَا يَامُرْشِدِ مَنِيں پَر رَحْمَتِ كَيْتِي چُن دِينَ سُنَا دَا يَامُرْشِدِ مَنِيں پَر رَحْمَتِ كَيْتِي
--	--

مذبح ۱۲

ساقی نے محکمہ دل جب آباد کر دیا نگاہِ مستِ ساقی نے بجلی گرا کے اب جس پر نہیں نگاہِ لطف اور کرم سے کی وہی مقبول چن دین اپنے مُرشد کا	ہر دو جہاں کی کار سے آزاد کر دیا معمورہ میری سستی کا برباد کر دیا فرعون بھی شیطان بھی شہاد کر دیا یقین دل سے عہدہ جس بغاوت کر دیا
---	---

مذبح ۱۳

واہ واہ تیرا پاک ہے میخانہ ساقیا وہم باطل دُوری سے دل صاف ہو گیا عیدِ حجِ روزہ منازشرک یا خودی نہ شوقِ جنت اور نہ خوفِ جہنم ہے نہ ذوقِ وصل اور نہ کچھ طلبِ یار ہے احسانِ تیری رحمت کا بھولوں نہ عمر بھر	واہ واہ مے طہور واہ پیانہ ساقیا آبادیِ حُسن ہوا ویرانہ ساقیا دے جامِ بخودمی بنا دیوانہ ساقیا دو عالم سے ہے کر دیا بیگانہ ساقیا جب سے ہوا ہوں آپ کا ستانہ ساقیا اک نظر سے ہے کر دیا حبانانہ ساقیا
---	--

خوابِ شاہِ برکت ہیں چن دین کے مادی
 ادا ہو کیسے آپ کا شکرانہ ساقیا

مثنوی ۱۴

جلوہ گریاں تیری چار سوس ہیں میری
ہوا دل و جاں جبکہ تو ہے میری
تیری دید بس آبرو ہے میری
یہ صورت تیری ہو ہوئے میری
نہ باقی کوئی آرزو ہے میری

ہو گئی عشق حق سے گفتگو میری
دفعہ ہستی پہ دستخط یار کے
مٹا غیر دل سے عیاں ہو گیا تو
تم آئے کچھ ایسے کہ میں نہ رہا
طغیل شاہ جیلان کہاں ہیں کہاں

مثنوی ۱۵

مذہب و اسلام انفرادین و امیاء ترک ہو
کوئی متنازعہ رہے سستی نہ ہو ترک ہو
نماز کلمہ حج روزہ زکوٰۃ ترک ہو
ترک و سب ترک عقیقہ ترک مولا ترک ہو
ہر رنگہ دہی چٹن میں تو کامنشا ترک ہو

عشق میں تب ہو مزہ جب غیر ذرہ ترک ہو
پی پیالہ بخودی سے زائد جاہل نہ ڈر
شوق جنت خوف دوزخ و دجہاں کو ترک ترک
جب عین ہوا عین عابد جستجو پھر ترک ہے
جب کہ تو نے پیر کامل شاہ برکت پالیا

مثنوی ۱۶

ہر مکان علی ہے علی لامکان علی ہے علی
سجودے علی ہے علی ایمان علی ہے علی
ہر مذہب علی ہے علی خاندان علی ہے علی
ناطق علی ہے علی عرفان علی ہے علی
شیر خدا علی ہے قرآن علی ہے علی
کلام علی ہے علی زبان علی ہے علی

ہر رنگ میں تیرا جلوہ ہر شان علی ہے علی
قیامے علی ہے علی رکوع علی ہے علی
فقر علی ہے شاہ مرداں علی ہے علی
عرش علی ہے علی فرش علی ہے علی
منکلت علی ہے مرتضیٰ علی ہے علی
تجربہ علی ہے علی تفریہ علی ہے علی

۱۔ ان اللہ خلق آدم علی صورۃ تھتھق اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔
۲۔ خدایا اول کھدا الاخر کھدا الطاهر کھدا النور

احسان علی ہے علی ہر بیان علی ہے علی

نہیں چین علی ہے علی ہر خانہ علی ہے علی

منبر ۱۸

ساس ساس میرا ساس کہے یا ہری ہری یا ہری ہری
وہ رہے رہے ہم ہے نہ رہے یا ہری ہری یا ہری ہری
جب تنگور کے دربارے ہے یا ہری ہری یا ہری ہری
چقن کیا اب کون رہے یا ہری ہری یا ہری ہری

سمر سمر ہم سمر ہے یا ہری ہری یا ہری ہری
تبیج مالا بھول گئی حب اخد سرتی جاگ پڑی
سمر سمر کے سخت ہوئے نہ رام بلانہ رحیم بلا
برکت علی شاہ میرے سائیں ظاہر باطن ہر ہر تھا میں

منبر ۱۹

پریم نگر کاراہ پیارا گورہ کر پا کا پتھ نیارا
جبکہ پایا اپرا پارا گور کر پا کا پتھ نیارا
وہی وہی سب اک اور کار گور کر پا کا پتھ نیارا
ایسے پو پرتن من دارا گور کر پا کا پتھ نیارا
ہو یا آتما سرد ہمارا گور کر پا کا پتھ نیارا
کیا کہاں اور کیا وچارا گور کر پا کا پتھ نیارا
تھکوا کرو پاک سپارا گور کر پا کا پتھ نیارا
چقن دین میں بلہارا گور کر پا کا پتھ نیارا

گور کر پا کا پتھ نیارا گور کر پا کا پتھ نیارا
دوئی کا نکتہ دور ہوا اخد کا جلوہ نور ہوا
سمن سمن ہو سمن بھی اور سو ہنگ و ہنگ ہو سمن
سب سمن سادھی گئی گواقی جاگ پڑی ہر مہن سرتی
بھینتر گھٹ آپ رنجن اخد کی جد چھ گئی رنگین
امرت ساگر جد میں پتیا پوتھی تھو تھی بھل گئی گیتا
نہ چہ دیکھا گورہ گرنہ اس کا سمن نیارا پتھ
پاک محمد پایا آتم دل میرے دا ہے اوہ حاکم

منبر ۱۹

اتھا بھرم ہوا کیٹا گور و جی واہ گور و جی واہ گور و
جنول دیکھاں واہ واہ واہ گور و جی واہ گور و
برم سنگ دل برم ہوا واہ گور و جی واہ گور و
گھٹ گھٹ آپ رہیا سمد واہ گور و جی واہ گور و

موسے اپنے رنگ زنگا گور و جی واہ گور و جی واہ گور و
آداخت آپ ہری ہر بھینتر گھٹ اندر باہر
پوتھی پڑھدے پانی لوگ کیتی لیندے جا جا جھوک
ہر ہر اندر میاں آتم آد جگا دے پر آتم

وہی چن ہے وہی جا یا وہی اپنی آپ ہے کر یا
کئی سنگور کوں سلک غیر نہ اوتھے کوئی تھوک

وہی درشن وہی داسا واہ گورو جی واہ گورو
چن دین کر اشنا واہ گورو جی واہ گورو

منبر ۲۰

جو گوراں کے کہنے پر سچ جانے گا
روم روم میں رام رنج جانے گا
صادق لوک کی اکو ذات اکو رہت اکو بات
سچا گورو ہو کوئی ہو ہندو ہو یا مسلم ہو
کچا گھڑا یا نی میں ناس ہے پکا پانی کا باس ہے
غلام غوث گور کا بناؤں شاں سلیم پور رنج شہباز خان

چور اسی کے چکر سے سچ جانے گا
چور اسی کے چکر سے سچ جانے گا
جو اسی رمز پر سچ جائیگا چور اسی کے چکر سے سچ جائیگا
جو گورو کا نچا یا سچ جائیگا چور اسی کے چکر سے سچ جائیگا
جو سنگور کے آدہ میں سچ جائیگا چور اسی کے چکر سے سچ جائیگا
جو قدمیں یہ اُنکے جھک جائیگا چور اسی کے چکر سے سچ جائیگا

منبر ۲۱

گور کر پا کا انت نہ کافی گور کر پا کا انت نہ کافی
آدھ سچ جگاد سچ ہے بھی سچ کرتا ہے سچ
شن سنا دھی لا لا تھکے گورو کر پا بن پہنچ نہ سکے
مروں پہلے مر یا کر امر گوراں سر دھریا کر
آپے سنگور آپے چرایا ہرجی وچ حرف نہ میرا
میں قربان گوراں دے جاواں چن دین گھول گھماتا

سچ سناواں سن سے بھائی گور کر پا کا انت نہ کافی
سو جاں سوچ ملے نہ رانی گور کر پا کا انت نہ کافی
آٹھ کئے بھرم جدوں اکھلائی گور کر پا کا انت نہ کافی
تب ہو پریم آنند مسائی گور کر پا کا انت نہ کافی
تیری وحدت تم نے پائی گور کر پا کا انت نہ کافی
پریم نگر کی مہن سدھ آئی گور کر پا کا انت نہ کافی

منبر ۲۲

گور کر پا کا پنتھ نیارا گور کر پا کا پنتھ نیارا
ہندو مسلم جھوٹے لڑوے اصل بات توں مول بھڑوے
ہر ہی ہر پڑھ پڑھ ہارے گور کر پا توں رہے کناہے
سو جھبت سننا اسناد صورت موہن آدھ جگاد

انتر جا میں گھٹ گھٹ شا میں گور کر پا کا پنتھ نیارا
گور کی سیوا مول نہ کر دے گور کر پا کا پنتھ نیارا
بے گور ہو نہ دے ٹھک نجاہے گور کر پا کا پنتھ نیارا
پریم نگر دس ہو سکے شاد گور کر پا کا پنتھ نیارا

سچے گور کی پیریں پنا جھوٹے گور کی دھی کو لینا

چنن دین کا مانو کہت گور کر پا کا پنٹھ سیر

منبر ۲۳

دُنیا خواب خیال میلے ہوں زندگی دے
نہ کر غافل میری میری نہ میں میری نہیں تیری
تینوں وہم چور اسی چکر جھوٹے دے بنا لئے پتھر
پاؤں شد کامل ذاتی تینوں لہجے صرف جفا تی
لکھیا دینج کتاباں ٹھیک پنیم شاہ رب نفس نزدیک
مذہباں اے روئے مردے اصل بات نون لہ پھر دے
دنیا تائیں راہیں پاویں آپ شیطانی کار کماویں
کیوں گور گور و پیر نہ پھر دے اب سر شد کھا غیرت مرد
گور و پیر توں جھوٹا کرد آپ شیطانی ہو یا بد
چنن دین جدوں شویا یا پایا اپنا آپ بنایا

توں پر دسی لال میلے ہوں زندگی دے
تیرے سنگ نہ جانا مال میلے ہوں زندگی دے
تیرے گھر میں نور جہاں میلے ہوں زندگی دے
مویاں باجہ لے نہ دیاں میلے ہوں زندگی دے
چھٹ میں قال تے میں طال میلے ہوں زندگی دے
تینوں دت سبیاں نال میلے ہوں زندگی دے
جہڑا دیو اجل حلال میلے ہوں زندگی دے
تیری ہو دے کار حلال میلے ہوں زندگی دے
کر کے توبہ جلدی بھال میلے ہوں زندگی دے
برکت علی محمد آل میلے ہوں زندگی دے

منبر ۲۴

گور کر پا کا پنٹھ سیر اچت میں سنتا چھتیاں
اک چین میں گور نے دیا کشتی پھر جیوں آئی سرتی رہ
گور ایک تے رنگا نیک ہری سر رنگ میں ہر جیوں کر
سجھی وہم چور اسی چکر ہے جب تنگور کے ہم ہیں ہے
کہیں بھیت پر کشت نزل تیر تھ اند سرتی کہیں جا ٹھہرے
سجھی جت ست تپ نت اپنا سجھی حد اُخذد جھٹ اپنا
جاگرت سمن سکوت تریا بھجن بری کا جنے کریا
چھوٹا مال کا سہنا ذال سجھی دیا گور نے برفہ حال رہی

جیوں جیوں چتریں تیں تیں اُچلے عجیب شامیناں
سب ادھنگ سوہنگ گور دیا جدر گ پر عم نگر سناں
سمر سمر نمرن سپرے نارائن ہرے نار بھیناں
کہیں جب اور جا پا دو زمر کے کھی جاگرتے کھی سو سناں
کہیں اوہ ٹھہرے کہیں ایہ ٹھہرے سجھی گور ٹکھ لیل جاناں
سجھی اُخت دُشت دُشت ہو جدر گور بانی بھیا نیاں
کہیں سندر رچھ پڑے کہیں پاپ نہ پن نہ بھگیناں
اوہ بھگیناں ایہ ہر گیناں اوہ رنگیناں ایہ سر گیناں

گور برکت علی کے مرنے پر دیکھ جتن دین سن سادھو | اکی بجو جلیا ملا گور جلیا کرو شراب سے ترک تیں دنیاں

مذہب ۲۵

ہر میں ہر سہار مہیا اپنے پریم دچہ
 کتے لامکان مولہ کتے وجہ اللہ ہے
 کتے مومنین کتے ارثی کا شہر ہے
 کتے بت خانہ کتے کعبہ کی شان ہے
 کتے تمکین مورتی ہو جلدہ و کعبہ گیبہ
 کہاں چنن وین دہی ہے درنہ جان میں

بو خد میں دریا رہا اپنے پریم دچہ
 کتے گھٹیں دس دسار مہیا اپنے پریم دچہ
 کتے تن من پھوک جلا رہیا اپنے پریم دچہ
 کتے من رانی کہہ رہیا اپنے پریم دچہ
 کتے مومج بن دریا رہا اپنے پریم دچہ
 کتے درشن اپنا پار رہیا اپنے پریم دچہ

مذہب ۲۶

اعتقا پامیں دل پیرا بن دیکھے نہ چنن رُخوں
 الیاست الست بنا دیں دین دنی دی خبر جلا دیں
 ددعا لم نول صدقے کرے اک پل دی خاری تول
 لوح کر سی نول دار کتھاں سب دار کتھاں میں جن انان
 پیر پیغمبر صدقے تیرے بیتہ اللہ نول دار کتھاں
 پل پل اندر لکھ لکھ داری چنن دنیا گھول گھسا

جلدی بھر دے جام وصل عاشق جلوہ لین رُخوں
 جندوں دیکھاں تو ہی تو ہے سب جگ تیرا عین رُخوں
 میں تو والد ہم اکتے پیر ایک ہی جلوہ بین رُخوں
 سورج چند پیا توں دارل گھول گتھاں دین رین رُخوں
 کعبہ قبلہ قدماں اتوں دار کتھاں کو بین رُخوں
 تن من داراں ملیم اتوں جلوہ نور عین رُخوں

مذہب ۲۷

پیر شگور دا توں پل او من میریا
 تیرا دھن قدیمی دور آخر جا ہو مجھور
 ادہ آدے تے تو جاد میں تو میں ملادہ ہے
 تیرا جھل دیوید اس اہمیت گواں چنن گیس

تیری ہو دسے دیکھ تسلی اد من میریا
 مہن لست نے گور ان دا غلہ اد من میریا
 تیرا گندہ مستہر محلہ اد من میریا
 توں پچھتا دیں رو د کلا اد من میریا

توں کرے درس تجھے اوسن میریا
گور سودا نقد سودا ادے من میریا
تو جیسے بری ہر اللہ اوسن میریا
تیرا احمد پیر ملے اوسن میریا

جنگو دشتن ہو یا اتانکو درشن ہو سی ات
ندایوں پار بجن داتما نہ کیے توں خردی جانا
جہدنی دنیا جہدنا دعوے ات ہو گئیں پختا دا
برکت علی شاہ برکت کرنی مین دین تیں جہنم

۲۸

کریں کرم شاہا میں تیرا گدا سُن عاجز دی فریاد میری
میں پر خطا کا فی تیری عطا سُن عاجز دی فریاد میری
بیمو د میں ریاں کو لطف نگاہ سُن عاجز دی فریاد میری
چنن تیرا گدا سپد سُن عاجز دی فریاد میری

یا غوث لا اعظم بہر خدا سُن عاجز دی فریاد میری
گو میریا ہاں تقصیراں دا پردا سُن ہے ہمت میراں دا
میں دسد اپاں سُن گن کر کے دیو میں جام وصلدا بھر بھر کے
میں طالب برکت ساقی دا جس بکرم گوا یا باقی را

Dilawar qadry

بارہ ماہ

ماہی آدے تے پار لنگھا دے کنڈھے اُتے میں کھڑیاں
 میر جھڑی ساتی جام دے چلے رخت کفر اسلام دے
 پل فردی فرق نہ چین دے مورے پی بن رو دن چین دے
 مینوں مار شح تیرا چا دے پاواں ادلیاں گنگ اڈا دے
 اک عرض اپریل قبول دے رہے ہر دم وصل وصل دے
 مینوں مئی خرازا نہ مار دے بے پرواہیاں دالیاں دے
 چڑھیا جون ہویاں بے جون دے تیر ملک دے گونا گون دے
 چڑھیا چڑھ دے چند جولاں تیرے باجھ اُداس ہاں ماہیا
 تینوں مرد مناواں اگت دے میرا بیس یاد الٹ دے
 اسے باوہا حال دس دے لال دس ستمبر دس دے
 لائی اک اکتوبر منور دی سوری مستی کبر غرور دی
 صدقہ پختن پاک شہباز وابرکت علی نو مہر ناز دا
 دسمبر میرے ساتی جناب دی مین دین نہ طلب شہر دی

میرا غم دلیکری جادے کنڈھے اُتے میں کھڑیاں
 موہے جگ جگ آکھر تمام دے کنڈھے... کھڑیاں
 بن دیکھے درس نہ چین دے کنڈھے... کھڑیاں
 تیرا تگری نہ تھکاں راہ دے کنڈھے... کھڑیاں
 میرے پاس نہ فیس فصول دے کنڈھے... کھڑیاں
 کراں سندھ ہزاراں دار دے کنڈھے... کھڑیاں
 بحرین رنے آہ خون دے کنڈھے... کھڑیاں
 میرے پاس نہ پاس ملا دیا کنڈھے... کھڑیاں
 ساڈے پاس نہ راشن رست دے کنڈھے... کھڑیاں
 میرا تن من لیا توں کھس دے کنڈھے... کھڑیاں
 دیکھیں حالت آجھور دی کنڈھے اُتے... کھڑیاں
 غوث پاک ملاج چار دال کنڈھے... کھڑیاں
 پرستہ سورۃ ام الکتاب دی کنڈھے اُتے میں کھڑیاں

بارہ ماہ

چیت

چمکیا دین واجتہ اصلی جد ہر دیکھیا نور محمدی سے
 حالت وجہ مطلوب دے غم ہویا کو اک ظہور محمدی ہے
 الے منشوا توں تریاں جایی جے دتا ظہور محمدی ہے
 مستی اک پانی ہوا دور کر کے مین دین ظہور محمدی ہے

بسا کہ

وہم و انہی وہیہ ڈوب بیڑا بھو ڈاک اثبات محمدی ہے
عالی فاضلی قادری راہ سید معاویہ طریقہ نجات محمدی ہے
ویل گیا جو گذریا آدن والا جو موجود سلواۃ محمدی ہے
چنن دین کرد و در سب دہم دلدار آباہین یہ بات محمدی ہے
جلوہ جو غرش تے فرش سارا عین بعین محمدی ہے
اول آخر و ظاہر تے عین باطن ضرورت معنی کین محمدی ہے
حاضر ناظر تے دہم دم و سدا روم روم تعین محمدی ہے
یتیموں خوف کس گل داچن دنیا تیرا والی حین محمدی ہے
ہوش حواس ذل قائم کر کے ذرا اکھیاں کھول محمدی ہے
بے کرد لیاں اکھیاں دی خبر نائیں بھائی عشق نول لول محمدی ہے
کر ذنا بعداری بی جام کوثر حاضر ناظر تے کول محمدی ہے
یتیموں خوف کس گل داچن دنیا حق حق تول بول محمدی ہے
سمجھ یار تے یتیموں درد دساں جیکر عشق ہدایت محمدی ہے
لیکھ کلمہ بے شوق نجات یتیموں ملے ہر ولایت محمدی ہے
نکتہ تبار کیا سمجھ پہلے لازم سند روایت محمدی ہے
یتیموں خوف کس گل داچن دنیا تیرے یاس غایت محمدی ہے
بہادر دل بہرہ کی دار دے بھنی ہے دھونڈ ملو طریق محمدی ہے
برکت علی شاہ قادری فاضلی ہے بے شرط سعلی محمدی ہے
اسدے وہیہ لدلی ولایت سارا علی المرتضیٰ جبہ محمدی ہے
خودی اپنی دور کر میں دنیا باقی ہے بجلی انجمن محمدی ہے
اصل دی گل اک ہو درد ساں عشق پستوا پاس محمدی ہے
من برائی تے مکہ دی گل ساری کلمہ عام تے فاضل محمدی ہے
جس نے دیکھا رسول اس نے حق دیکھا افضل بی نشان محمدی ہے

جلیط

ہار

ساون

بھاوول

اسوج

اطيعوا الله واطيعوا الرسول سمجھ چکن دین میں واس محمدی ہے
 کون ہیں تو درسیان ہو یا دنی دود کر سگ محمدی ہے
 یقینوں بیری جدائی داد ہم تالالکھی دسد ایک محمدی ہے
 برکت علی شاہ دتا ہے جام کوثر جھل غنق دی آگ محمدی ہے
 در دالنس نہ جائیں تو پین دنیا سن دالا الگ محمدی ہے
 من تو اک محبوب ہادی جہر داد سد اراہ محمدی ہے
 جس لڑی کفر اسلام دی خبر نائیں کیتا مناع محمدی ہے
 غیر غیر سمجھو حق حق سمجھو رفع غیر بقا محمدی ہے
 پی راہ نجات ہے چین دینا جلوہ خاص خدا محمدی ہے -
 پریم دے دچہ تو کھو ہو جائے اقل اسرار محمدی ہے
 بڑی یہی کرامت جے غیر بادے باقی دیدار محمدی ہے
 صم بکیم پیارے داواڈ کہندے غیر دن راز کنار محمدی ہے
 اہل شوق نہ مڑے کوئی چین دیتا دیو ہو کا پکار محمدی ہے
 من توں شرع پیغمبری توں سوما دست خریہ محمدی ہے
 چینوں کہہ دے جان دی بڑی چینی باجو عشق نہ دید محمدی ہے
 باجوں شرع دے کم خراب تیرے شرع خاص توحید محمدی ہے
 غیر شرع نہ ہو دین توں چین دینا مسئلہ پکا تاکید محمدی ہے
 فکر دا دم سب دور ہو یا پایا پاک سلطان محمدی ہے
 داہ داہ عشق دا محکمہ پاک یار د بندہ بندہ انسان محمدی ہے
 برکت علی شاہ پیشوا جدوں پایا علیا قدوں عرفان محمدی ہے
 قینوں خوف کس کی دا چین دینا تیرا معانی جیلان محمدی ہے
 چکیا دین دا چہرہ باہن بڑی سرمن اسی علیا طیب راقی
 دن چھید دا لہر اتنا فتنوں سی چہا یار اول نصیب راقی

کک

مکھر

پوہ

ماکھ

چکن

چیت

آباد ستادور نہ جاسا تیں لکیں کہیا عجیب جیب را تیں
 مین دین محمد مالک استاد بخشنے عالم دونوں غیب را تیں
 دہ دہ اصل دہ دہ یہ آن ہو یاد دل ٹہیاں دیہو یا جوڑ را تیں
 حضرت عشق نے ان مقام کتار ہی کئے گل دی لڑ را تیں
 لہذا حرم طیب مرین تائیں پیار من پرانی نوں موڑ را تیں
 مین دین محمد دہ دہ ہو یاد دل تہا ہو یا حجاب سب چھوڑ را تیں
 جگ سب چلیا طرف میرا ہو یا طواف دل ترست را تیں
 سیدھا راہ قلوب المؤمنین والاسنی پیشوا توں ہے گفت را تیں
 محمد دین اسلام تے بہت خانہ ملی اہل منجانیوں سرست را تیں
 کرد خوشی مین بھانودی مین دینا مسئلہ عین ہو گیا ورست را تیں
 ہو یا اول رکوع دیدار عینوں نیتی عشق دی جد دل نماز را تیں
 کیتا دھنویں خاتے دے حوض وچوں پایا مسئلہ برحق نجات را تیں
 گلہ را کہو تکبیر دے کیتا میں ہو یا داخل دہ دہ جماعت را تیں
 مین دین یہ نور سب پیشوا کی ہے ان کھو دے دہ مین بات را تیں
 ساقیا فکر ہزار ہزار چہرہ پر عصیا میں کلمہ شریف را تیں
 کہی انا احمد بل مہم کہیا آیا سمجھ دے وہ دہ دہ دہ را تیں
 بیع حق رسول دا دین پکارا معوسنوتے سہو دہ تعریف را تیں
 سیدھا راہ قلوب دا مین دینا برکت شہوہ سہیا یا لطیف را تیں
 بزم کی داروہن بھی کیتا پیشوا نے سودا روک را تیں
 داروہ عشق نجات نہ کئے لہذا پاون جلیاں بھکے روک را تیں
 ایسے پیشوا توں قربان جاییں رہا غیر ^{۱۱۱} شوق را تیں
 خوشیاں ہو یا اہل ہزار ہا مین دینا آنی جد دل بزم دی جھوک را تیں
 اک نگاہ کامل پیشوا نے پایا لطف ہزار گونا گوں را تیں

لساکھ

چلیٹ

ہاڑ

سادن

بھادول

اسوج

بیٹھا اٹھدا تر داسوں لگا کریں خیال درست بطون راتیں
 میرے پیر توں کرنا قربان جاناں عینے موعے تے افلاطون راتیں
 میں قربان ہاں پیر توں چن دینا جسے کلمہ بنایا جائون راتیں
 کتک۔ سوکھ کھاندے درد دالی گئی ہو منظور قبول راتیں
 گکیاں گذر مصیبتاں سہم آتے کیے نوں یاد نہ مول راتیں
 دوارے رتبے جہاں نوں دروڑن عورت پاک دے موعے مقبول ہیں
 ہر فضل داو گیا چن دینا رو ہر کھرے سب نوکھ تے سول راتیں
 من مرشد کامل چپا کوئی کریں کار سپرد متام راتیں
 باہر وں مریٹ اکھیں اندر پاجھاتی تینوں نظر آو جلیوہ عام راتیں
 ساقی پیر مٹاں وچہ بھونڈری دے جہنے عشق الادتا جام راتیں
 طالب وچہ مطلوب دے غم ہو یا آیا چن دین آرام راتیں
 بکھڑا من کامل پیشوا دا کار و بار سپرد کر مال راتیں
 کریں عرش عظیم داسیر جا کے اڈ جا طالب میشوانال راتیں
 پھر دوہاں جہانناں دا نگر چھو دے خشر قبر نوں چھو پھر حال راتیں
 کرد پیر دی پیر دی چن دینا میرے اوڑوی وچ خیال راتیں
 محو شراب جاں پیتی میں نے ہر دم ڈھٹا احمد بابا بھیم راتیں
 جہوں پڑھی مناز حضور صفا خیر گیارہ اور واورج راتیں
 زہد جنت تے خوراں دا چھڑیا میں پایا برکت علی شاہ حکیم راتیں
 مرشد اتوں قربان میں چن دینا لیکے حارث و تاقیم راتیں
 پھری بہار گیارہ خزاں موسم کلیتا احسان بے حساب راتیں
 منہ مجھے ستھ کوڑ لکھتے سارے باقی بھلی خیال تے خواب انیں
 پایا برکت عسلی شاہ پیر سچا جتوں لغمتاں پایاں کل راتیں
 ہر کیا کہ جیہ تو چن دینا باغ بلخ دل ہو یا محل راتیں

گکھر

پوہ

ماگھ

چنگن

سہی سرفی

الف۔ اللہ دے واسطے کرم کرتوں میراں آن کے پیر بغداد والے
 صدقہ علیٰ رسول و افضل کرتوں میراں آن کے پیر بغداد والے
 سچا پیر ہمیں عقیدہ کشائی کرتوں میراں آن کے پیر بغداد والے
 چٹن دین دی مشکل حل کرتوں میراں آن کے پیر بغداد والے
ب۔ بوہر شتاب دیکھیں حال میرا میراں پہنچ توں پیر بغداد والے
 مشکل بنی دے وقت سوال میرا میراں پہنچ توں پیر بغداد والے
 دیکھیں دکھ تکلیف محال میرا میراں پہنچ توں پیر بغداد والے
 چٹن دین کو بخش وصال میرا میراں پہنچ توں پیر بغداد والے
ت۔ تدھ اگے واسطہ رب پاواں سنی واسطہ پیر بغداد والے
 میراں کریں مقصود حل سب میرا سنی واسطہ پیر بغداد والے
 صدقہ نبی رسول عرب دا اے سنی واسطہ پیر بغداد والے
 چٹن دین تے کرم کر جھبے جی سنی واسطہ پیر بغداد والے
ث۔ خابقی نال پھرے وامن جیہڑا سنی کوک تو پیر بغداد والے
 دیکھیں ہاتھ نہ وین وچ پئی بیر سنی کوک تو پیر بغداد والے
 تیرے ملیاں مکداکل جیہڑا سنی کوک تو پیر بغداد والے
 چٹن دین داتیں بن ہو رکیہڑا سنی کوک تو پیر بغداد والے
جیم۔ جاو بغداد توں جا آکھیں سنی دیکھڑا پیر بغداد والے
 میری عزم با د صبا لے جاویں دس دیکھڑے عشق فساد والے
 میری جیسے میری سدا آکھیں دیکھیں دیکھڑے پیر بغداد والے
 قینوں یاد کروا چٹن دین آکھیں دیکھیں دیکھڑے پیر بغداد والے
ح۔ حد آپرے آئی ہو مشکل میراں پہنچ توں پیر بغداد والے

میری زندگی و بیچ عذاب آئی میرا پہنچ توں پر بغداد والے
 میرے سرتے گھڑی خراب آئی میرا پہنچ توں پر بغداد والے
 مشکل بنی سرحد سرکار آ کے میرا پہنچ توں پر بغداد والے
 خادم دی سٹو پکار آ کے میرا پہنچ کے پر بغداد والے
 چنن دین دی چٹھی جناب آئی میرا پہنچ توں پر بغداد والے
 صدقہ بنی داکریں توں پار آ کے میرا پہنچ کے پر بغداد والے
 چنن دین دی بھوسا آ کے میرا پہنچ کے پر بغداد والے
 دسین توں چٹھے پیر تائیں سنی عرض توں پر بغداد والے
 نال عجز و سلام و سنگیر تائیں سنی عرض توں پر بغداد والے
 بنی خادم تے بھیڑ توں جا آکھیں سنی عرض توں پر بغداد والے
 چنن دین دی مدح آخر تائیں سنی عرض توں پر بغداد والے
 ذوق دے نال فریا د کرنی اگے جائیکے پر بغداد والے
 تکیوں قتم ہے چٹھے یاد کرنی اگے جائیکے پر بغداد والے
 کہیں پر توں سیدی امداد کرنی اگے جائیکے پر بغداد والے
 چنن دین دی عرض بغداد کرنی اگے جائیکے پر بغداد والے
 رب نے راہیر بنایا تینوں دتا مرتبہ پر بغداد والے
 علی بنی بنچین داسایہ تینوں دتا مرتبہ پر بغداد والے
 عرض فرش لوح گرسی دکھلایا تینوں دتا مرتبہ پر بغداد والے
 چنن دین مین سیس مہکا یا تینوں دتا مرتبہ پر بغداد والے
 زندہ رسول وادین کیتا دوجی وار پھیر پر بغداد والے
 شیخ صنعان توں باتلقین کیتا دوجی وار پھیر پر بغداد والے
 محکم پکڑ پورست یقین کیتا دوجی وار پھیر پر بغداد والے
 چنن دین نے فضل امین کیتا دوجی وار پھیر پر بغداد والے

خے -

وال -

قال -

رے -

زے -

س۔

سُن فریاد محبوب میرے میراں آن کے پیر بغداد والے
 کریں مدح منظور مطلوب میری میراں آنکے پیر بغداد والے
 عرفی و بیج و رباردے خوب میری میراں آنکے پیر بغداد والے
 جتن دین مدح اہل حب میری میراں آن کے پیر بغداد والے
 شور کراں کوکاں مار دل بھتیں مجھ سے بوہڑ توں پیر بغداد والے
 سنی واسطہ میراں سرکار دل بھتیں مجھ سے بوہڑ توں پیر بغداد والے
 تیرے باہجہ نہ سنے پکار دل بھتیں مجھ سے بوہڑ توں پیر بغداد والے
 جتن دین دی سیوا دربار دل بھتیں مجھ سے بوہڑ توں پیر بغداد والے

ش

صواو۔ صد ہزار آواز دیواں سنیں کوک توں پیر بغداد والے
 تیرے باہجہ نہ سنے کوئی دین میراں سنی کوک توں پیر بغداد والے
 صدقہ سن لو حسن حسین میراں سنی کوک توں پیر بغداد والے
 جتن دین دے رو دندڑے دین میراں سنی کوک توں پیر بغداد والے
 ضرور فریاد منظور کر توں صدقہ بنی دا پیر بغداد والے

میرے دشمنان توں سیتھوں دُور کر توں صدقہ بنی دا پیر بغداد والے
 رقی نور دی باطن فہور کر توں صدقہ بنی دا پیر بغداد والے
 جتن دین تے مفصل حضور کر توں صدقہ بنی دا پیر بغداد والے

طوے۔ طرف تیری آیا چل کے میں پھڑیں باہنوں توں پیر بغداد والے
 تیرے دامن لگا چھو تعلقے میں پھڑیں باہنوں توں پیر بغداد والے
 دیکھیں منہ نہ دچہ جگہ میں پھڑیں باہنوں توں پیر بغداد والے
 جتن دین بن تیرے گھڑی پل کے میں پھڑیں باہنوں توں پیر بغداد والے

طوے۔ ظاہر اور باطن کے پیشوا میں غوث الاعظم پیر بغداد والے
 حاکم حکماں کے حامی در خواہان غوث الاعظم پیر بغداد والے
 ساقی کو ذرے ثانی مصطفیٰ میں غوث الاعظم پیر بغداد والے
 جتن دین کے ہادی اور رہنما میں غوث الاعظم پیر بغداد والے

عین -

عرض قبول قبول ہووے اللہ واسطے پیر بغداد والے
صدقہ یاراں دامدج مقبول ہووے اللہ واسطے پیر بغداد والے
میرے دل دی خواہش حصول ہووے اللہ واسطے پیر بغداد والے
چنن دین تے صدقہ رسول ہووے اللہ واسطے پیر بغداد والے

عین -

غوث الاعظم پیر ضامن کدی آؤنا پیر بغداد والے
صدقہ بنی رسول امیر ضامن کدی آؤنا پیر بغداد والے
میرے عیب بے حد تقصیر ضامن کدی آؤنا پیر بغداد والے
چنن دین دی مدح دستگیر ضامن کدی آؤنا پیر بغداد والے
فضل دی انت امید معین میرا آئے نہ پیر بغداد والے

ف -

پھر اگھت بہاراں تے دید مینوں میرا آئے نہ پیر بغداد والے
سافوں بھیج پر دس بھلے شاید مینوں میرا آئے نہ پیر بغداد والے
چنن دین محمد بن قید مینوں میرا آئے نہ پیر بغداد والے
قدم مراد لیا دساریاں دے ہادی کل دے پیر بغداد والے

قاف -

محرم ہجرت سندے قوی تاریاں دے ہادی کل دے پیر بغداد والے
ہفضل اکمل انور والی ساریاں دے ہادی کل دے پیر بغداد والے
چنن دین مالک طہاریاں دے ہادی کل دے پیر بغداد والے
کر ضامن حاجی دی پاک میراں صدقہ بنی دا پیر بغداد والے
تیری تابع لوح افلاک میراں صدقہ بنی دا پیر بغداد والے

کاف -

نیرا عالی احوال عناک میراں صدقہ بنی دا پیر بغداد والے
چنن دین عاصی لولاک میراں صدقہ بنی دا پیر بغداد والے
لب لباب رسول دے ہیں قادر اللہ کے پیر بغداد والے
فیض علی کے نور بتوں کے میں قادر اللہ کے پیر بغداد والے
مگر حسن حسین مقبول کے ہیں قادر اللہ کے پیر بغداد والے

لام -

چنن دین حکیم درد رسول کے ہیں قادر اللہ کے پیر بغداد والے
من فریاد سلطان میرا بیڑا شہ و تنج پیر بغداد والے
کل اویاں تے افضل شان میرا بیڑا شہ و تنج پیر بغداد والے
مکمل کریں کشا آب ن میراں بیڑا شہ و تنج پیر بغداد والے
چنن دین دی کوک سن آن میراں بیڑا شہ و تنج پیر بغداد والے

میم -

نورین - نئی کلیفت تہ مرض نیاسن کوک تو پیر بغداد والے
میری عرض نئی دیویں جام نیاسن کوک توں پیر بغداد والے
میوں سفر نیانا لے عرض نیاسن کوک توں پیر بغداد والے
چتن دین اس عشق وافر ض نیاسن کوک توں پیر بغداد والے
واسطہ رہدا ہاوناں ہاں صدقہ نبی دا پیر بغداد والے

پیر سنے نہ سنے سناوناں ہاں صدقہ نبی دا پیر بغداد والے
در تیرے واسگ کہاوناں ہاں صدقہ نبی دا پیر بغداد والے
چتن دین کرم تیرا چاہوناں ہاں صدقہ نبی دا پیر بغداد والے
ہور فریاد دی جگہ ناہیں باہجوں عبد اللہ پیر بغداد والے

میں عاجز دا کوئی رہنا ناہیں باہجوں عبد اللہ پیر بغداد والے
کھتے جا کوکھن کوئی چاہناہیں باہجوں عبد اللہ پیر بغداد والے
چتن دین دا کوئی درد خواہ ناہیں باہجوں عبد اللہ پیر بغداد والے
لاج تینوں تیرے بندیاں دی بوہڑی سید پیر بغداد والے
پیر اکو کسین چنگے منڈیاں دی بوہڑی سید پیر بغداد والے
تینوں شرف ہے قدرتی دھندیاں دی بوہڑی سید پیر بغداد والے
چتن دین فریاد ہے گندیاں دی بوہڑی سید پیر بغداد والے

آپیرا پیرا پیرا اوکھے وقت یا پیرا پیرا اوکھے وقت
میری شکلاں کریں کشا پیرا اوکھے وقت یا پیرا پیرا اوکھے وقت
امت لاج تینوں تیرے بندیاں دی بوہڑی سید پیر بغداد والے
چتن دین غناک ہے یا پیرا اوکھے وقت یا پیرا اوکھے وقت
یار و ہمت کی یادری ہیں پائے پستوا پیر بغداد والے
افضل توفی طریقہ ہم فتادری ہیں پائے پستوا پیر بغداد والے
سید برکت علی شاہ راہبر ہیں پائے پستوا پیر بغداد والے

چتن دین محمد گھر مساعری میں پائے پیشوا پیر بغداد والے

اُور

اونکار ہری بچان جس دانا میں نام نشان جب تو سو جیس گورو گیان چتن گیارہ مہا بھگوان

آر

آپ ہری نے یار دانا آپ دکھایا ہے پر گھٹ ہو یا آن بندے دینج کھیا کھیل بنایا ہے
ستگور وچہ وکیل بنا کے حسن جمال دکھایا ہے چتن دین پریمی جان جو کجہ گور تھب یا ہے

ایڑی

عشق الٹو جنوں مہیتی آن لگدا ہے دہم تکتے وسواسا سداے اندروں تھکدا ہے
کوئی مکہ کوئی گنگا اٹا پنتھ جگدا ہے کرا نشان چتن دین امرت ساگر وگدا ہے

ستا

سمرن مہیتی کرے جو ستگور فرما دے رے دل وچہ کوئی دہم نہ آوے چم میں نال لاسے
چتے ستگور پھیری پاوے دہم نہ اوچے آوے چتن دین پتے گور بن کب اس ریز کو پاوے رے

ھاھا

ہر ہر حب رے پیارے پاویں ذالیتہ مکتی کا کام کردو وہ موہ لوبہ ترکیں بلے خزانہ بھگتی کا
گور میں رچیا چیا وہی جو کوئی تارک مہتی کا چتن دین خوشدل ہو یا پنی پیالہ مہتی کا

کھا

کہن سنن میں ناہیں خفیہ بھیت ہری داجی پاؤ ستگور نقدی سودا پورن بھیت تری داجی
آداناں بھیت ہری پر گھٹ دپہ تری داجی چتن دین پتے گور بن راہ شیطان مری داجی

کھکھا

نرمی ستا چھوڑے تاہیں داس لہا دیں گا نہیں تاں رام خودی دپہ بھیں کے جنم امول اوٹیا
مہراہ سندر جنم واہ داہ جب توں گھول گھرا دیں گا پھر توں چتن دین پیارے پتہ سنت لہا دیں گا

گرگا

سنگور بلیا پھانسی کٹی بہن میں کون سداوے سے
چتن دین سنگور باجوں درشن کون کرے سے

گور بن برکت علی کے اخذ کون پہنچاوے سے
چھبدا موکد ہی جانے جس نوں گور کھاوے سے

کھنگا

جاں میں جاگاں ناے جاگے دیکھاں نہ دا پھردا اٹھ
چتن دین کی باتیں سچی پیارے اپنے گورتوں پچھو

کھرس دتے زرخن روپ کھاوے کچھ کا کچھ
اد سنگ سوہنگ کچھ نہ زردا اود حریدہ گور کا مکھ

کھنگا

جسوں تاہنگ گوردی ہوئے سنگور اود ہر علی جی
چتن دین پریمی ہو کے یگڑ گوراندے پلے جی

گور گواندی کرپا داہ داہ بھاگ سوتے جی
جو کٹھا پریم گوراں داکتے نہ جاوے ہلے جی

چچا

جس نوں بھیت پرگھٹ دہی دہی ناں دہنوں حیران کریں
تیرا تیں توں چتن دینا ہے دل جان قربان کریں

چپ کریں ائے سندا اخذ سنن میں دھیان کریں
سنگور پون کامل باجوں کیوں دوست شیطان کریں

چھتھا

ایسے گورتوں میں بلہاری مرب جانیں جہاں کریں
جاویں اخذ چتن دینا کھاہ مردار تک حلال کریں

بھن میں سنگور جس نوں پورا نوہال کرے
اپنے آپ درشن نزل سمد دین دیال کرے

چچا

بھیت پرگھٹ آپے آپ دشت کہاڑے ڈگرے
چتن دینا برکت علی شاہ دیوا اندر مند ہے

جدا نہ ہر جی تینھوں بالکل تیرے اندر ہے
ایسے گورتوں بل بل جاناں یتیم ہر اسندر ہے

چھتھا

گور کا کہنا میر پر مہنا ہے نہ کام کرودھ اور بوم
امرت پیا کے چتن دینا سستی دے وچہ ہو کے سو

جہوئی مکھ نہ پکڑیں اصلی پیاسے گیانی ہو
گور گیانی پورا ہو کے اپنی ہستی دیویں کھو

چھتھا

گور کامل کے سرفی پے جاکیوں پھردا ویرانی میں

انگن کریں پوتہ کیوں بھیٹا حیرانی میں

انہ کی چھڈ پوڑی ڈنگر دوڑیں راہ شیطانی میں
چتن دین گورتوں پائی لغت گل ایسانی میں

شینکا

شکین عشق سناں لگیں غب بہاراں جی
جس تن لگیں سوتن جانے غیر نہ خبر ساراں جی
زگن سرگن یتیم اتوں گھول گھٹاں تے داراں جی
پوہتی پوہتی چتن دینا گیلی کرن وچاراں جی

کھٹھا

مٹو کر باہجہ پریم نہ ملدا نہیں پیارا ہے
نیں بلہاری لپنے گورتوں وڈنی دوکنا رہے
دل وچہ غنچہ کھلیا کیوں پھر دا آوارہ ہے
چتن دین جد شوہ پایا کھلا بھیت سارا ہے

ڈوڑا

جوب پریم مستدرجے مطلب نوں پانا ہے
دو جگ دا وسواس نہ کرنا ہستی سے اٹھ جاتا ہے
جاگرت سنین سکویت تر یا بھجن ہری کا گانا ہے
چتن دین اسی کو سو جھے جس نے پیا پیمانہ ہے

وڈھا

ڈھونڈ دست گور سچار کھے جو من ڈولن توں
جے توں مکتی پاویں بیا سے مٹ جا غیر نوں من توں
گدہ گندی کار نہ چھوے کاگ نہ وٹا پھولن توں
تن درجہ ہے کلمہ اندر چتن میں بند کھولن توں

منٹا

نرنگاری سب سے بات نرالی ہے
ترکشی کا بھجن کریں تاں سننا پھر والی ہے
کیا دقت ہاتھ نہ آوے بیت کیا جو تالی ہے
چتن دین مذہب ملتھوں پرے پریم جمالی ہے

تنتا

لقیا بیت کردا بھگت کردا بھگتی لوں
نام زبجن بھل گیا سب آگ لگے اس بستی لوں
اکھیں کڈھ دے اتو پرگٹ کروستی لوں
چتن دینا بھل نہ جائیں یاد رکھیں ہستی لوں

مختوقت

جہر میں تھوک مٹا وچھن میں ہگور کے چرمن لگ
چھدا موک پڑھ پریمی کام کرو دھ کر لگ
فور نہیں وچہ گھرے تیرے کوں آویں ہونہ مرینا لگ
تور تھن نہ چن دینا اپنے گور دے کہنے لگ

دوا

بھیت پر گھٹ ہر جی جیسے چکڑ پر وہ انگن دا
واہ گور و جب چن دنیا کرا نشان رنگن دا

دُئی وُور کرد سب دیکھو رُدیپ زبَن دا
رام رتن بھل گیا ہیرہ دُرکت درنگن دا

دھدا

سنت مرے انت جیسا سنت کدوں مر جادو سے
چن دنیا وہی جانے جنوں گور راہ پاوت ہے

دھیان لکاؤ سا دھو گور رکھ ہر جی آوت ہے
بے گورنوں دُر ہر دا لو کو پو پھتی حکم سناوت ہے

نا نراں

گور کے چوئیں لگ پیارے اصلی ہو پابند ہری
چن دین برکت علی شوہ آئند ہری آئند ہری

نام زبَن پیار اکر مورکھ پا سند ہری
اکھ بندے جب ہری بے ندر ہری بے ندر ہری

پیا

جیدے پڑھیاں معراج نامیں ایسی پڑھ نماز نامیں
چن دین حسین میر دیتا اس توں وڈی نیاد نہیں

پریم بن گور نہ ملد اگیان گور توں باہج نہیں
ایلیس پڑھیاں اکھ ہزاراں میں میں مخفی راز نہیں

بھیتھا

چن کا وہم دور کرد گور ور جے تینوں عین و توں
چن دین دو عالم صدقے وار گھتاں کوئیں توں

پھر دامن لگ چوئیں گور دے امرتوں نارائین و توں
جو فرما دے سو لو کر دو موڑو نہ منہ عین و توں

پیا

گور توں باہج عقل نہ آدے عقلوں باہج گدھائی ہے
چن دین خودی جاوے باقی پھر خُدا ہی ہے

برن گیسائی ہوو وڈی عقل دانائی ہے
سمجھ کا کوئی سمجھن ہارا نہیں پھر لعنت آئی ہے

بھیا

جتنے کتھے گور کی بانی او تھوں جسا ندا ہارکت
چن دین جت لے ورنیا بن کے اکے ربارکت

بھونڈو جم پیا ہے عقل دُنیا و امر و ارکت
لندیاں لچیاں واپو دادا سالار تے مہوارکت

ما

رام رام جب ہری توں رام کے گن گائیے ہن
چن دین اپنے گور توں پل پل گھول گھائیے ہن

من میرے من پیارے عینوں مت بھائیے ہن
باہج گور ان متھ خالی ساڈے دو کتول جائیے ہن

سِیا

یار و قیمت اچھی پایا پریم برن گیسائی
 اکیٹ اکیٹ اکیٹ ہے دفع ہو یا سب ہم شیطانی
 جلا ہو یا گور کائی پھانسی و ہم گنیا ہر دے جیرانی
 ہر کو ہر ہر جاگہ دیکھنا چٹن دین بہت آسانی

رارا

رنگن عشق حقیقی جس کو رنگت چاہر چلی
 گورو والا کوئی خودی تکبر و ہم حجاب یک نکاحے چلی
 خاک لگاؤں جہاں رکھاؤں جوگن ہوگن پاڑ چلی
 گورو والا کوئی چٹن دینا ہو رہو کم و گکار چلی

للا

لال امرت ساگر سنگور سے پی سناتاؤں
 اندر باہر تو ہی تو آد جگا د آنتاؤں
 دل میں تیرے درشن تیرا کیوں مرداؤ چہ چنتاؤں
 کبھی گور مہتھ چٹن دینا لہجہ ملیں بگاؤ تناتاؤں

ووا

واہ گورو کر پا کیتی گیس سہناستی کا
 بہتر پرگٹ نزل ہو یا واقف کیتا لستی کا
 برکت علی شاہ مرشد میرا پیالہ دناستی کا
 چٹن دین بل بل جاداں راہ ملیا حق پرستی کا

رارا

نڈاڑھ مٹی سب ولدی پایا پریم پیا راج
 عزت الاعظم پیر ولی ہیں والی شاہ ہمارا راج
 گھول گھٹاں جذبہ لکھ لکھ داری ارشاد گیارہ راج
 برکت علی شاہ چٹن دین کامل گورو ہمارا راج

بارہ ماہ

چڑھیا جیت نئی ہمار
 پریم آیا میں گھر بار
 جیشہ جدائیاں کیاں ترے
 دلہاں ہو کا اچھے چڑھے
 ہر بہت چستال میں لا

موسم بد سے ہوتا رہا
 واہ گورو دھی واہ گورو
 گورو کمپا بن بھائے بھڑکے
 واہ گورو دھی واہ گورو
 وچہ پریم سمندر نہا

نامے شبد بول سنا
 ارج مہینہ چڑھیا سادن
 بول بیہا خوشی سادن
 کھادوں بھرم گئے تمام
 ارج موہے گھر آئے شام
 اسوج آخذ چھبہ امول
 مہچھا سخن زبانون بولی
 کتک کونت میں گھر آیا
 روم روم میں آپ سما یا
 مگھر مینوں ہر جی ایک
 ایفہ گورودی سید ایک
 پوہ پیادی دل میں آس
 سمر سری کو ساس سو اس
 چلو چلئے ہناون ماگھ
 دھن دھن کھور دھن دھن
 بھگن بھلیا بھاگ تمامی
 جین دین پریم فکامی

واہ گورجی واہ گورو
 سکھیاں رمل تیاں گکادن
 واہ گورو جی واہ گورو
 میں بھر پیتے امرت جام
 واہ گورو جی واہ گورو
 تیرا ہر جی تیرے کول
 واہ گورو جی واہ گورو
 جھاکی دیکھے میں جلایا
 واہ گورو جی واہ گورو
 جبدی سچی سیدا انیک
 واہ گورو جی واہ گورو
 جبدی آس وہ خود پاس
 واہ گورو جی واہ گورو
 جھڈو گھر دے کارو بھاگ
 واہ گورو جی واہ گورو
 پیر برکت علی شاہ نامی
 واہ گورو جی واہ گورو

(۱)

پہلے یاد اللہ توں کرے پہلے یاد اللہ توں کرے
 خوشنعمالی سرکار مہنساں - قادریہ دربار مہنساں

(۲)

مینوں میں دربار تیرے نہ دھوئی مینوں میں دربار تیرے نہ دھوئی

بخشش ہوندی نہ - مولا کی داد نہاں محمد کی ادا نہاں
 جان سے ایمان میں دا پہلے یاد اللہ توں کرے

بخشش ہوندی نہ مولا کی داد نہاں محمد کی ادا نہاں

غوث عالی سرکار بنان قادریہ دربار بنان اللہ میاں فضل کریں عینون در باہجہ نہ دھوئی
(۳۷)

جس دی خاطر دنیا پیدا۔ جس دی خاطر دنیا پیدا بخشش ہوندی نہ۔ ختم درودنی ٹوں جدی خاطر دنیا پیدا
(۳۸)

بنی پاک محمد آیا۔ بنی پاک محمد آیا بخشش ہوندی نہ۔ اُمتاں تارن ٹوں۔ بنی پاک محمد آیا
(۳۹)

چارے یار بنی بنی سرور سے چارے یار بنی سرور سے بخشش۔ حسن آل دو چارے۔ چار یار بنی سرور
(۴۰)

پنجتن نے جہاز بنایا۔ پنجتن نے جہاز بنایا بخشش ہوندی نہ۔ آؤ جس پارنگھنا پنجتن نے جہاز بنایا
(۴۱)

تو حل کر شکل میری۔ تو حل کر شکل میری بخشش ہوندی نہ۔ مولا علی نام تیرا تو حل کر شکل میری
(۴۲)

تینوں رب نے شیر بنایا۔ تینوں رب نے شیر بنایا بخشش ہوندی نہ۔ دلدل دیا اسوارا رب نے تینوں شیر بنایا
تجے بوہڑ بچے سرکار سے۔ کتے بوہڑ بچے سرکار سے بخشش ہوندی نہ۔ عرضاں مرید کو اکتے بوہڑ بچے سرکار سے
کاٹھنوں لیتاں تارنیاں پایاں۔ کاٹھنوں لیتاں تارنیاں پایاں بخشش ہوندی نہ۔ پیرا بنداد والیا کاٹھنوں لیتاں
(۴۳)

میری خبر لوں محبت کر کے۔ میری خبر لوں محبت کر کے بخشش ہوندی نہ۔ کپراں دیوچ پیرا میری خبر لوں محبت
(۴۴)

مینوں سیتاں بشارت ہوئی۔ مینوں سیتاں بشارت ہوئی بخشش ہوندی نہ۔ نبی جی مینے والے دی مینوں سیتاں بشارت
(۴۵)

میری اُمت پھر دی جان دی۔ میری اُمت پھر دی جان دی بخشش ہوندی نہ۔ چھڈ مینوں اہل بیت کوں میری اُمت پھر دی جان دی
(۴۶)

مینوں پھیر ملیں اکواری۔ مینوں پھیر ملیں اکواری بخشش ہوندی نہ۔ مینوں دی سوچ والیا۔ مینوں پھیر ملیں اکواری
(۴۷)

(۱۵)

تیری منگوری ہوئی۔ تیری نہ منگوری ہوئی بخش ہوئی نہ ... پیروی پرست بنا تیری منگوری ہوئی

(۱۶)

اسیں کلمہ بنی د اچر کے۔ اسیں کلمہ بنی د اچر کے بخش ہوئی نہ ... دوزخ لنگھ جانا اسیں کلمہ بنی د اچر کے

(۱۷)

پڑھ کلمہ زکوٰۃ نمازاں۔ پڑھ کلمہ زکوٰۃ نمازاں بخش ہوئی نہ ... شرطاں دین دیاں پڑھ کلمہ زکوٰۃ نمازاں

(۱۸)

تینوں عالم دی شراری۔ تینوں عالم دی شراری بخش ہوئی نہ ... مویاں دین دیاں تینوں عالم دی شراری

(۱۹)

ایویں مذہباں والے لڑے۔ ایویں مذہباں والے لڑے بخش ہوئی نہ ... اصلی نہ گل پھر دے۔ ایویں مذہباں والے لڑے

(۲۰)

جہد اپیر نہ مرشد کوئی۔ جہد اپیر نہ مرشد کوئی بخش ہوئی نہ ... رو یا شیطان رتبے۔ جہد اپیر نہ مرشد کوئی

(۲۱)

ایویں میری میری کروا۔ ایویں میری میری کروا بخش ہوئی نہ ... دُنیا نہ تیرے باپ ی۔ ایویں میری میری کروا

(۲۲)

پھر مرشد بے ایمان۔ پھر مرشد بے ایمان بخش ہوئی نہ ... غیر شرع کریں مسئلے۔ پھر مرشد بے ایمان

(۲۳)

پڑھ آکے من رآئی۔ پڑھ آکے من رآئی بخش ہوئی نہ ... ٹھپے کتاباں قاضیا۔ پڑھ آکے من رآئی

(۲۴)

ایتھے بیٹھ کے نہ رہنا۔ ایتھے بیٹھ کے نہ رہنا بخش ہوئی نہ ... قبر اڈکدیاں۔ ایتھے بیٹھ کے نہ رہنا

(۲۵)

تو بھی گھٹ نہ ٹھہریوں۔ تو بھی گھٹ نہ ٹھہریوں بخش ہوئی نہ ... جے کوئی تیرا پیر نہ تو بھی گھٹ نہ ٹھہریوں

(۲۶)

سب اگلے پھلے نارے۔ سب اگلے پھلے نارے بخشش ہوندی... جسم کے شعلہ گزرا۔۔۔ اگلے پھلے نارے
(۲۷)

من فرض اللہ اکہنا۔ من فرض اللہ اکہنا۔ بخشش ہوندی نہ... ادب ملک بیت نون من فرض اللہ اکہنا
(۲۸)

تینوں ہر دے قلب حضور ی تینوں ہر دے قلب حضور ی بخشش ہوندی... برکت شاہ دے قدماں چہ تینوں...

مدح شریف

میراں یاد سنگیر	میراں یاد سنگیر	اول حمد غفار ہے سلام بنی سردار۔ تے درود دار عمار۔
میراں یاد سنگیر	میراں یاد سنگیر	اللہ غیب الغیب جان منظر ہو یا محمد آن۔ بادی باجہ نہ بیجا
میراں یاد سنگیر	میراں یاد سنگیر	یا پیر دستگیر۔ توڑیں غماں دے زنجیر۔ میں عساجز فقیر
میراں یاد سنگیر	میراں یاد سنگیر	تو محبوب بجائی۔ کریں مشکاں آسانی۔ تیرا ہور نہ کوئی ثانی
میراں یاد سنگیر	میراں یاد سنگیر	مشکل بنی بے شمار۔ جلدی بوہرہ سرکار۔ جادے غمی دا بجا
میراں یاد سنگیر	میراں یاد سنگیر	میں عاجز بے حیلہ۔ اک تیرا ہے وسیلہ۔ میراں پیر آویلا
میراں یاد سنگیر	میراں یاد سنگیر	مشکل بنی بے حساب۔ میراں بوہرہ تو شاب۔ تیری عالی ہے جہا
میراں یاد سنگیر	میراں یاد سنگیر	کرد حل مقصود۔ جادے غیر مزدود۔ آدے واحد وجود
میراں یاد سنگیر	میراں یاد سنگیر	میں عاجز ناامان۔ کوئی ہور نہ ٹکانا۔ در آپ کا شہانہ
میراں یاد سنگیر	میراں یاد سنگیر	میری سن فریاد۔ چاہاں آپکی میں داد۔ کرد مجھ بے امداد
میراں یاد سنگیر	میراں یاد سنگیر	میری جادے تکلیف۔ آواں لے سے تشریف۔ چہ آپکے شریف
میراں یاد سنگیر	میراں یاد سنگیر	سنی دکھی دی پکار۔ میری تچی سرکار۔ تیری نفردیوے تار
میراں یاد سنگیر	میراں یاد سنگیر	میں آپکے حمالے۔ وچہ ملک بنگالے۔ بادی پہنچے دکھنا
میراں یاد سنگیر	میراں یاد سنگیر	میں ہجراں دی قید۔ جہد اکوئی نہ دید۔ اک آپکی امید
میراں یاد سنگیر	میراں یاد سنگیر	میری گل ایو پکی۔ ہر درد کی تو پھکی۔ اک دست تیری لگی

در آپ کے میں سائل کرو دوئی دور میں۔ ہووے آپ کا عقل
 در آپ کے میں چور۔ میری سنو کوک شور۔ کوئی جھلہ انہیں ہو
 بیٹھا تیرے درد اس۔ دلوں ہو رکنی آس۔ کرو دور و سو اس
 در آپ کا ہے عالی۔ جتھوں جاوے نہ کوئی خالی۔ میں بھی عاجز سوا
 میراں بوہڑ گوشا بی۔ گل ہوئی ہے خرابی۔ بھیر بنی بے حسابی
 در آپ کا میں گنا۔ بول رہیا نہ میں سنا۔ حجب بوہڑ جے میں چھا
 میںوں اپنا ہی جان۔ کریں شکلاں آسان۔ میرا تو بیوں مان مان
 مشکل ہو رکھیںوں دسان۔ جے کوئی ہووے مان میں ساں چہ بھرانہ دسا
 گدا ہوں میں تیرا۔ وجہ حرف نہ میرا۔ تیرا تیرا ہوں میں تیرا
 در آپ کا مغتے۔ بے فضلاں دا گلہ۔ میں بھی لیا بھڑ پلا
 استیں پیے راہ اوتے۔ وجہ فکر اے دے جلتے۔ تیرا بھج نہ کوئی جلتے
 اک فضل تیرا کافی۔ کل مرض اے شافی۔ بے شکلاں توں معافی
 میری کوک تیرے تائیں۔ سن کوک بھیرا پائیں۔ رحم کریں حجب آئیں
 کرو دور بن پاپ۔ تو میں مانی تو میں پاپ۔ توں میں جانی جان
 میری سن نو آواز۔ بنے لا دنا جباز۔ توں شاہاں وار شہباز
 سن دکھی دا پکارا۔ قینوں سیو سم گل سارا۔ میںوں آپ کا سہارا
 کرو دوئی دور میں۔ میری آرزو ایہ من۔ سن کوک لا کے کن
 وجہ کیراں دے پیرا۔ تیرے لہر بان میرا کھیرا۔ دن رات میرا جھیرا
 عبادیں جہل تو نہ جہل۔ لب در تیرا مل۔ مشکل کریں میری حل
 میری آرزو حضور۔ سن کرو منظور۔ رد ہووے دوئی دور
 میں عاجز سخاواں۔ تیرے باجہ کھٹے جاواں۔ کرم اک تیرا جاہواں
 ساقی بھر وصل کا کاسہ۔ کریں دور دوئی ناسہ۔ دیکھیاں اصد خلاصہ
 تیری بارگاہ الہی۔ قائم رہے شہنشاہی۔ در و صفا راہی یا ہی

چلا میں راہ سیدھا - دکھائیں پاک دیدہ - سنی آرزو حمیدہ
 ترے بندوں کا میں بندہ - چاہے چنگا چاہے منہ - حیرا قدم ساؤ اکندہ
 شہباز کا تو لال - برکت علی شاہ کمال - میرے دست و پتہ حال
 مبین دین کا پیغام - لے جا با و صبا شام - کریں سجدہ سلام
 میراں یاد ستگیر میراں یاد ستگیر
 میراں یاد ستگیر میراں یاد ستگیر
 میراں یاد ستگیر میراں یاد ستگیر
 میراں یاد ستگیر میراں یاد ستگیر



منبر

عزت الاعظم جیلاں تون قربان ہواں کھکھ داری
 گو بہت ہی بے پرواہ شاہا گو شہنشاہانِ شاہ شاہا
 تیرے فیض و اہبت کمال پیاتیرے کرم و احبت انار
 میرا برکت علی شاہ پیرستو اچھی شان تے بڑا میرستو
 اک الف اسبق پرچا ونداسے دلی تون دیکر اوند
 مرنے تون پہلاں ماردا ہے دلی عشق دلی اک چہ زدا ہے
 اک کرم دلی نظر حضور کرے پلوچہ اوہ شاہ سفیر کرے
 تیرے فیض و اہبت کمال پیا مسکیناں اکھیں خیال
 تیرے فیض و اہبت کمال پیا میرامن لے اک ال پیا
 کتے ابراہیم حقیرستو جہد ابرکت علی شاہ پیرستو

جس مڈبی پیری بوساندی سی پلوچہ پار اتاری
 دیویں چوروں قطب بنا شاہا وادہ وادہ تیری لداری
 جو آجاوے سو پار پیا بلہاری میں بلہاری
 ایہدا علم ہے بڑا کثیرستو کرے دلی دی دور بیماری
 پلوچہ محبوب ملاو داسے خودی عشق دلی اک چہ ساری
 پھر وصل کراؤندا یار داسے اپہ عشق دلی شرع نیاری
 گنہگاراں تون منظور کرے ملہا ری میں بلہاری
 تون سنیا پیر شہباز پیا تینوں مندی خلقت ساری
 کریں وقت بزع دے ساتھ پیا اک عمرن کرکے واری
 دین دین دنی بلنیرستو اہدی خاص خدا نال یاری

منبر

عشق عشق پیا کوکٹاں عشق کماؤنا عشق سکون
 بڑا کوکٹھا پیندا پیا راد ا بڑیاں بڑیاں نہیں ماردا
 بڑی مشکل یار سادنا ہے جھڈ دنیا دین تون یادنا ہے
 سخن اقراب یاد کر کاہنوں ایویں پیر واد دریدر

جھڈ تصور یار واپستی تون مٹاؤنا سکھتاں سہی
 اک رکھ تصور یار داسے کچھ کھل جانا سکھتاں سہی
 اک رکھ کے سب گونا گونا ہے ایہ راز عشق مٹا سکھتاں سہی
 ابراہیم دھندرو دی پھیر تون گھر محبوب نے پاؤنا سکھتاں سہی

منبر

کوٹاں پہ آگیا سونہا کفر سادن بدے کرم کائن مے
 وادہ ایہ رب دے پیا کمرنے تون پہلاں ماسے
 برکت شہ پیر میں عالی مشکل تون کرن کشالی
 دے کے شراب ملہوری دلی تون کرے چوڑی

عاجز تے سکیناں دی گوری بناؤن مے رحمت سادن مے
 آہنہ کھجیلا ساسے سادوں پیا تون مے اترت تھادون بد
 ہستی دلی توڑت مہللی دیر کراؤن پیر خودی تون مے
 دسمن نماز جستوری یار ملاؤن بد لے وصل کراؤن بد

فرمودات میاں گلزار محی الدین شاہ مہناشہید

مکملہ

ہے ترقی پر سدا رہتا ستارہ آپ کا
کار تھا یہ زندہ کرنا ویں دوبارہ آپ کا
جو کہ ہے یہ بحر بخش بے کبارہ آپ کا
جس نے ہے ہر طور میں پایا اشارہ آپ کا
ظاہر و باطن میں حب و کھاننظارہ آپ کا
لا تخف سے ہے طالب سہارا آپ کا

مرتبہ یا پیر ہے ایسا سارا آپ کا
جو کہ از گور منزل کر دیا ہے برستار
فین سے بادل یہاں سے جاتے ہیں ہر ملک کو
وہی خادم حقیقی ہے اور خوش نکتہ فہم
وہم غیریت مسا دل صاف آئینہ ہوا
ہو گیا بے خوف اور خوشنود ہے گلزار اب

مکملہ

شبنم دیوانگ میرا ہونا آرائی جاندا
اکو ہی تیر سب نوں لبیل بنائی جاندا
طلسم تبسم والا حشر تھیں ہلانی جاندا
کلمے دی توپ پھر کے قلعے نوں مانی جاندا

سورج دے وانگ سوہنا زلفاں چمکائی جاندا
دساں تے کی میں دساں تیر اندازی اسدی
عشوہ تے پتے جھاڑے رکھ تسکین دالے
ہن نہیں گلزار بہت اسکے داہنایا ہويا

مکملہ

جد ٹھکیا بھیت نہان دا وچ بندے دے رب سما گیا
جہڑی انار ساڈی کورسی اتوں دلی دا پردہ اٹھ گیا
ایسے شور دا سارا فورا آدھم دے جو او نہل گیا
ایہو سنگور دا اسمرار آدھو سنت جو راہ نوں پا گیا
کل لالے او گنہار نوں ہن دیرے تے آ گیا

جہڑی رہندی نت اڈکی سی اچ گھر ساڈے ج آ گیا
میں نوں اچر دا شور سی گل امسلی وچوں ہو رہی
دیکھا اسی نے رب دا نور آجھنے مار یا خودی اسور آ
وچہ دعت دے گلزار آ وچ کثرت دے سنار آ
نہ جو کماں دے گلزار نوں ہن کون جھلے بدکار نوں

سہ سرنی

اَلف اٹھان بے بیٹھاں رو رو تے تَر تے چنڈ باری
 تے ثابت کر وہی ہستی ج جہائی ساری
 ج میراں رہے دل بسن رخ خاں دیاں ڈاراں
 و دھراں پب پواں اَلٹ کے رو رو آہیں ماراں
 و ذخیرہ حُسن لگایا تے رب نے وچہ پردے
 تے زیاں فو س ستایا ش شرابے بھر دے
 م صدف وچ موتی پا کے صن ضرب لگائی
 ط طرفین جہائی ہوئی ط ظہور حُدا لئی !
 ج عنایت کریں خُدا را ع غلام تمہارا
 ف فردا نہ مرے بیچارہ ق قلق ہے بھارا
 ک کتاب پڑھیں توں اپنی ل لگا کے مرقی
 م مرین جے مرنوں پہلاں ن نہیں ڈور رقی
 و ورد انا اللہ والا ہ ہمدوم کر سایاں
 اَلف آون جی یاد آخری ویلے یاریاں لایاں

سن ابراہیم دی زاری اور نبھاوے یاری

عرض کر اس سواری اور بھاؤن بدے بنے لگاؤن

مکملہ

سو سو داری صدقے جاواں مینوں کھنٹی دیوچوں لیا
راچھ کے ہادی پتے داکتھے جاواں ہو رہ راہ کوئی
پتے مرشد بابجوں ڈھولی نہیں میں رد اینہوین ات
جدوں خودی ذخیرہ ختم ہویا اسکے مرشدے میں عرض کیتی
ہے پریم دے دل سی دس دنا آپس جے کہنوں سلام کیتا
آپے اپنے گھر وچ آپ سدا رہ سکدا اوکھے نہ ہر کوئی
وہی "انفکم رب آپ کہندا مکلاں مسئلہ دیکھ قرآن اند
تینوں اپنے آپ ہی خبرنا میں پڑھ پڑھ قرآن توں خفا کیتا

لوکی لکھ قصور و چار کرے نے میں چھڈ نہ سکدا اڑتیرا
سو سو قسم محبوب دی مینوں گھرتے نہ کوئی گھاٹ ہیا
ایس درد نے مینوں حلال کیتا بھانبر خودی ذخیرہ لگ
سو ہادی جی اسے لکھ مینوں وچہ گھر میرے دے کون ہیا
اگے ہو رہتے ہن توں ہو رہ ہویا آپے گھر والا تیرے گھر ہیا
آپے بھارڈ والا والا وچہ بیٹھ الا اللہ پڑھ ہیا
تینوں سار کلام قرآن دی نہیں ایویں پڑھ فریب تیا رہیا
ابراہیم کتاب تو پڑھ اپنی صاف صاف قرآن تیا رہیا

مکملہ

تیری یاد ہے من کا چین پیا تیری دید چشم تھنڈ مین پیا
مینوں جدوں عشق ستا ہوتا ہے محبوب کو لے جاندا ہے
جدوں اٹھا ہاں تے کہندا ہاں اس غینڈن ترس مین
جہڑا جذب عشق وچ رہندا ہے کوئی کلا اسنوں کہندا ہے
وچہ عشق محبت ر دے ہو کلا نہ ڈر یا کہدیا مھر دے

اکو شوہ برکت داور دکر میں مینوں وروا ہودن رین پیا
ایسے حب اندر میں سوندا ہاں محبوب دے کھلے ہندا ہاں
تیری یاد ہے من کا چین پیا تیری دید چشم تھنڈ مین پیا
نہ جان کلی کون چا تیری یاد ہے من ہے چین چیا
ابراہیم دے شاہ ثقلین پیا تیری یاد ہے من چین پیا

مکملہ

چپ رہ مکلاں مسجد وڑ کے ڈھنگ فریب بنایا اے
نہ کچھ تینوں یار اپنے دی لوکاں توں مگرے لایا اے
جو پھر دا وچہ مگر اہی دے بھلیاں توں اہ کی دے اہ

پڑھ پڑھ کلام قرآن تائیں وچہ مسجد ویرا لایا اے
چپ رہ مکلاں مسجد وڑ کے ڈھنگ فریب بنایا اے
تینوں سار قانون کتاب ہی کی ایویں پھر داکو گھلایا اے

تینوں کچھ نہ میم مروڑی دی چوہ پڑھ کے شور مچایا اے
 ذرا کچھ توں کدھر پھرنا ایں کدھر ڈیر لایا اے
 ایہو عشق محبت یار ری اے یار ری نون اسن لایا اے
 سب چھڈ چھڈا جا سولی چوہ ایہ عشق شرع فرمایا اے
 آہہ اپنا یار منائے توں نہ رکھیں باقی اپنی سونوی
 ایویں شرع شرع پیا کردا ہیں ہو کافر عشقوں سرنایاں
 ایویں سکے کریں قرآن پڑھیں نہ اپنی آپ کتاب پڑیں
 ایویں بھلیا پھریں چوراہے وجہ نہ یاد کتابیہ وجہ
 تینوں قوتے میں دی خبر نہیں ساں یار ہی سب کچھ پایا اے
 برے مزے دے لال اکھار دہ اس سب کچھ اندر پایا اے
 نہ تو باقی نہ میں باقی سمجھ کچھ وجہ عشق سہایا ہے
 آہہ چھڈ مصلے بیس توں چل چلے ساقی خانے او
 اوہ پاکستان وجہ لہندا اے اوہ سب توں کھرا رہندا اے
 نام آسا برکت مشوہ عالی اسیں فربا بہ سبق پکایا اے
 ابراہیم توں عشق ستایا اے تاہیوں غضب تیرے آیا اے

آہہ دیکھ کتاب قرآن تائیں او تھے یار تھے کی فرمایا اے
 آہہ دیکھ تو اپنے آپ تائیں اس صاف صاف فرمایا اے
 تاملے عشق نے عشق بھی اے چوہ عشق وازنگ چایا اے
 کر راضی اپنے یار تائیں ایہو تکتہ خاص کھایا اے
 ایہو وچہ قرآن سے آیا ہے ایہو یار تیرے فرمایا اے
 تینوں شرع عشق دی سارنا ہیں کی شرع عشق فرمایا اے
 جس اپنے آپ توں پایا ہے اوہنے یار توں فرمایا اے
 اس سب دی تینوں خبر نہیں چھتے یار نے خیر لایا اے
 دیکھ عاشق صادق فیض تائیں جس مرم عشق کھایا اے
 پڑھ اپنی آپ کتاب تائیں تو میں داراز منایا اے
 کل سخی ہالکت باقی دہ آپ سبایا اے
 او تھے چل کے یار توں لہو لے جس عشق دارنگہ پکایا اے
 اوہ رہندا سب یوچہ بھی ہے گھر دگھرا ایویں بنایا اے
 چھڈ چھڈے جھیرے مکاں او اسیں اکو سبق پکایا اے
 چپ رہ مکاں مسجد وڑ کے ڈھنگ فریب بنایا اے

کلام حسن محمد

جانی کاندھاں باز نہ آوے آکے حسن توں نت سار
 کایا اللہ اقرب کہندا جہدے واسطے دھنوکریندا
 منیر چڑھ کے دیوی دہانی تینوں اپنی خبر نہ کانی
 کاینا حق دی طلب بے تینوں حسن آکھد بچھلا مینوں
 حسن کہندا پھرے دیوانہ کانیال میں نہ پر محال دکان

اپنا یار نہ کدی مٹا وے ایویں شور مچایا اے
 تیرے شاہ رگ نیرے رہندا کوتاں آپ نابینا اے
 بھرے نہ تیری رسول گواہی وجہ دوزخ تیں سرنایا
 کنوں پھر دکھلاواں تینوں تیرا یار پیا را اے
 مسجد برکت مشوہ توں کرنا پل پل سیں توایا اے

۱۔ ایک نمبر ۱۱ آگ سہمی مولوی جان کدھیکہ جیم کل تھا جس نے محمد نور فادم حسن پور نور سے کہنے لگے کہ نہایت قہار ہے پیر جانی تمام شاعر میں۔ حسن محمد نے کہا سب شاعر ہیں۔ مولوی نے نور نے انھیں خیر انداز سے کہا تم بھی شاعر ہو۔ حسن محمد نے جواب دیا کہ میں دیکھا۔ اور مولوی نے کلام سنایا۔

بجاء اور دیکھیا جلوہ سوہنے سے رتے ترکے | مر جا ہادی دے دے تے قدام جان دھرے

مکبر ۴ - تلنگ

سوہنے ماہی نے کرم کمایا
صدقے میں واری ہر دم جاواں
رہندی سی جس دی تانگ ہمیشہ
نہ بھولے گا احسان تیرا قیامت
سلامت رہے یار ہر دم سلامت

برساں دا دُبیہ بیڑا نرایا
میں تڑی تے کرم کمایا
اوہ اج ساؤں نظری آیا
کیونکہ ہر آفت سے تُو نے چپایا
بجاء اور نون وحدت دا رنگ چڑھایا

مکبر ۵

بے پرواہ محبوبا میرے حال تے کرم کما دے
سب ولیاں تھیں شانِ اچیرا میں بھی ملیا دوا تیرا
عسالی و ربار تیرا کجی دوارہ تیسرا
قلب بھی غوث بھی ابدال بھی اور اولیا سارے
میں مسکین سوالی
مشوکہ برکت نے کرم کمایا بجاء ورنوں رس دکھایا

اُجڑیا دیس بیمار دارِ رحمت دے نال دسا دے
ذکر کرم دے پاتے میری بگڑی ہوئی بنا دے
میں کنگال سوالی میری جھولی نوں تُوں بھر دے
تیری رحمت کے سہارے یہ سب ناز کرتے ہیں
بھر دے
ماں بھر مشکل ہو دے مل تُو سر نہرا نے دھر دے

مکبر ۶ - پہاڑی

کوٹاں وچہ آیا سوہنا اُرت بخشاؤں بدے
عاصیاں گناہیاں دے اج بیڑے ترا کی جہاندا
پوراں دے پور پھر کے پار سنگھائی جاندا
حکماں ملائک سارے خوشیاں دے گیت گماؤں
تیری خاطر کج کجی تیرے ہی سب مستانے

اللہ نے بھیجا سوہنا کرم کساؤں بدے
چوراں نوں پھر کے پلوچہ قطب بنائی جاندا
کُفروں اسلام کیتا ا نے دی شان بدے
جن و بشر سب ہر دم تیرا ہی شکر جہاؤں
اللہ نے عرش سجایا سوہنے دی شان بدے

نختاوردی آکے بگڑی بنا دیویں
لگیاں دی لاج ہے تینوں آویں بخشاؤں بے

صدقہ بنی دامولاعا جز تے کرم کسا دیں
حشر نوں لاج رکھیں پیاسے نوں جام پلا دیں

منبر ۸۔ پیلو

میں تیرے قربان پیر برکت علی شاہ
کر مہن نظر کرم دی سایاں
پیر برکت علی شاہ
بھرتیرے وچ ڈکھڑے سہندی
اپنی رحمت کا دیکھو دان پیر برکت علی شاہ
ہر دم رہاں تیرا متوالا
بھتی کول رہے دھیان پیر برکت علی شاہ
تیرے بابج نہ کوئی ٹھکانہ
میرا تو دین ایمان پیر برکت علی شاہ

میں تیرے قربان پیر برکت علی شاہ
عاجز ہو در تیرے آئیاں
میری مثل کرد آسان
ہر دم تاننگ دلے وچ رہندی
صبح شام زباں ایہ کہندی
ڈھڈا شان کراست والا
رحمت کا بھر دیکھو پیالہ
نختاوردی شاہ تیرا دیوانہ
تیری رحمت کا بڑا خزانہ

منبر ۹

خودی نوں دُور کر کے رنگ چڑھائی جاندا
نیناں دی تیخ چلا کے مھکڑا مکائی جاندا
کروے سب ملک غلامی اُترت بخشائی جاندا
بے خود دی لاکے مہندی کفر مٹائی جاندا
غشھے دے بے ہمارے عیدہ کرائی جاندا

ساقی بھر جام دیندا مست بنائی جاندا
رنگ شہیدی رنگیل عاشقی نوں سُلی ٹگیاں
شاہ شہباز داجائی جہانہ کوئی ثنائی
پرچم کوٹیک رہندی بھر دے ڈکھڑے سہندی
بختاوردی عرض گزار ہے برکت شہ پیر دوارے

منبر ۹۔ پہاڑی

عاشقاں دے پھین کارن بنیا سامان کھتے
جہدی اک حیات کونوں بھویا دو گب اُجالا

اکھیاں توں صدقے جہاں پتر کسان کھتے
سوہنیاں زلفاں والا گوہریاں میناں والا



ممبر ۱ - پہاڑی

برساں دا ڈوبیا پیرا پل روچہ تورا دتا
چوران نوں پھر کے پلوچہ قطب بناؤں والا
صدقے میں ہر دم جاواں فضل کما دتا
وہم مٹا کے دل توں خودی نوں مٹا دتا
پاؤے سو جانے اہو جسوں سمجھا دتا
پچھے ذرا نہ ہٹیں جھولی تو اپنی نوں بھرا
دیکھیں گا ہر ہر تھا میں ہادی کمال دتا

سوچنے نے آکے میں پر کرم کما دتا
عبیاں گناہیاں نوں توں نگھے لگاؤں والا
اُجڑیا دیس بسایا لگیں بھاؤں والا
الف و اسبق پڑھایا غیر و انقط چایا
کی میں بیان کراں ہر جا پر اسدا سایا
نجات و رست ہو کے سوچنے دے دتے مرجا
وہم توں کریں سجدہ ہو جا اہدا متوالا

ممبر ۲ - پہاڑی

کالی کسلیا والے عرشاں تے آجا
دن رات تمہارا اور وہی ہم کرتے ہیں کرتے ہیں
کالی کسلیا والے عرشاں تے آجا
جو تینوں بھایا اودھ من میرے بھائی بھائی
کالی کسلیا والے عرشاں تے آجا
نجات و راجز و ابیرا بنے لا بنے لا
کالی کسلیا والے عرشاں تے آجا

ہر دم رہندی یا دتیری میم و پردے چا دے
انتظار تیری حوراں ملائک کرتے ہیں کرتے ہیں
کھڑا دکھانہ ترسا تاج لولا کی لولا لے
تیری خاطر ارج عرش فرشن سجالیسا سجالیسا
درس دکھاویر نہ لاشاں منزل والے
مروت علی شاہ سایاں میں پر کرم کما کرم کما
فضل کرد کرم کرد میم دے پردے چا دے

ممبر ۳ - تلنگ

سہتی مٹا کے اپنی و تائیم نشان کردے
وہم تو کریں سجدہ تن من و سر بان کردے
آل کے ماسی دے سنگ سہتی زیان کردے
مستانہ ہوویں ابد البستی ویران کردے

پیر دیاں قدماں اتے منہ ڈی قربان کردیے
یار دا بولہ نہ چھڈیں خودی نوں نہ نوں کدھیں
مرنوں ذرا نہ ڈریں مرنے توں پہلاں مریں
ساتی دے صدقے جاواں وحدت و اجام پلایا

بنیاں تھیں بنی اٹو کھا پیسہ اس تھیں پیسہ نہالا
 رنگ رنگیلا بنبرائے لہاں دے پیچ سنو اے
 لکات غلامی کر دے حوراں ہیشت سنو اے
 آپے معراج سدھایا اپنا مہال کردا
 آپے جواب دیوے آپے سوال کردا
 راج دُلا رے عربی ہر ہر جا ڈیرے لائے
 روپ سروپ اندر حسن دی فوج چسڑ ہائے
 بختاور شاہ بجاوہ عرض ہمیشہ کردا
 دید مہال کراؤ میم دا کھولو پر دہ

عقل حیران کیتھے عسری دی شان کیتھے
 عشق الہی پیا عرشاں تے ٹھاٹھاں مارے
 ست استی ڈھولا بنیاں جہان کیتھے
 آپے مشتاق ہو یا آپے وصال کردا
 غیر غیریت والا نام و نشان کیتھے
 مہد پنجاب او بچے لے چا فین کھنڈاے
 ابرو کمان وچا لے ٹیناں دے بان کیتھے
 قدماں دی خاک ہوواں ہاں میں تیرے لٹا کر دیا
 بدے اک زلف تیری دے دونوں جہان کیتھے

نمبر ۱۔ تلنگ

مشاک شہباز دیا پیاریا میرے حال اتے کرم کما
 بخش میری تعقیبہ نوں بیڑا عاجز دابھے لا... ہا دیا۔ ہا دیا۔ ہا دیا... شاہ شہباز... کما
 تیرے باہجہ پھراں میں ڈانواں ڈول دے کہنوں دساٹھ دکھڑے پھول دے
 اچیاں شانان والیا میں ترشی نوں لے گل لا۔ ہا دیا۔ ہا دیا۔ ہا دیا... شاہ شہباز... کما
 وے توں خاص محبوب ربانی وے توارث شاہ جلیانی
 میوں ہر دم وے تیرا آسرا میرے دل دی آس بچا۔ ہا دیا۔ ہا دیا۔ ہا دیا... شاہ شہباز... کما
 تیری رحمت ٹھاٹھاں مار دی تیری نظر ہے بیر دے تار دی
 چوریاں نوں چا قلوب کریں تیری شان لو لاک لہا۔ ہا دیا۔ ہا دیا۔ ہا دیا... شاہ شہباز... کما
 وے میں ملگتی تیرے دربار دی بہت بھیا نکلاں دیدار دی
 بختاور شاہ دیادے والیا میوں دیویں نہ سنوں بھلا۔ ہا دیا۔ ہا دیا۔ ہا دیا... شاہ شہباز... کما

زبان اردو و فارسی عربی
پنجابی

ہندی

کلام محمد اقبال

ساکن چک مندر ای۔ بی

تحصیل پاک پٹنہ

منطقہ منٹگری

منبر

بَحْرُ الْجُودِ فِي الدَّرَجَاتِ سَيِّدِنَا عَبْدُ الْقَادِرِ
 نُورُ الشُّهُودِ فِي الْكَوْنَيْنِ سَيِّدِنَا عَبْدُ الْقَادِرِ
 رُوحُ الْأَمِينِ حَقُّ الْيَقِينِ كِتَابُ الْمُبِينِ مُحَمَّدٌ الدِّينِ
 لَيْسَ مِثْلَكَ فِي الْعَالَمَيْنِ سَيِّدِنَا عَبْدُ الْقَادِرِ
 أَنْتَ الْأَوَّلُ أَنْتَ الْآخِرُ أَنْتَ الظَّاهِرُ أَنْتَ الْبَاطِنُ
 فِي الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ سَيِّدِنَا عَبْدُ الْقَادِرِ
 إِمَامُ الْأِمَامِ ذُو الْأَكْرَامِ أَمُّ الْكُتُبِ شَمْسُ الصُّفَى
 لَعَالِي الْمَعْنَى فِي الْبَحْرَيْنِ سَيِّدِنَا عَبْدُ الْقَادِرِ
 قَالَ الْحَقُّ يَا عَنُوثُ الْأَعْظَمُ اسْمُكَ لَا رَبَّ إِلَّا هُوَ
 إِنَّكَ لِي قَرَّةٌ أَيْ سَيِّدِنَا عَبْدُ الْقَادِرِ
 يَدُكَ يَدَيَّ وَجْهَكَ وَجْهِي قَدَمُكَ قَدَمِي قَالَ النَّبِيُّ
 يُعْطِيكَ اللَّهُ قَابَ قَوْسَيْنِ سَيِّدِنَا عَبْدُ الْقَادِرِ
 أَصْلُ الظُّهُورِ نُورُ الْحُضُورِ شَأْنُكَ قَدْ هِيَ هَذَا
 أَنْتَ الْمُقْصُودُ الْهَامِي سَيِّدِنَا عَبْدُ الْقَادِرِ
 وَارِثَةُ الْأَبْنِ الْحَسَنِ بَرَكْتَ عَلَى مَنَاءِ أُمِّ دُرِّي
 لِلْإِقْبَالِ عَنُوثُ الثَّقَلَيْنِ سَيِّدِنَا عَبْدُ الْقَادِرِ

منبر

حاصیاں راپاک کردہ باز عیب الغیب شد
سجدہ کُنم بیائیش چوں دیدمش خداے
جانم خداے عارض آن صبح ناز گاہے
بر حالِ این فقیرے از کرم کُن نگاہے
برکت علی شاہ گوید اقبالِ رونت را ہے

(تلک - بھاگ)

ساکنِ عرشِ بریں بر فرشِ آمدِ شیخ شد
شیخِ مرارِ سوسے کعبہ و قبلہ گاہے
دلِ میکنم سپردِ آن تیرِ چشمِ دوائے
اے دستگیرِ عالمِ من بے نوا گدایم
من کیستم کہ گویم حمد و ثنائے خواجہ

منبر

سگِ پیرِ پیرِ است صیغہ اوائے
تحتِ کُناںِ بچو چہرِ السَّمائے
لِشْتِہ بہ را ہے چوں مارِ سیاہے
چوں دیدہ جبینش نورِ العلّائے
دیارِ حُسنِ راست فرماں رواے
قبلہ پاک است در قتل گاہے
مُحَافِظِ مے حنائِ چشمِ دوائے
عارضِ مشالِ شمسِ الفِشائے
گوہرِ دریں بحرِ دندانِ شاہے
نہ ہے شہنشاہِ است عالمِ پناہے

کوئے شاہِ جیلِ است جنتِ فنائے
روئے غوثِ پاک است زوئے خداے
زلفِ مُعْطَر و زربیں درخشاں
نیرِ اعظمِ مکسوفِ گشتہ
چشمش بلا شک بنائے دو عالم
محرابِ ابرو درخشاں بلا بے
مژگانِ تر برقِ لوزاں و رقصاں
بینی چہ گویم عجب فو و انفقار لیت
لبِ سُرخِ دریائے خونِ است پیدا
زہے دُرُبا است زریں کُلاہے

آقلے اقبالِ برکتِ علی شاہ
زہے دستگیرِ است و مشکِ شائے
(تلک)

منبر

ساجن من میں آجے ولین کے سردار گونگھٹ مکھوں اٹھائیکے روگ و چار
مورے گھر آئے شام گردھاری۔

پرچان ہے تو چان کا

غینن پر ہاکشاری مورے گھر آئے شام گردھاری
جیا مور از گیار حیل حیلے

وہ جیتا میں ہاری مورے گھر آئے شام گردھاری
پار لگا یو ڈوسیتی نیتا

جے رستگور زدھاری مورے گھر آئے شام گردھاری
پرہاگن مورے تن من لائیو

تاس اقبال بھاری مورے گھر آئے شام گردھاری
(آساوری)

آن جلا یو دیک من کا
بانگی مور تیا نذر بالم
مکٹ اٹھ کر موری کھیلے
بل میں مو ہے مار گوا یو
منوہن رے جگت کھریا
ترلو کی ہمارا ج ہو بھگون
دیارت مو ہے اپنا بنایو
برکت علی شاہ پیتم بائی

منبر

بالم موری نیتا پڑی منجھار

لیجیو خبریا موری کھیون ہار بالم منجھار
بہیاں پکڑیو مو ہے لایو پار بالم منجھار
کیجیو خبریا اک تارن ہار بالم منجھار
برکت علی شاہ موری سچ سرار بالم منجھار
کوکت پاپن نت ترے دیوار بالم منجھار

تجو بن پیا مور اکون سہارا
منٹ کینی کہیں رت جاؤں
پل پل دیکھوں پیا ڈگر تھارا
ویا کما یو مو ہے چرین لایو
سچ کھن اقبال محمد

منبر

منوہن تم جگت کھو یا سچ بھنور موری ناواڑی
پیر پیرن بغداد بیا ترلو کی توری دھوم پڑی

حسب ذب حسین تمہارا دیا بدیا تم ہو چڑھی
اسم اعظم تو را نام سا نور یاد سو میں دوار کی جوت تری
جگہ نگ پریم نگریا سرتی سہاگن کی یہ گھڑی
جہاں مورت نے سوا جینا لگا بس کی اٹھی کڑی
تو رے چرن میں جیتے عمر یا کوکت ہے اقبال کھڑی
(بھیم)

بوصالح کے چند راں فاطمہ کی گودی کے بلواس
دھرت آکاس ایسور جیوک تو ہے سرت میں بن پیا
حکاک شکا مہرے آگن آسیر مکٹ اٹھا مہرے دس دکھار
لکھ چندن برکس گندن رس بھر نینن بانگی چتون
تن من دھن سب تم پر واروں برکت شاہ مور خواجه

منبر

سارے جگہ تون نرالیاں دیدیاں نے شہیا زدے لال دیاں گلیاں
کئی مہرنی سرور عالم دے ایہہ وصل دمسال دیاں گلیاں
ابہاں گلیاں توں میں نور آکھاں یاد قدرت قرب حضور آکھاں
یائیل قدر مشہور آکھاں ایہہ تاں بدر مثال دیاں گلیاں
ابہاں گلیاں دے وچ یار ملے کل سو مہنیاں داسر دار ملے
ایتھے دلیہاں دی تار ملے ایہہ تاں حسن جمال دیاں گلیاں
ایتھے عشق دے مجھ دے خلدے نے ایتھے حسن دے گھوگھوٹ کھلدے نے
ایتھے داغ بھر دے دھلدے نے ایہہ تاں فضل کمال دیاں گلیاں
ایتھے عاصی بھیج بھیج آنودے نے اک پل درج قطب ہو جاندا دے نے
نت گن نشوہ دے گاوندے نے واہ نظر ہنسال دیاں گلیاں
اقبال کی شوہ دی شان کہاں آکھاں مھو معکم تے کم کاں آکھاں
ایہو بخشش داسا مان آکھاں جہڑی شوہ جپسال دیاں گلیاں
(دوبار)

منبر

بھیر بنی اولیاواں تائیں اوہ سی ایہو کہندے
اقبال محمد انس ملائک بھیر بنی تاں کہندے
میرا بیڑا بنے لائیں حق دے سپا ریا

بھیر بنی پیغمبراں تائیں اوہ سی ایہو کہندے
بھیر بنی جدناصیاں تائیں اوہ بھی ایہو کہندے
برکت علی شاہ یاسیدا عاجز تے کرم گسائیں

مکملہ

شاہ شہباز نے جانی بیشک آپ میں آپ میں
آپ میں مرتاج اولیاء عاجز تے کرم کسوں
آقا احمد ذائق جیسی ہو گئے ہو گئے
نشان بڑی لولاک مسا عاجز تے کرم کسوں
جبرائیل نے ایہہ گل آکھ سنائی ہے سنائی ہے
آپ میں قابل صد وثقا عاجز تے کرم کسوں
شمس ولایت نور قدم میں بحر کرم بحر کرم
سکل عالم کے پشت پناہ عاجز تے کرم کسوں
عرش فرخ تے مجتہدے شوہ مجتہدے نے مجتہدے نے
عزت زمانہ شیر خدا - عاجز تے کرم کسوں
مین دربار جوں ہو نہ کوئی آسرا آسرا
صدقہ شاہ شہباز پیا عاجز تے کرم کسوں
یاسید عاجز تے کرم کسوں میرا بیڑا بنے لادیں

مظہر شاہ جیلانی بیشک آپ میں آپ میں
میرا بیڑا بنے لادیں حق دے پیار یا... برکت علیشاہ
عبدالقادر جیلانی اسہی ہو گئے ہو گئے
میرا بیڑا بنے لادیں حق دے پیار یا... برکت علیشاہ
ظاہر باطن برکت شوہ وہی شاہی ہے شاہی ہے
میرا بیڑا بنے لادیں حق دے پیار یا... برکت علیشاہ
در حقیقت حضرت برکت شاہ اتم شاہ اتم
میرا بیڑا بنے لادیں حق دے پیار یا... برکت علیشاہ
فیض خزینے دے دروازے کھلے دے کھلے
میرا بیڑا بنے لادیں حق دے پیار یا... برکت علیشاہ
نحمد اقبال جی یا پندہی بخشو خطا بخشو خطا
میرا بیڑا بنے لادیں حق دے پیار یا... برکت علیشاہ
حق دے پیار یا... برکت علیشاہ یاسید

(پہاڑی)

مکملہ

ادھ بھرے غیناں والڑیا
مستان دے ساقی آجاو اک نظر سے مست بنا جاو
تیری مے جلی جگ تھیں نرالی ہے تھیز جھلکدی لالی ہے
تیری مے تھیں جو مجزور ہو یا تیری مے چہ درگاہ منظور ہو یا

تیرے عشق نے تن من جاو دیا
ذرا شوخی ادا دکھلا جاو مینا نہ تھاون والڑیا
ایہہ تان کٹ لے جاو نرالی ہے کر فضل پلاو نرالی
رست بدلی نرالی نرالی ہو یا واہ مے مے پلاو نرالی

آپے مے خمار میخوار ہو یوں آپے مست آپے ہو شیار ہو یوں -
آپے عاجز دی شمس دار ہو یوں اقبال کون تارن والڑیا

(بھیم - پہاڑی)

مثنوی

جنہاں پیاسنگ لایاں اکھتیاں نے انہاں تاشنگاں من دیاں رکھیاں نے
 جنہوں نین ماہی دے ڈنگدے نے اُہی چند سولی تے ٹنگدے نے
 اوہوں اپنے رنگ ورج رنگدے نے۔ انہاں وصل دی لذتاں چکھیاں نے
 جتے سونہا قدم نکا وندا لے لکھتاں سورج چند چکا وندا اے
 جدوں پاک جمال دکھا وندا اے اوووں عقل ہو ری اُکھ نیاں لے... جنہاں
 جیدے برکت علی شاہ پیر ہوئے اوہ تاں رُفت دے آن اسیر ہوئے
 سر دھر قدماں تے ظہیر ہوئے انہاں وہم کتاباں بھیاں نے... جنہاں
 دھن بھاگ اساڈے ورلیا۔ سانوں برکت شوہ واد در بلیا
 نت وگدا فیض داسر بلیا ہو یاں نیتیاں نہا نہا اچیاں نے... جنہاں
 سیر تاج لولاک۔ نشانی اے۔ سوہنا کھڑا چند اسمانی اے
 متھتے بلدی لائے نورانی اے۔ لکھتاں ناز دکھا دن اکھیاں نے... جنہاں
 جدوں سوہنا آپ دیاں ہو یاں اوووں بامراد اقبال ہو یا۔
 جدوں شوہ و افضل کمال ہو یاں و لوں کفر سیاہیاں لکھتاں نے... جنہاں
 (پہاڑی۔ بھیم)

مثنوی

میراں پیر دی ہاں گولیاں دینی بڑ گولی تن من وار دی ہاں جان صد قمرے گھولی
 کوہی کلی او گنہاری مُنہ کا لا دل سیاہی در در دھکے کھانڈی پھر دی اندر حال تباہی
 بے مراد جہانوں ہو کے در میراں دے آئی دو جگ دے سلطان میراں نے جاں اک نظر دکائی
 خودیاں چھوڑ گئیاں رمز عشق نے کھولی۔
 خورشید اعظم شاہ جیلانی عرش فرخ داسائیں اسم مبارک جس نے پڑھیا ہو یاں رتو بلائیں
 پاک قدم دی برکت بنے لاوے ڈھیریاں تائیں رنگ اپنے وچ رنگی جاندا رنگدا چائیں چائیں
 در آتے جو آیاں رنج رنج کھیلن ہو ری

دوست داد یا میراں جی بدیاں روٹ گوا دے
دو میراں تے جو بھی آدے خالی کدی نہ جاٹے

بولن حق میراں حق میراں دی بولی

مسکیناں تے کرم کما دے چوروں قطب بنا دے
عقلاں والیاں بیخود ہوں جان اک جام پلا دے

لا تخف فرمان میراں دا ہندام تائیں آیا
رواقبال قدم ہر دھریا عجزوں آکھٹا نایا

عالی ہے دربار میراں دا آپ خدا فرمایا
قد می ہذا سن کے سبحاں در تے سیس جھکایا

بروی تیری باں ہر دے میری جھولی پہاڑی

مکبہ ۱۳

دیکھو فی ایہ لاڈ لا آیا رحمان دا
برساں دا ڈبا پیرا بنے لالو دا
تاج لولا کی سرتے پا کے آگیا
چوراں تائیں پھر کے قطب بنا لودا
سوہنا سن موہنا دلاں وچہ دستیا
کعبہ اتے قبلہ ہے ایہ میری جان دا
فضل کمال دیکھو دستگیر دا
رستہ اپنے قریب نہ آدسی جان دا
آؤ ایہ دے قدماں تے چن گھولے
قد می هذا دیکھو فی ایہ دسی جان دا
نظر کرم دی کر کے پار اتا ریاں
گذر خطاؤں گل لائی جا وندا

شانی تاہیں کوئی دو جگ ایہی نشان دا
میراں دستگیر والی دو جہان دا
عہدیاں گت جہاں توں ہے گل لاکیا
میراں دستگیر والی دو جہان دا
اکھتیاں دیوچہ نٹے وانگ رچیا
میراں دستگیر والی دو جہان دا
مکھڑا جمال دیکھو میرے پیر دا
میراں دستگیر والی دو جہان دا
نظر دی سیاہی والا دل دھولے
میراں دستگیر والی دو جہان دا
محمد اقبال جہاں اوکھن ریاں
میراں دستگیر والی دو جہان دا

مکبہ ۱۴

موتو اقبال دے بابجوں پاؤ نے اشارے اوکھے

شاہ جیلان دے پلنے نثارے اوکھے

مقام سے ہیں تو ادین دلبر داراز پاویں
 سوہنے دی دید کرلا دیا ہے آج زینغا
 شمع دی کھٹ کھندی آجا بردانے آجا
 عاجز اقبال کہندا آؤ چند گھول کھائیے

شاہ لولاک جیچے ملنے پیارے اوکھے
 یوسف دے ناز نہوے ملنے دوبارے اوکھے
 سرنے تے مرنے باہجوں عشق دے چارے اوکھے
 برکت مشوہا دی باہجوں ملنے چھکارے اوکھے

(پیارڈی)

منبر

بنت منگدی - تیرے نظارے
 دید کران تان عیناواں یگھول کھواں
 حسن تیرے دی کھڑی چلو اڑی تیل و انگلیں ہوتی
 برکت شاہ جی کرم کما کیو! سینٹ کسینی لے گل لاو
 بریاں دیکھ نہ پرے ہٹائیں - اوکھناری قدیں لکس
 نظر کریں اک تارن والی - عرض کرے اقبال سواکی

تیتھوں بنت منگدی
 بنت منگدی - تیرے اشارے تیتھوں بنت منگدی
 بنت منگدی - ایہو چکارے - تیتھوں بنت منگدی
 بنت منگدی - مین دوکاڑے - مین تان بنت منگدی
 بنت منگدی - پیارے تینوں بنت منگدی
 بنت منگدی عشق ہمارے تیتھوں بنت منگدی

دلماں

اسم نامہ منبر

حب - برکت شاہ بیارام ظہر نور رحمتانی
 بے پرواہ کہا وے آپے بعد ادی دل جانی
 ک - رب العظیم کہا وے آپے رب الاعلیٰ
 روہر گوادے جھک دکھا وے سند صورت وال
 کرم جاں سوہنیے کیت لکھوں لکھ بنایا
 کنت کنتز والا ماہی کر او ہلا ج آیا
 ت - تنگ نظری واسے دعوئے میں تو شور مچایا
 تو ہی تو ہے ہر جایاں سایاں بین بن ہو رہ آیا
 ع - عفتان دی جاندا چتے عجز مین ساز گذاراں

بحر عقیق تے بے کنارا بے مومن نہانی
 بلند نصیب اقبال ساڑے ملیا نہا جیلانی
 رنگ اپنے وچہ رنگی جاندا واء رنگر کمالا
 رمز اقبال پیادہ پائی بیت وصل پیالا
 کن کہیا وچہ عشق کما کی کل وچہ جزو لایا
 کمر اقبال اد اشکرانہ کامل پیر جو پایا
 تحت النفس نصیب جہانندے تیزی عقل بلایا
 تو اقبال توں مار گویا تیر اعلیٰ پایا
 عشق سمندر غوطہ لاکے عینوں عین پکاراں

عجب نظارہ مکھڑاؤری عاکس من کٹارا
لکھیا چوٹیں اپنی لادری تیغ چیلانی
لطف عنایت ہادی کیتی لکھی حد جلدانی
ی۔ یاراں دایا رہے خاصہ عرش فرش دا دالی
اہم مبارک پیر میرے داستے حرف منشالی
جبرکت سر دھت بدلی گٹ نوں گل تے وسدی
لاموں بعل بنائے سنگ نین نظر عطا دل رسدی

عشق اقبال نوں عین حیاتی عشقوں دیر بہادار
لا علمی دا پیر سالہ دیکھے لاہی دیوں سیاہی
لا بختاج اقبال نوں کیتا لے کو بچی گل لانی
یار ہویں دا نام سداوے صاحب لطف کمالی
ہفت مراتب کامل انسان برکت علی شاہ عالی
فت تریاق عیلاں تائیں سر انیس عین کشف دی
سی بختیں یا شاہ ماج سن مے عرض اقبال مکی دی

منبر

باد صبا برکت علی شاہ ہادی نوں میرا حال سنا

میں داری تو آپیا آسن لے درو کہانی
عشق تیرے جان جلائی رو رو دیواں دہانی

آکھیں جا برکت علی شاہ ماہی نوں میرا حال سنا

تو شاہ شہباز دا جانی میں تیری ماں دیوانی
دو جگ تیریاں جھاں پیا آدیں کرم کساوین

آکھیں جا برکت علی شاہ ماہی نوں میرا حال سنا

میں بڑیاں عیباں والی تیری نظر ہے تارن والی
در تیرے اقبال سوالی کردے محاف خطا

آکھیں جا برکت علی شاہ ماہی نوں میرا حال سنا... باد صبا
(لہاں)

منبر

آئی بہار جان فر اکھلنے لگی ہے دل کی کلی
باد صبا نے کچھ کہا بڑکس نے آنکھ کھول دی

میں ہوا جبے حجاب عشق کی دیکھ بیکلی
میں منادی کر رہی آتے ہیں برکت شاہ علی

درے خانہ کھل گیا پینے کا وقت آ گیا
جام پہ جام دے دیا ہوش و حواس لے لیا
مستوں کا دین ایمان ہے سجدہ بہ پائے مینوش
اب نہ دے بے قراریاں اب نہ دے انتظاریاں
ہوسم بہار آگیا اب دلدار آگیا

پیر مغان نے لطف سے اب تو صراحی تھام لی
قطرہ کے بدلے جان لی ساقی نے چال دہلی
دیدنباں ہے دید حق بت کی خدائی مان لی
سامنے روئے یار ہے ہم نے عدم کی راہ لی
کب اقبال رہ گیا دید ملی تو مستی جلی
(پہاڑی)

نمبر ۱۹

شہباز کا پیسا راعالم کا پیشوا ہے
مقلود عاشقوں کا معبود عارفوں کا
صورت ہے مصطفیٰ کی سیرت ہے مرتضیٰ کی
میں کیا کہوں کہ کیا ہے کہنے سے بھی درا ہے
شیدائے طور سینا موسیٰ را دھر تو دیکھو
غیر شکن لگا کما کافی ہے اک اشارہ
سب پر کرم کیسے ہے اسے دستگیر عالم

عرش بریں کا ساکن امت کا راہنما ہے
برکت علی شاہ ہادی اکمل ہے عالیجاہ ہے
سب حاکموں کا حاکم سر تاج اولیاہ ہے
یہ درکنز مخفی لا ریب کبیر یا ہے
اس کی گلی کا فترہ ذرہ خدائے ہے
بند سے مولا کر دے یہ نظر کہیا ہے
اپنا منالے شاہ اقبال کی دعا ہے

(ملک)

نمبر ۲۰

پیر مغان نے مجھ کو دیوانہ بنا ڈالا
آندے تیری شاہ کیا کیا نہ بنا ڈالا
اسے شاہ نازینان اک بار تو نظر کر
مرد سے پہ جب نظر کی اٹھ دہانی دیتا

نظر عطا سے پل میں مستانہ بنا ڈالا
عالم کے بت کدہ کو مے خانہ بنا ڈالا
ہم نے بھی دل کو تیرا نذرانہ بنا ڈالا
اسے مظہر احدیت جانانہ بنا ڈالا

اے در شہبازی برکت علی شاہ ہادی
اقبال کو بھی اپنا پروانہ بنا ڈالا

توالی

لمبہ ۲۱

ہستی کے دام سے رہا اب موبو ہوا
چرچہ تمہارے سن کا جب کو بہ کو ہوا
عکس جمال منور نشان اب سو بہ سو ہوا
تجھ سانہ چارہ گر کوئی امیہ غور ہوا
اقبال کو منشا دیا اب تو ہی تو ہوا

چو کھٹ تمہاری چوٹ کے میں سر خرو ہوا
ظلمت کدہ دہر میں چکی منیا نے عشق
لاکھوں ہی طور جل گئے دیکھا جو بے حجاب
تجھ سانہ نہ رد کوئی تجھ سانہ دلربا
احساں نہ بھوٹوں کا تیرا اسے شاہ کا ملاں

(درجیم)

لمبہ ۲۲

تیرا چہرہ دیکھ پانا دائمی مساز ہے
قلب مومن میں مسمانا یہ تیرا اغماز ہے
عشق کا اسے جاں پہی اغبام اور آغاز ہے
آپ ہے برکت علی شاہ آپ ہی شہباز ہے
جلوہ گراس میں وہی ہیں مجھ کو یہی بس ناز ہے
اک شکستہ ساز ہے توئی ہوئی آواز ہے

تیرے در پر سر جھکا نہ مغفرت کا راز ہے
مردے کو عیے بنانا یہ تیرا انداز ہے
آپ آئے ہیں جھپی ہم چل دیئے سوئے قدم
جلوہ گاہ ناز میں پہنچے توقعتہ یہ کھلا
شیشہ دل ٹوٹ کر ان کے لئے شیشہ بنا
پوچھتے ہیں حال دل اقبال کہہ دے بر ملا

(ضلع)

لمبہ ۲۳

زندہ ان عقل سے مجھے آزاد کر گئے
چھکے سے دل میں آگئے تباہ کر گئے
آنکھوں کے اک اشارہ سے وہ شاد کر گئے
چارہ گری میں اک نئی ایجاد کر گئے

ہستی میری کو جب کہ وہ برباد کر گئے
اللہ رے حسن یار کی ذرہ نوازیں
روداد عشق سن کے وہ خاموش ہی ہے
دایغ بگر کو چھپ کر ناسور کر دیا

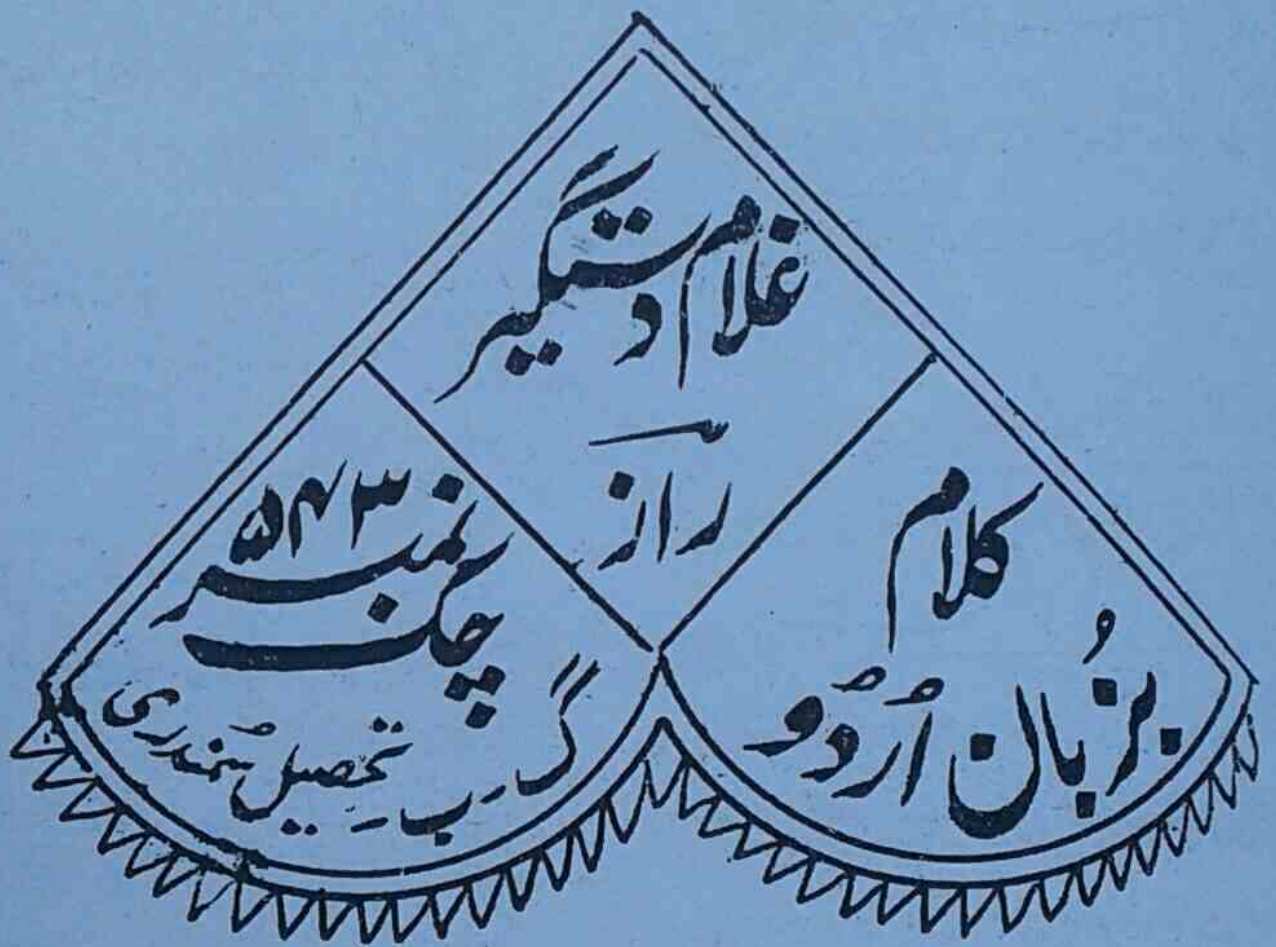
(درجیم)

پیمان عشق بندھ گیا سلطان عشق سے
اقبال شکر لاکھ ہے امداد کر گئے

منہ ۲۴

تیری تقویر کو اے جاں ربخ رحمان کہتے ہیں
تیری تدبیر کو ہم ذات والا نشان کہتے ہیں
تیری تقویر کو شہباز کافرمان کہتے ہیں
تیری تدبیر کو ہم درد کا درمان کہتے ہیں
تیرے الطاف کو عقدہ کشائے جان کہتے ہیں
تیری ذاتِ مطلقہ کو شاہِ جیلان کہتے ہیں
میری تقدیر کو بے شک بڑی تقدیر کہتے ہیں
میری تقصیر کو بے شک بڑی تقصیر کہتے ہیں
میری ہستی کو بے شک آہنی زنجیر کہتے ہیں
میری فریاد کو بے شک بلا تاثر کہتے ہیں
تو سن لے اے میرے مولا تجھے رحمان کہتے ہیں
تیرے در کی گدائی کا فقط مجھ کو سہارا ہے
تیری شانِ عنائی کا فقط مجھ کو سہارا ہے
تیرے در سر جھکانی کا فقط مجھ کو سہارا ہے
تیری اس دلربائی کا فقط مجھ کو سہارا ہے
کرد نظر عطا اللہ اسی کو دان کہتے ہیں -
تیرے تاز واد اکو حشر کا سامان کہتے ہیں
تیری برقی نظر کو عشق کا طوفان کہتے ہیں
تیری اس خاکِ پا کو سرمہٗ عرفان کہتے ہیں
میرے دالی تجھے شہباز کا دل جان کہتے ہیں
غلامی کو تیری اقبال کا ایمان کہتے ہیں

(ایمن)



دوہڑہ نمبر

جس کے فیضیات بے حد و حساب ہیں
کرم کیا ہے جس نے بھارا
ڈوبتے بچ گیارا اذ بچارا

جارا ذکر کوک غافل اس عالیشان میں
برکت علی شاہ پیر مہارا
وقت مشکل دیا سہارا

مدح شریف

وہ عالی شان ہے اسکی کہ جو اس در پہ جا کوکا
بدی کا تھا وہ مجھو عدوی میں سرتا پارنگا
اگر چہ تھا وہ آزرده بہت مجھو کا
مگر جب نظر کی میراں بہا دی فیض کی گنگا
موت ہے بہت گفتار کی تیری یہ شیرینی
شفادے لادو اکو یہ تیرا انداز تعلقینی

نہ کھا تو کھو کریں غافل محی الدین کا ہو جا
جو چاہے تو تیرا ہستی محی الدین کا ہو جا
بھلا تیرا ہے سراسر ہے محی الدین کا ہو جا
غلامی اس کی شاہی ہے محی الدین کا ہو جا
قسم ظل خدا کی ابر رحمت یاں برستا ہے
خدا بھولا ہوا جھکنے کو قدموں پہ ترستا ہے

فقر کا بادشاہ ہے تو شنادر بحر عرفاں کا
اکھڑتا قدم دہشت سے تیری ہے آج شیطان کا
خطر مطلق نہیں تیری کو خراب ترگاں کا
تیری واسع ولایت میں خطر نہ دین و ایماں کا
قوی ہو گیا تو انا و درندہ صفت اور حباب

کبر سب چھوڑ کر ہیں مانگتے رحمت تیری سرور
الان نہ سمجھا کھو اس سر پہانی
شگفتہ ہوئے افسردہ رہی جاتی پریشانی
مچی ہے دھوم مینا نہ محی الدین جیلانی
چلے آتے ہیں میکش طلبکار فیض رحمانی

محی الدین تجھ کو واسطہ اپنی کریمی کا
خوش دورنگ غلط اپنی طبع کی رنگینی کا
تیرے قدموں کی برکت سے بلا برکت علی ہادی
خلق میں دھوم ہے چکی ہوئی گھر گھر میں ہے شادی

سجا تلج فقر سر پر دی کر جس نے کی آزادی تیرا یہ لٹکتا ہے شہا کھڑا ہوں بن کے فریادی
 پیری ذات مقدس سے کونم کی بھیک چاہتا ہوں
 تو کر منظور عا جزہ کو سنا لیک چاہتا ہوں
 اُسے مشکل ہی کیا جس کی نظر ہی کمیانی ہو اُسے مشکل ہی کیا انداز جس کا مصطفائی ہو
 اُسے مشکل ہی کیا ہے خم جس کا اثر تغائی ہو اُسے مشکل ہی کیا ہے کام جس کا رہنمائی ہو
 محبکی میں دیکھتا در پر تیرے ساری خدائی ہیں
 مجھے اللہ عطا لینا کھڑا دیتا دہائی ہوں
 شہ دیوڑ میں اکثر میں اٹھ کر راز کہتا ہوں شاہ جیلان ہے باقی میں بچتا ساز سنا ہوں
 وہی دانا وہی بیسنا وہ محرم راز کہتا ہوں محی پایا خندا پایا بعد میں ناز کہتا ہوں
 زمانہ بھر میں رقصان ہے ہوا تیرے بچانے کی
 فلک بردار نے میکش یہ حالت ہے دیوانے کی

مہینہ ۲

اے فقر کے بادشاہ اے لائین صدا حرام محسن عالم تیرا ہم اس لئے لیتے ہیں نام
 ہو جزو ایمان یہ خودی سہتی کا ہو قصہ تمام مانگتے ہیں تشنہ لب ساقی پلائے ہم کو جام
 کیونکہ تو مختار ہے کوثر کا اے عالی جناب
 رہنے دے قدمیں پہ لٹا ہو چکی حالت خراب
 ہم کو نہ شکوہ ہے کوئی اور نہ کوئی اور بات ہم نہ خواہش دُنیا اور نہ دُنیا کی بات
 طالب عقبے نہیں کرتے نہیں حبت کی بات ہم کولس معلوم ہو چھوٹی ہوئی اپنی ہی بات
 تیرے در پر سر جھکاتے ہیں بدل دو ہم کو خم
 پلیٹ دو کا یا تو لا محذور کسہ لائیں گے ہم
 ہم شرب و ہراز ہو کے بیٹھیں محفل میں تیری
 ہم سنیں لغزہ جیلانی لٹا جس سے لا ہوئی
 دیکھیں سر چشمہ اُبلت یسین توحید کی
 تاکہ دل سے دور ہو افسردگی پڑ مزدگی

نہ رہیں بزار ہم کو شربت دیدار دے

گامیں گن خوشنود ہر تو شربت جیتا رہے

تیرے عالی مکان کی نیلگون دسنبہ چادر ہے مٹھی فرش پر تیرا تپ ہے تو فار ہے

محمی الدین بکر حکم پھر سے کیا صادر ہے بیاطن قادر مطلق - بظاہر عبودت در ہے

تو قطب مشرق و مغرب و لایت تیری کل دنیا

محمی الدین عبد القادر ہم پر دیا کرنا

تیرے دربار عالی میں سوالی بنکے آیا ہوں بدل جاتی ہے بد عالمی یہاں میں سن کے آیا ہوں

تیرے نور ہدایت سے میں روشن ہونے آیا ہوں جلا کر رخت بستنی کا حسن کو پانے آیا ہوں

تیرے صدقے محی الدین ملاکھوں رحمتیں تجھ پر

مہا اپنی عنایت سے بہت میں رحمتیں تجھ پر

نامور آت میرے گنہگار کی بھی خبر لے بیکلی میں مبتلا ہوں بے خبر کو خبر دے

آبدیدہ راز کو صحت کا اپنی اثر دے جس سے پہچانے نفس کو ایسی اس کو نظر دے

رحم کرنا بیکسوں پر وصف ہے میراں ترا

جس میں سمٹا ہے دو عالم ظرف ہے میراں ترا

اسم نامہ

برکت سب اسکی ہے جس برکت بھرم مٹایا جی
بحر عرفان صفت اندر غوطہ شوق لگایا جی
رحمانی نظر جو کرے رجوع طرقت رحمان کیتا
خودی مدد کی چینی ساری مستوں کا مستان کیتا
کمزور عقیدت مندوں کو کیف کوثری جام دیا
غیر شکن لڑکا ہوں سے ہستی کا کام تمام کیا
تیز تباہی ساری کیا ہے بندہ کیا سبحان
بے حد ہوئی عنایت ہم پر اپنی کر لی اب پہچان
عشق کی رمز جو پائی ربط ضبط سے کام لیا
رعنائی بیوی جذب آنکھوں میں مہبوت مہالاکلام
لبالب نے کامیالہ دیا لحاظ غمزدوں کے ساتھ
نازنین کی مٹی بولی مار گئی غمزدوں کے ساتھ
یاد سے فارغ ہوا دیکھا یا ر آئینے بیچ
بے پروا با شہنشاہا کمی نہیں خزانے بیچ
شراب جب عشق پلائی دید کا شربت بھی کچھ دے
چوموں تاج میں لائق ہو کے اتنی فرصت بھی کچھ دے
آنکھیں بھپا رکھ کر تھی تیری دید کی رکھ آمیہ جن
انفت تیری نے بوش بیدار کیا عشق کھا کچھ دتا جن
ہا دیا رکھیں خیال میرا روشن کرے شمع ہدایت حالی
راڈ اگر اتیرے دو راڈ پر مڑ کے جائے نہ ایہ ہزار حالی

ب

س

ک

ت

ع

ل

م

ن

ہ

و

ز

پیر پیدی کاٹ کے جس نے پاک پیوند لگایا جی
بیچارے کا چار انگر آرز بیز از بپایا جی
کعبہ دل میں اللہ انظر ہر احمد جان کیتا
مسلمان سبحان کہلایا سندھو کا ٹھیکو ان کیتا
نخن اقرب گیا پہچانا محسن یہ انعام دیا
پریم کوٹ میں مہتمم پایا سجدہ جا غلام کیا
وہ غلام نہیں ہو سکتا اصل جسکی ہے سلطان
راڈ برکت ہو گئی پوری ہا دی ہوا ہر بان
ناز و ادا دکھلائی دلبر کرسی دل پر کیا مقام
پھر جب پڑھی صورت معنی باقی رہا اللہ کا نام
پی کر و جد گیا ہو طاری بخود کیا رمزدوں کیا تھ
حال حقیقت جانکا ہی بھڑے کب باتوں کیا تھ
اسکو سازش غیر نہ بھاوے جسکے سوزش سینے بیچ
ساحل پر ہے راڈ بچارا سے چل ساتھ سینے بیچ
بیونک جلا یا ہے مٹے نے تریاق کی رغبت بھی کچھ دے
شدر ہو کے نہ میں دیکھوں لگو فرحت بھی کچھ دے
تیری رعنائی نے کھینچ لیا دل اٹھا ملکہ سا جن
کر حیرت نا چیز کی آج پوری ہو سکے سخی اور بے پر لہ سا جن
بھوے ہوئے کو راہ دکھا جاؤ کر زس توں کیونکہ بد حالی
تجھے واسطہ شبہ جلیان والا کر ہر بان ہر بان الی

برکت لازم ہادی لائق سخی علم تقرب ہو

علیٰ محسن ہے فقر کا۔ شاہِ بے پراہِ مقرب ہو

البتی

دامِ خودی میں بے شک پھنسا ہوں۔ بعید از حقیقت میں سرا سوا پڑا ہوں

دُعا دل میں میرے میں مُشرک پڑا ہوں اطاعتِ نفس میں میں ہر دم لگا ہوں

مگر تیرے دامن سے چمٹا ہوں شاہا

ربانی کا ہو جا وسیلہ خدا را

تیرے ہوتے پھر ڈر رہے کیوں کسی کا تیرے ہوتے توں کیوں سہارا کسی کا

تیرے ہوتے دم میں بھروں کیوں کسی کا تیرے ہوتے شیدا بنوں کیوں کسی کا

تو مشکلاں دستگیر دو عالم۔

مہر کا نقشہ ہے تو غوث الاعظم۔

تیری بادشاہی میں ہم نے یہ دیکھا۔ جو بے حال تھا اس خوش حال دیکھا

تیری نے میں ہم نے یہ اعجاز دیکھا لگی جس کے منہ سے وہ بخود ہی دیکھا

بڑا بلیوں پر یہ احسان ہے تیرا۔

گئی شامِ غم کی کیا ہے سویرا۔

کوئی ایک سرمست مستی میں بولا مجھ نے ترازد میں ہے جس کو تو لا

وہ غارف ہوا اور ہوا فخر مولا خزینہ فقر کا گویا اس نے کھولا

جہاں دنیا در پر ہے خادمِ مجھ کے

ہمیں مجبوندہ لازم ہے در پر مجھ کے

بہت سخی دربا ہے شاہِ جیلان یہاں بھیک مانگیں غریب اور سلطان

فکر کا ہے سلطان لاریب میرا صبح عید کو تا ہے شام غریباں
کھڑا ہوں میں در پر تیرے دست لبتے
بتا دے تو عاجز کو وحدت کا رستہ

تیرے مرمت کا میں طالب ہوں شاہا طلبہ گار تیر حقیقت کا شاہا
تیری ذات اقدس کو ہے جس نے چاہا ہوا زیر سایہ لولاک شاہا
تیری غایت و انتہا جس نے سمجھی
حقیقت حقیقت میں ہے اس نے سمجھی

تیرے در پر لاکھوں کھڑے ایسے سائل حسن پر تیرے جو کہ ہوتے ہیں سائل
تیری دلبری کے ہوئے ایسے قائل یہ دُعا کا پردہ رہا کوئی سائل
ہے مابین اُن کے کھڑا راز بیکس
کرم کن کہ بے حد ہوا ہے وہ بے بس

مثنوی

مانا یہ ہم نے تو اتم ہے مکرم ہے خلق اخلاص رکھتا ہے عزم تیرا تم ہے
اشارے تیرے ان کچھ سمجھتا تیرا محرم ہے جہاں پانی میسر ہوں تو پابند تیم ہے
حسن تیرا نالا ہے نگاہیں تیری آوارہ

کوئی سہیل ہوا اس جا کسی کو اس جگہ مارا

ادائیں تیری بے وقوف چلن تیرے کو کیا کہئے جفا میں جو آمادہ لگن تیری کو کیا کہئے
پسائی کھلی جس نے شکن تیری کو کیا کہئے جلے پو تو حسن سے ہم حسن تیرے کو کیا کہئے
مسلمان ہوئے تھے مر کر مگر کافر نے نہ چھوڑا

کفر انداز نے ہم کو جد ہر چاہا ادھر موڑا

ہوئے ہم غرق تجلی تماشا نے حسن کیا دیکھا طواف قبلہ کو بھولے معیار حسن کیا دیکھا
ہوئے ہم ساکت و حیراں در حسن کیا دیکھا سنے ہم آپ کے اپنے سراپا حسن کیا دیکھا

عشق سے حُسن کہتا ہے چلنا ہم سے تم سیکھو
 پھلتی ہے لہر جس جا کدونا ہم سے تم سیکھو
 ملا کر خاک میں مجھ کو تجھے غلام ملا ہے کیا
 غریقِ غم ہوا ہوں میں ستم یہ کم کیا ہے کیا
 گہرا کر ادراج ہستی سے تو پوچھ ماجرا ہے کیا
 بنا بخود کیا مجھوں بتا تجھ کو ہوا ہے کیا
 نہ ہوتا ہریاں ہادی نہ جانے کیا حشر ہوتا
 کہیں یہ راز بھی بس قبرِ ذلت میں پڑا ہوتا

مکملہ ۱۲ - یہ احساں ہے برکتِ پیا کا ہمالے

ہے فی حب سے ہم نے مئے شوق و وحدت
 ہونی واضح ہم پر ہے ہادی کی برکت
 ملی بھاگ جانے کی ہستی سے فرمادت
 دیناے دُور کی رہی حباتی رعبت
 بڑا ہم پہ احسان ہے برکت "پلی" کا
 بنا دیا چیرا جس ہم کو مچی کا
 میرے ہاتھ حب اپنے ہاتھوں میں بے
 کیا کہیں ہم پہ کیا احسان کئے
 برہم دل کے احسن ایک جان کئے
 درخشاں محبت کے نشاں دیئے
 ہم ایلے محبت کے حلقے میں آئے
 کہ جی جس سے باہر نہ جانے کو چاہے
 کُنت کُنزاً کی ہم نے حقیقت کو جانا
 عابد و معبود گیب سب پہنا
 مرے موت عاشق کی تب ہم نے جانا
 عدم ہے عدم باقی ہو کا فنا
 اُس کو سب کچھ ملا بلا جس کو ہادی
 ہے برکت کی برکت میں کرتا مَنادی
 ناخدا مجھ بے پایاں عشق کا ہادی
 کنارے کھنور سے لگاتا ہے ہادی
 سہارا جَدائی میں ہوتا ہے ہادی
 مصیبت میں تکین دیتا ہے ہادی
 ہے ہادی ہی منزل اور ہادی ہی مقصود
 ہے نشہ ہادی ہی نشوونما اور نمود

برکات ہادی کی کیا میں بتاؤں عنایت ہے بے حد صفت کیا سناؤں
 بالآخر ہیں "پی پی" کا لغزہ لگاؤں ہو گئے از خود رفتہ پیہا پیہا پاؤں
 ختم ہو تھا صفا ماؤ تو کا سارا۔

کرے ہادی گرا کر اک نظر سے اشارا

کرم کی نظر کر میرے پیہا برکت ہوں طلب کار تیری عنایت کا برکت
 ادا تیری ہر اک اشارا عبارت میں ہنزا دہکتے ہیں برکت ہی برکت

تیرا سنگ در مثل کعبہ ہے ہم کو

جھکنا جس کو ہوا لازم ہم کو

کیا روشناس کیا ان تو نے دکھا دیا بلدہ ایمان تو نے

کی شفقت عنایت اور احسان تو نے ہم کو محرم کیا شاہ جیلان تو نے

میں صدقے تیرے رازیوں ملتے ہیں

دے بادہ تند ہوا وہ بے حس ہے

منہ

ہوتا نہ دنیا میں اگر منق و مجور۔ اسلام کا دنیا میں ہوتا نہ ظہور

حسن کے ہوتے ہی ہوتا ہے غرور حسن ہے شعلہ تو دل چھوٹا سا طور

زحمت اٹھانی چاہئے ایمان کی عزت کے لئے

کفر کچھ چاہئے اسلام کی عظمت کے لئے

بایل الطاف ہے شاہ حسن تک رہا آمد کو ہے سارا چین

ہے نہیں کس کو بھلا تیری لگن مرغوب ہے ہر نفس کو تیرا چین

گر می رخسار ہے عوام کی رخصت کے لئے

دل جلے جاتے ہیں انجام کی فرمت کے لئے

منع سوزاں ہے تو اذن عام ہے کیا بیشک جیل کے بھی ناکام ہے؟

زندگی عاشق کی غم کی شام ہے جدائی مصیبت میں صبحِ شام ہے
 دشتِ بخت ہے آلام کی رعیت کے لئے
 خوابِ فحل ہے مگر ناکام کی حسرت کے لئے
 وعظِ محی کی وہی آواز ہے پیغامِ حسن کا وہی انداز ہے
 حسنِ جلوہ گر خاموشی ساز ہے فریادِ عاشقِ آجِ مثلِ ایاز ہے
 منتظر ہے رازِ ان ایام کی شرکت کے لئے
 بادِ وحدت تھلے گا جام کی حرکت کے لئے

آنسو

لگا ہ شوق کے تاروں میں اٹکائے ہوئے آنسو پلوں کی یورشِ پیہم سے بچائے ہوئے آنسو
 جنوں و عشق کی گرمی سے گمائے ہوئے آنسو سراپا نور میں آنکھوں میں لہرائے ہوئے آنسو
 منتظر ہیں برسنے کو نفی اثبات ہونے دو
 میرے ارمان کھل ڈالو یا میری بات بڑھنے دو
 سادوں کی گھٹاؤں کی طرح برسینگے آنسو دامانِ پاک کو تیرے جیب پالیں گے آنسو
 دورِ جنوں میں کس طرح سنبھالیں گے آنسو ارمان نہ نکلیں گے تو زکائیں گے آنسو
 جو روحِ جفا کی مدھم نہ رفتار ہونے دو
 مشکل ہے گراں تر ار تو اصرار ہونے دو
 تیرے لئے بہاؤں کے سوا بار یہ آنسو آنکھوں میں میری بن گئے آزار یہ آنسو
 آئینے تیری آنکھوں میں اک بار یہ آنسو ہیں برکت علی ہادی عجزِ آثار یہ آنسو
 ان آنسوؤں میں دامنِ اُفتِ بگڑنے دو
 مینا رنجست کی نہ حُفّت ہونے دو
 دل کی بربادی کے ہیں آثار یہ آنسو حقیقتِ مستحکم کی حمایت کے ہیں اظہار یہ آنسو
 انبساطِ دغم میں ہیں درکار یہ آنسو گرتے ہوئے بھی سگرتے ہیں اصرار یہ آنسو

سجدوں میں زمین زار بے سہارا ہونے دو
شروع چشم آبدیدہ سے پکار ہونے دو

التمیٰ - منہ

محبوب سبجائی ہے تو قلب ربانی ہے تو
درتیرا پھر چھوڑ کے یہ بے نیاز جانے کہاں
غوث غوثوں کا ہے تو غوثوں کو بھی ہے جستجو
سوزش دل کی دوا تیرے سوا پائے کہاں
تو قبلہ گاہ ہے عاشقوں کا
خورشید وحدت واقفوں کا
سلاطین ہے تو منعموں کا
کارنر مابیکوں کا
خاک پاتیری شہنشاہ ہم کو مل جائے اگر
لعل و یاقوت جو اس پر کچھ نہیں رکھتے قدر
خبر لے دل سوختوں کی دستگیر
واسطہ تجھ کو محمد مصطفیٰ پیران پیر
دونوں عالم میں نہیں تیری نظیر
سنگوں درتیرے شاہ و فقیر
بے بس دلا چار ہو کر درتیرے آیا ہوں میں۔
اپنے دامن چھپا لو اس لئے آیا ہوں میں
تیری غلامی کے آگے شہنشاہی کچھ نہیں
مثنوی حبت کچھ نہیں ہے خوفِ دوزخ کچھ نہیں
شان و شوکت کچھ نہیں ہے باہ و حشمت کچھ نہیں
قد اہیں قبر کا محشر کی وحشت کچھ نہیں
ہو گئی جس پر تیری نظر عنایت دستگیر
چھٹ گئی ذکر و فکر سے ہو گیا وہ بے نظیر
اے محبوب خدا ذی شان سید اطہر والور
بیانہ دل کا بھر پیوے اور ہو پیوے کا خوگر
بھٹکتا نہ پھرے تیرا گدا گدا کپکپول لئے دور
الادے مست ہو کر یا شاہ جیلاں میرے مژدہ
رہے قیام تیرا مے حسانہ یہ رندان کہتے ہیں
تیرے رندوں کو اہل ہوش نکستہ وان کہتے ہیں
تیرا سگ شیر کے آگے پیچھا رہتا ہے
تیرا حنا دم بڑی تاثیر رکھتا ہے

نام ہے تیرا وہ خیر توڑ سکتا ہے اسیر زلف تیرا عاشقوں میں قدم رکھتا ہے
 نہیں کوئی سوا تیرے اسے ہستی توڑنے والے

فنا فی اللہ بقا باللہ خدا سے جوڑنے والے
 محمد مصطفیٰ کے دین کو زندہ کیا تو نے علی مرتضیٰ کی شان کو بالاکیا تو نے
 فخر کا اور اللہ کر حبیب فخر اللہ لیا تو نے بیوا فنین عام تیرا باب رحمت واکیا تو نے
 ہیں صد خیر رحمتیں سب تاجدار اولیا اُدپر

کہ مخمور جھڑتے رنداں میں جس کی ادا اُدپر
 کہتا پڑ گھٹ پڑا تو حید کا ہے بے شکن تیرا
 ابرم ہے قلد ہے راحت فراصحن وچمن تیرا نقش ہے احمد غیر ابوری کا ہر چلیں تیرا
 تیرے الطاف سے ڈوبے ہوئے بیڑے بھٹکتے ہیں
 تیرے پالیش کے دھن برے افطاب بھٹکتے ہیں

کیا تجھ کو محمد مصطفیٰ نے گیسار میں والے خواہد گم راہوں کو بعد میرے آگے سنبھالے
 شب معراج میرا دست نازک پکڑنے والے جھانچم برسوں کے رحمت کے بچھ پر نور پرنا سے
 تم اس ذات کی جو پاک ہے واحد و لا ثانی
 محمد مصطفیٰ کے نقش کی اسے تو لٹانی

محمی الدین ہے اقل - محمی الدین ہے آخر محمی الدین ہے مظہر محی الدین ہے انور
 محمی الدین ہے بالمن - محمی الدین ہے ظہیر محمی الدین ہے اندر محمی الدین ہے باہر
 وہی ناظر وہی منظر وہی فراست و صفات اندر
 وہی پشت و پناہ یہ شکستہ ہی گویا ہے بات اندر

جنت انور پیشانی منور تیسرا چہرہ ہے بڑائی اولیائی کا بند ہا سر تیرے سپہرا ہے
 خدا سے رشتہ اُلفت بہت گہرا - تیرا ہے جی بھی ملکوں کا تیرے گرد چاروں طرف پہرہ ہے
 نہیں حاجت نہ رکھو کسی کی دستگیری کی -
 محمد مصطفیٰ کی تو نے خود حب و سنگیری کی -

نہیں وہ شیر نیر دانی کہ جس پر ناز گھبارا ہے
سہارا تیرا گویا ہم کو اللہ کا سہارا ہے
عزق ہوتے بچا لیں فقط خاصہ تمہارا ہے
تو دیوان محمد ہے یہ سب دختر تمہارا ہے
سوالی لاکھوں آتے ہیں نہیں جاتا کوئی خالی

فیاضی اس قدر تیری میرے آقا میرے والی
خدا کا شکر ہے لکھ بار محی الدین جسدانی
کریم کی نعلین کر شاہ باہری ہے فضل رسانی
جو تو ہو مہرباں ہم پر خستہ اچھی مہرباں ہم پر
علی المرتضیٰ راضی محمد مہرباں ہم پر

بجائے گر کریں عہدہ تیری و بلیز کے اوپر
خدا ہوں ہر ادا تیری یہ ہر اک چیز کے اوپر
بنادیں مرد عنادی تو نظر کر ہیز کے اوپر
خوش قسمت جو ہو میں مہرباں نا چیز کے اوپر
بدل تیرے میری جسم میرا رسانی ہو
بھری دامن امیدوں سے نہ خالی میری جھولی ہو

انہیں تھسا نظر آتا کوئی مجھ کو زمانہ میں
بنائے مستی ہے جو سونا کرے کشتہ نشانی میں
مے شوق حقیقت دے جو بھر بھر کے پیانہ میں
کہ حسرت رب ارنی پوری ہو جس کے خزانہ میں
ایسے دلدار کی وصلت ہمیں قرب تقالے ہے
کہ جس کے پاؤں کی مٹی بھی خیر گل لالہ ہے

عجب کیا ہے تیری محفل سے جو علوم پا جائے
بنے بندہ سے جو بندہ اگر معلوم ہو جا جائے
ترے خادم کی خدمت جو کرے محسوس ہو جائے
ہوئے وہم گماں باطل خود می معلوم ہو جائے
تجلی صبح کا وہ دیکھے عبد مستودہ جی نے
وہ عارف بگیاں ہووے اگر نا بود کو جانے

رقم کب کر کے تیری مدح نا چیز ہے بندہ
کہ لاکھوں داغ ہیں جس پر بہت گندہ بہت گندہ
زبوں حالت بہت کہ تر تحفیل ہے پر آگندہ
زباں کو کس طرح کھولے ہو اس نے بہت شرمندہ
فقط اک آس ہے باقی کہ دامن تیرا پکڑا ہے

شرم رکھ لہجہ میری کہ دامن تیرا پکڑا ہے
 فقط معروض ہے یہ راز اعلیٰ مکانِ دالے
 لڑکھٹے کو بچا لینا بہت اُدھے نشانِ دالے
 ہنسو بیکس کی اب فریاد اے جلی جیلاں دالے
 پیاسے مرنے جاؤں تڑپتے یہ بے نشان دالے
 سہارے پر تیرے لطف و کرم کے بٹے جاتے ہیں
 دیا ساقی ساغر بھر کے ہر دم پئے جاتے ہیں

فریاد

تیرے دم سے باقی وحدت کا مصیبت زندگی
 خود شناسی خود بینی اور شہارِ بندگی
 قائم ہے تیری بدولت نے کہ وہ و سیکشتی
 مانگتا پھر غیر سے ہے باعدِ شرمندگی
 کی نظر جس پر کرم کی ہو گیا وہ شاد ہے
 یا منی الدین عبد الفتاؤد فریاد ہے

احسان ہے بے حد تیرا اے بادشاہِ اولیا
 دلہیز رندوں کو ہے تیری معرفت کی کر بلا
 دیکھ کر روشن جیس بولا کوئی یوں دل جلا
 قسم ہے مجھ کو خدا کی تو ہی ہے رب العلیا
 ویراں سستی تیرے دم سے ہو رہی آباد ہے
 یا منی الدین عبد الفتاؤد فریاد ہے

احسان ہے بے حد تیرا اے بادشاہِ اولیا
 دلہیز رندوں کو ہے تیری معرفت کی کر بلا
 دیکھ کر روشن جیس بولا کوئی یوں دل جلا
 قسم ہے مجھ کو خدا کی تو ہی ہے رب العلیا
 ویراں سستی تیرے دم سے ہو رہی آباد ہے
 یا منی الدین عبد الفتاؤد فریاد ہے

اے مہنچ جو دو کرم اے محبوبِ دوستان -
 اے بے سہاروں کے سہارا اے ممدِ ناتواں
 اے نور کے پیکر محبت قبلہ گاہِ عاشقان
 کیا نہیں معلوم تجھ کو طایبوں کی داستان
 ہستی مٹا بے خود بنا معذور کی مراد ہے
 یا منی الدین عبد الفتاؤد فریاد ہے

تھے ملہبِ نعلے دم کے مجھ کو چراں کر رہے کر کے انبار تھے سد سکندر بن رہے
 رازن سے تیرے مگر جب مہبہا ہم مینے لگے رخت ہستی کے جلے نہ ہم رہے نہ غم رہے
 وہ تیرا ساقی بلا نہ ہم کو اب تک یاد ہے
 یا محی الدین عبدالقادر انصاریا د ہے
 فقر کے معنی یہی ناپید کو پیدا کرے امیرِ اربعی ہزار دہ سے اپنے ہویدا کرے
 رمز ہو ہر بات اس کی کبر ناپیدا کرے آپ ہی درشن ہو اپنا آپ ہی دیکھا کرے
 حرص و ہوا و ہوس سے راز ہو چکا آزاد ہے
 یا محی الدین عبدالقادر انصاریا د ہے

مَنبَر

اے بادشاہِ عالی رُقت اے شاہِ بغداد سن بے بس ولا چار لاغرازا کی مندریا د سن
 پر خطا کی رکھ شرم بدکار کی مندریا د سن غمزدہ رنجور اور معذور کی مندریا د سن
 چھوڑ کر ساری خدائی در تیرے آیا ہوں میں
 بخش دو لوگِ ہدایت اس لئے آیا ہوں میں
 دے شراب بے خودی جس سے خودی معدوم ہو لا تقظ من رحمت اللہ کا اثر معلوم ہو
 عشق کے میدان میں میری ہر عاجزی کی دھوم ہو شوق میں اب چلوں تھکان نہ معلوم ہو
 ناتواں کا ہو ہمارا المدد اے دستگیر
 جان سے مجھ پر نقد ہو ہمارا دستگیر
 مانگتے ہیں خیر تیرے سیکدہ کی ہر گھڑی منسلک کر کے بنا لے اُلفت کی لڑی
 تیرے فیضِ عام کی آواز کانوں میں پڑی چل دیئے ریوڑ کی مانند کھلنے وحدت کی چھری
 شور ہے در پر تیرے ساقی بیا ساقی نہرِ پلا
 کرم کر للہ محی الدین عبدالقادر
 مَوَلَا قَبْلُ اَنْتَ مَوْتُو اَہم پیتیر انداز ہو انا سلی کی مہارے ہو نمٹوں پر آواز ہو

گنت گنترا مٹنی والا ہم پہ افشان راز ہو بد لے ساز زندگی اغد کا پہلا ساز ہو

ہر بات تیری راز ہے ہر بات میں تاثیر ہے

فاک تیرے قدموں کی اکسیر سے اکسیر ہے

کہنے والا خود نے بحسن شاہ جیلان ہو جتنو کی اتہا سجان ہی سجان ہو

تیری سستی سے جو منکر ہو ولی پھر نہ رہا دیکھ لوصنعاں نے منکر ہو کسے کیا حاصل کیا

دین و ایمان کھو کے ساروں کو خاک چراتا رہا اولیا کی صف سے کوسوں دور وہ پھرتا رہا

تو یہ شکن انداز میں سگرتا ہوا وہ آگیا

بخشہ میسران بخش دو میری خطا کہتا ہوا

جو ہوا منظور تجھ کو ہو گیا وہ پارسا ہو گیا محرم خط اکلا نہ رہا وہ نارسا

مبتلائے دہم تھا وہ سر سے واقف نہ تھا واہ عنایت تیری شاہا کر دیا سایہ ہما

ہر بات تیری راز ہے ہر بات میں تاثیر ہے

فاک تیرے قدموں کی اکسیر سے اکسیر ہے

ہم غریبوں پر بھی ایسی نظر کراے بادشاہ بالوں سے بھی کچھ قدر زیادہ ہی ہیں میرے گناہ

مانگتے ہیں خوف سے اللہ کی تیری پناہ جز تمہارے اور بچنے کی نہیں ہے کوئی راہ

مہربان ہو مہربان ہم پر خدا را مہربان

آس تیری رکھتے ہیں ہو مہربان شاہ جیلان

منبر

یہ دربار جیلان ہے رندوں کا گھر ہے یہ قبیلہ عشاق و حدت کا در ہے

جہیں یان پہ گھستا ہر اک تاجور ہے تجھے خدا کا یہاں جلوہ گر ہے

یہاں آ کے جھٹکتے ہیں شاء زور سارے

یہاں ہاتھ پھیلا دیں مکرور سارے

یہاں سب کی ہوتی ہے حاجت روائی یہاں دور ہوتی ہے فرقت جدائی

گداؤں کو ملتی ہے یاں بادشاہی ! یہاں نظر آتی ہے طہ زخداۃ

یہاں ارغوانی ہے مے جوش کھاتی -

یہاں دُنیا و عقیقہ ہے بھول جاتی -

یہ دربارِ احمد کا نقشہ ہے سارا یہاں اولیاء کا مجمع ہے عباد

یہاں عبدِ مکرِ مصطفیٰ ہے پیارا یہاں عبدِ کرنا روا ہے ہمارا

یہاں سر کا صدقہ ہے مقبول ہوتا

غوا بیدہ کلی کا ہے یا بھول ہوتا

یہاں پر نقاد و لوں کا ہے ہوتا یہاں پر کبر سب کا نادم ہے ہوتا

یہاں پر شتابن ہے کوئی روتا میں خادم تیرے خادموں کا ہی ہوتا

یہاں بدل جاتی ہے تقدیر ان کی

نہ تھا راز جن کے مقدر میں کچھ بھی

مکملہ

مست آنکھوں سے تشنگی کو بج

سُور میں آکر کہوں میں ساقیا

ہیں باد صبا بھول کھلائے نئے

پینے کو ہم بھی ہیں آئے ہوئے

کالی گھاس کی بدلی فضا - ساعت پینے کی ہوئی جاتی فضا

ایسی پلا ایسی پلا ایسی پلا

لے لے سنہالا دیتا جاؤں صدا

دل بزمِ رُخسار آنکھوں میں نمازِ سیکھ کی تیری جب دیکھو بجا

میں بھی سمجھوں اپنے تینیں بادہ خوار

شرق پینے کا لگا لینے اُھبار

جسام دھبہ ذرا حرکت میں لا

دور آیا پینے کا ساقی پلا

رَس تلی جوستی ہے بھول سے

دور آیا پینے کا ساقی پلا

بند کیوں کھا ہوا ہے صہب دور آیا پینے کا ساقی پلا

ہوش نہ تن کی رہے مجھ کو ذرا

دور آیا پینے کا ساقی پلا

تو ہے ساقی سلامت برس ہزار دور آیا پینے کا ساقی پلا

رندوں کی محفل میں ہو میرا شمار

دور آیا پینے کا ساقی پلا

منصور نے پلی سولی کے جھکے سے پی کر وہ خاموش خروکے
 رندوں نے آکر بجایا شور ہے
 دے رہا پیئے کا ہر اک زور ہے
 شکل تیری جب آتی سامنے سجد میں گرتی گاہیں دور کے
 دل بچلتا نہ رہے آنکھیں تڑپتی نہ رہیں
 پیئے والے رات دن پیئے رہیں
 راز بھی ہر از ہو ساقی تیرا کچل اسکا نہ ہے خالی پڑا

آخری دم تک یہی کہتے رہے دور آیا پیئے کا ساقی پلا
 انکری ان کی زیر عجز ہے
 دور آیا پیئے کا ساقی پلا
 میکہ کے کھول اب اتے دور آیا پیئے کا ساقی پلا
 ارمان سے فوٹی اذھور سے نہ رہیں
 دور آیا پیئے کا ساقی پلا
 ہے میکہ کے سامنے ٹٹھا ہوا دور آیا پیئے کا ساقی پلا

منبر

اے پیران پیر۔ جھکو کہتے دستگیر۔ تیری پتی نہیں نظر
 تیری شان بہت عالی۔ تو ہے وعالم کا دالی خالی نہ جا کوئی دلی
 تیرے مجید بہت نالے۔ کرتے ہوئے تو سبھا عرفنا کرتے سب
 تیرے سر پر تاج لولاکی۔ تیرا تاج نور علی تجھ کو قسم مصطفیٰ کا
 فخر اولیا تو شاہا۔ کر نظر بے پروا۔ ہم نے فقط ہی جا ہا
 تو ہے الفقر فخر مہنی۔ طبع سلیم تیری رنگینی۔ جز نور اللہ تہنی
 بہت ایسے تاج پچارے ناگین و رومانی مار جھکو تیرے سہارے
 بہت ایسے برکت الے جو میں تاج قدرت تیرے صدر رحمت
 اے نور حقیقت اہل یقین اہادی مطلق بدترین۔ مے سخن عرب
 کنت کنز انبیا مے سخن طریقت پاد پرہ غار دل اتحاد
 تیری ادبیت زالی۔ تیری بات مفران الی۔ تیری صغ مجذالی
 تیری رحمت حساب اتحادے ظلمت کی نقاب پر وہی پائی آیت

بخش دو سب تقصیراں جی۔ بچا لو ہم کو میراں جی
 بخش دو سب تقصیراں جی۔ بچا لو ہم کو میراں جی
 بخش دو سب تقصیراں جی۔ بچا لو ہم کو میراں جی
 بخش دو سب تقصیراں جی۔ بچا لو ہم کو میراں جی
 بخش دو سب تقصیراں جی۔ بچا لو ہم کو میراں جی
 بخش دو سب تقصیراں جی۔ بچا لو ہم کو میراں جی
 بخش دو سب تقصیراں جی۔ بچا لو ہم کو میراں جی
 بخش دو سب تقصیراں جی۔ بچا لو ہم کو میراں جی
 بخش دو سب تقصیراں جی۔ بچا لو ہم کو میراں جی
 بخش دو سب تقصیراں جی۔ بچا لو ہم کو میراں جی
 بخش دو سب تقصیراں جی۔ بچا لو ہم کو میراں جی
 بخش دو سب تقصیراں جی۔ بچا لو ہم کو میراں جی
 بخش دو سب تقصیراں جی۔ بچا لو ہم کو میراں جی
 بخش دو سب تقصیراں جی۔ بچا لو ہم کو میراں جی

اے سلطان محی الدین ہوار از بہت ممکن و بچو اس کو کچھ تسکین

بخش دو سب تقصیراں جی۔ بچا لو ہم کو میراں جی

سی سرتی اول

۲

الف۔ اللہ ہے قدرت والا	شائناں والا رحمت والا	بیچ محمد کیا آجالا۔	امت کائناتیں بار سنبھالا
ب۔ بہت احسان ہے ہم پر	بھیجا خالق اپنا دلبر	جس کی امت بننے خاطر	آرزوئے گئے بہت میر
ج۔ یونہی ہے اک اصل سے	مدعا یا روصال وصل سے	راہ پوچھے دامبر کمال سے	وقت گنوا نہ پوچھی دل کے
د۔ تلاش کرد گر حق کی۔	اول حاجت ہے سن کی	چھوڑ کے دیکھو اپنی ہستی	غور کر دیکھو کون ہے باقی
ه۔ تڑپے بگر کبر مہربا۔	قریب ہو جائے ہر کامدارہ	بلند آواز سے عشق پکارا	باندھ کر لے شوق نطف را
و۔ شہ شہابی دیکھو ان کی۔	لگا فی جنہاں بازی تن کی	ہوش رہی نہ تن بدن کی	ایسی تو لگی سا بن کی۔
ز۔ جہاں ہے دلش پیلا کا	ہوتا ناش وہاں جیا کا۔	رہبت ہونا محض پیا کا	پی میں مل کر ہو پیا کا
ح۔ چراغ ہے مرشد تیرا	ہو جا غافل اُس کا چیرا	سوئے کو ہر طرف اندھیرا	جب تو جا گئے تھی سویرا
ط۔ جی قیوم وہی ہے	ہم معدوم معلوم وہی ہے	کیا خوب کسی نجات کھی	تو ہے جا تو ہی تو ہے
ی۔ خیال اسی کا رکعت	وہم میثاکے دل سے اپنا	شکر خیال غیر کا آنا	خود کو کھو خد اسکا پانا
ک۔ دہیل نہ تو کر اپنی	ترمیم نہ کر اسکے منظر کی	مان رضا اپنے دلبر کی	جو ہو دے پھر اسکی مرضی
ل۔ نہ کر نہ اپنا کرنا	مرنے سے پہلے ہی مرنا	افشاں راز نہ ہرگز کرنا	آپے اپنا درشن کرنا
م۔ رب کا راز مینا را	تم وہ اللہ آپ پکارا	سخن اقرب کا اشارہ	سمجھے کوئی سمجھن ہا را
ن۔ رحمت نہ جان عشق کو	عشق بغیر نہ پادیں حق کو	عشق بھلا سے بق دتی کو	عشق غذا روح عاشق کو
س۔ سنو اچھنبے کی بات	آپے تیر آپ ہی لکات	دیکھیے اپنے آپ حالات	لیوے دیوے آپ خیرات
ش۔ شراب وحدت کی پی	صبر شکر کا صلیب جی	یہم کر تو نفس کشی	مل جائے گامند رچی
ص۔ بیچ مرشد کا کہنا	ہر دم بیچ حضور کی ہنا	خون جگر کا اپنے پینا	تا بع نہیں نفس کے رہنا
ض۔ ضرور ملے گا بچہ کو۔	چھوڑ دے پہلے اپنی شد کو	کر صاف گیان اس ابلہ کو	باطل کر دے مجھ کو تجھ کو
ط۔ طور بدل دے سدا را	عشق میں ہو مل کر اگیا	ہو ظاہر باطن اک تھا را	دیکھیں اپنا آپ نظارا
ظ۔ فہر ہے سبحان	ثابت ہے اندر قرآن	گیان سے کر انکی پہچان	بلا ہدایت رہیں حیران
ع۔ عبور صراط کا کرنا	سولی پر عشق کا بڑھنا	حکم پر ہادی کے کھڑنا	خوف خدا سے ہر دم ڈرنا

غ۔ غنیمت ہے تیرا ہونا	جالتے وقت پڑ گیا رونا	کھول کے دیکھ آکھ کا کونا	ہونے والے کا ہی ہونا
ف۔ فقر ہے محض اللہ کا	یہی فرمان رسول اللہ کا	افضل ذکر ہے لا الہ کا	یہ دنیا مقام فنا کا
ق۔ قدر نہ تجھ کو اپنی۔	بھول گیا تو اپنی ہستی	تو انمول اجل میں اپنی	دیکھ آئینہ صوفت اپنی
ٹ۔ کیا مشکل ہے پیاسے	عدم کو گم دم جانے	کہتے گئے سب سیانے	بُود کو ہی بُود جانے
ک۔ گوہر ہے پانی اندر	بغیر حکمت نہ بکے باہر	بتا سا جن تیرے اندر	پلا گیا ان لیے نہ سند
ل۔ لولاک کا مالک سوہنا	نبوت کا جس پناہنا	فرمان اللہ ہے اس کہنا	لازم تابع ہر دم بہنا
م۔ مروت کوئی پیار سے	مروت کے میں سب سے	کرد مروت کو رونقا سے	نہ خشک بیکار میں سار
ن۔ نثار عشق کے اندر	رکھتا یا رکھیش نظر	کھوجا نا کھوج کے اندر	دیکھنا یا رائیے اندر
و۔ وارث نہ بن دین کا	واقف بن تھا فی ستر کا	نعمت ہے یہ نعمت عظمیٰ	دھونڈے مخزن فیض رحم کا
ک۔ ہدایت جس نے پائی	پیاسہ دل سے دہائی	ایسی جوت پریم جگائی	پیت بغیر بات نہ پائی
ی۔ یار ہے گھر تیرے	گیہیں دھونڈیں بھر جا پھر	آنگھیں کھول برادر میرے	قریب فتن بہت تیرے

رہی سرتی دوم

الف۔ اللہ تھا مخزن محفی	چاہا دیکھوں اپنی ہستی	شوق عشق میں صوفت اپنی	پہنچ آئینہ قدرت رکھی
ب۔ بیدار عشق جب ہوا	لاڑ سے لڑ علیحدہ کیا	ہم جنیں ہم صورت ہوا	اقتدار اک میم کا رہا
پ۔ پینک عشق کی پشیمانی	محبت رغبت اور پشیمانی	اپنی آپ کتاب پڑھی	ترنگ شوق اسچ پڑھی
ت۔ تماشا اپنا دیکھا	درد سے ہو کشر سے کھا	کثرت نے یہ نہ جو دیکھا	وہ درد ہی کو ہر جا دیکھا
ج۔ چٹان منایا اس نے	اپنا آپ بھلایا جس نے	ہم کاسب کو پایا جس نے	تہنہ یار لگایا اس نے
ب۔ چین نہ آیا اس کو	جن نے حجام کو بانگ لگا	پیاسہ پی کر بخود ہوا	مویا اور دوبارہ جیا
ح۔ حالت بدل گئی اس کی	دیکھی رنگت اپنی پہلی	طبع رنگیں رہی نہ میل	دھوئی مرشد ساتھ متھلی
خ۔ خالی نہ تو گھر سے	منکر نہ ہو اس امر سے	دھونڈھ لے گھر کو گھر سے	چھوٹ جائے تو ذکر فکر سے
د۔ دیوار بھی تجھ سے انھی	ہکی اوٹ میں غلوت پئی	بھول بھل میں اندر مئی	کھود سے تو بھی اپنی ہستی

ذ۔ ذوالجلال تو ہی ہے	شو کھا اور نہال تو ہی ہے	پوشیدہ کمال تو ہی ہے	جلوہ گر جمال تو ہی ہے
ر۔ رقم پاس ہے تیرے	بیٹھا ہے تو آپ ہی گھر	مشعل ہوتے رہیں اندھیر	حیف نہیں ہے کیا ابھر
ز۔ زمین نہ بار اٹھایا	آسماں بھی نفی سنا یا	ملکاں جنہاں میر ملایا	سوچ منش کس کار تو آیا
س۔ سردار ہے تو اعلیٰ	دل ہے تیرا عرشِ معلیٰ	باعث ہے تو باعثِ ادلیٰ	گر تو دیکھے آپ جلتے
ش۔ شور بیکار نہ کوئی	میر متفنن کہتا توئی	کر کے دیکھ قائم یکسوئی	تو نہیں ہے وہی وہی
ص۔ صوبت سرمد سن	کئی کر تو اپنی دھن	کامل اپنا مرشد چن	تا برس دھت پہن
ض۔ ضلالت چھوڑے اپنی	کھو کے دیکھ تو اپنی گھری	لعل پریشان ہے لٹانی	الفقر و محنت پر مٹی
ع۔ عذاب غافل ہے رہنا	مانت نفس کا کہنا	بہتر ہے بیدار رہنا	باتھ نہ آئے گب زنا نہ
غ۔ غلیظ نہ وہ تو بیاسے	دارغ سیاہی مرشدِ درے	بہل ہے گرام کا بوسے	کیوں نہ پھر دے تیرا ہوسے
ط۔ طروت و لبر کی جانا	ہدایت لازم پہلے پانا	سندرو لبر بھیا سانا	دعوت و کیر پرے بلانا
ظ۔ ظہور اُسی کا سارا	بغیر گمان نہ کوئی چارا	نفس سرکش میں نے مارا	شجاع ہے وہ جیک بھارا
ف۔ فرق نہ کوئی ایسا	دے گیا صاحبِ آپ دھوکا	دولام میں ادھ نہ چھپا	بورخ پر ہو گیا اٹھا
ق۔ قیاس بے سود مٹم	علم ہدایت آوے کام	ہادی کا شکر مدام	جس نے دیا یہ انعام
ک۔ کرم فضل مانگ ہمیشہ	ہاتھ میں ہے وحدتِ شیشہ	کاش دے وہ ہم کا ریشہ	دیکھ اپنا آپ تماشا
گ۔ گد عشق جس پائی	ہو گیا پریم سوداؤ	مستی کی دیوار گرائی	پریم نے سستی نئی بانی
ل۔ لحاظ نفی اثبات	کبھی سورج لگا ناگہات	حاسد معدوم قدیم حیات	ما تو اپنے گھر کی بات
م۔ مابین تیرے ہے موئی	دل کا یہی عبا رہے بانی	جس نے دوئی دونوں بانی	یار کی خبر اُسی نے بانی
ن۔ نہایت ہی لطیف	سوہنا سندرا بہت عجیب	تجھ سے غافل بہت قریب	بگل بسا کر کھے نقیب
و۔ وہم کا یہی غبلاج	نہ چھوڑے تو کر لے انجم	جہاں سستی کا ہے راج	اس جا رہتے ہیں مہراج
کا۔ ہلکا کر بار تو اپنا	چھوڑے تدبیریں کرنا	ہوسے دی جو اس کرنا	کیوں پھر نفث سورج میں نہا
ی۔	یا کر دوست اپنا	اسکے رخت سے ہے بچنا	
	کھوٹا کھرا ضرور پرکھنا	رازد ہدایت ہادی کھنا	

مثنوی ۹

مہوٹ ہوا ہوں مجبور ہوا ہوں
 میں عاجز بندہ کروں ہو کے خاک کیا؟
 نہیں تاب سخن کی بیچ محفل تیری
 متحیر آنکھیں کھینچ لائی قضا کیا؟
 محو زنگاہیں دیتی ہیں اذن مستی
 میں عاجز بندہ سہوں جو روح کیا؟
 ہوا از خود رفته فقط تیری لگن میں
 ہو گیا کیسے تو راضی جانوں تیری میں صفا کیا؟
 حسن مغرور دیکھے حالت بے بسی میری
 مجھے روک کے مارا پیر ہوتا خطا کیا؟
 تیری ہے ادا مرغوب ہر بات سبب
 راز تو ہی تباد سے کروں میں ہلا کیا؟

بے بس ہوا ہوں مسرور ہوا ہوں
 سس جفا تہا رسی دیکھ صورت تیری
 ترسوں دید کو تیری دید عید ہے میری
 خاموش کھرا ہوں زبان بند ہے میری
 در چھوڑ کے تیرا جاؤں کوئی بستی
 شرماتی ہے کہتے زبان لرزاتی میری
 سوکھا ہے بدن میرا نہیں طاقت تن میں
 رہوں سر کو پھٹتا بڑی حالت میری
 مایوس اٹھکے جاؤں میں محفل سے تیری
 دل دیا اچانک نہیں غلطی یہ میری
 مجھے پاس ادب لایں تو قریب ہے
 جتنے پرواہ کب ہے مجھے حاجت تیری

مثنوی ۱۰

پیسہ پانی پی چلا یا کوئی کو کو الائی ہے
 ہوائے سے کدہ تیری طبع بہکانے آئی ہے
 ہوا ہکی ہوئی ایسی تیرے کوپے سے آئی ہے
 جب آلت تو نے شیشے کی صدا حق کہ آئی ہے
 پیالہ منہ سے لگا کر ہوس دل کی بڑھائی آئی ہے
 اواڑوں سے ہجرت گھال نراکت حشر لائی ہے
 اسی لئے داستانِ غم بھی غیروں سے چھپائی ہے
 پکڑ کر دل کو ہم بیٹھے یہ آخرِ رونا لائی ہے

جسیں سجدوں کی خواہاں ہے بہارِ حسن آئی ہے
 خوشامے برکت تیری برکتِ عملی ہادی
 عشق نے خون گرمایا گرمیاں چاک کر بیٹھے
 زنگیلی جب ہے سے تیری زنگیلا کیوں نہ ہو عاشق
 تیرے قدموں میں آ بیٹھے خیالِ نوش کی رغبت
 مقبول ہے چہرہ زیب اشارے دوستی سمجھو
 سنائیں کیونکر رازِ دل کہ اپنا راز رکھتے ہیں
 گرے بے اختیار آنگو جو صورت سامنے آئی

معلوم ہوتا ہے حسینوں کا ہی حامی ہے
چاہے خود کیا پہلے بدل دیا راز سرتاپا

حسن اُن کا خداوندی عشق اُن کا خدا الی ہے
چہرہ دیکھ نظر کر کے دیا تو ہی دکھائی ہے

مکملہ ۱۱

دور تا ہوں کہ وصلت میں کھرام نہ مچ جائے
نرا کت نے عبارت نے ادا نے اشارے نے
سجور کیا ایسا جرت میں زمانہ ہے
آواز جس سن کر قفس ناقہ سیلے کی
یوں دل نے کہا اس سے سیلے نے پکارا ہے
دہراتا ہے زمانہ آج سیلے و مہنوں کو
رہوائے محبت ہوئے ہیں بہت لیکن
معذور حسن نے یوں دنیا میں کیا رسوا
رفار کی تابانی دکھی تو چلا اٹھے
محبت کی دنیا میں حسن کے کرشمے ہیں
برکت علی شاہ نے راز سنخوڑ تو بنا دیا

اک برق سی لڑاں ہے اس شوخ کے ہونٹوں پر
تمنا کو آجہارا اک ہیں ہے آج ہونٹوں پر
اللہ سے قری قدرت ہے خلق کے ہونٹوں پر
رک تو گیا لیکن اصرار ہے ہونٹوں پر
ہیبت یا جرت سے لرزش ہوئی ہونٹوں پر
رنگین انسانوں کی باقیں ہیں ہونٹوں پر
اتنا سیلے کہا مہنوں خاموشی ہے ہونٹوں پر
گردش میں ستارا ہے جرت ہے ہونٹوں پر
کیا یقین ہیں متوالے سیحانی ہے ہونٹوں پر
شاہکار محبت کے اذکار ہیں ہونٹوں پر
رنگت ابھی باقی ہے اصرار ہیں ہونٹوں پر

مکملہ ۱۲

ہوا ہے شوق تقسیم متاع عاجزی پیدا
غلبے سے کام لیتے ہیں ادائیں دیکھ کر اکثر
غماش ہے ازل سے منے آئے آپ دریا کی
رہیں پر رگوں پیشانی ہون عشق کی وحشت
آکھیں آب دیدہ ہیں جسم کی کیکپی حالت

کہ ہم سجدوں میں گر کر خاک اپنے پہاتے ہیں
جو توڑیں ہم زبان بندی تو نظروں سے گراتے ہیں
سمانے کو سمندر میں جیں اپنی گھساتے ہیں
ہم اپنا خون پیتے ہیں اور اپنا جگر کھاتے ہیں
لڑتے ہیں لب تشہ اگر کچھ کہہ سنا لے ہیں

ہجوم تازگی اُن کے رخِ انور پہ رہتا ہے
لہزارے راز مضروبے بھی کبھی کامیاب نہ گئے

تنتائیں مچتی ہیں جو اُن کو دیکھ پاتے ہیں
جہاں سے وہ گذرتے ہیں وہیں ہم گزریا کرتے ہیں

منبر

اجتماع ہے میکشوں کا فلک پر چھائی گھٹا
حسام لاساقتی پلا رندوں کی محفل گرم ہو
محو حیرت ہو گئے زبانِ استلیم حسن
بھٹکتے تھے کل جو دشتِ جبل میں شمعِ بغیر
مڑ کے نہ پیچھے کو دیکھا چلدا جس طرف کو
جہل باطل کو مٹایا نہ رہے صلحہ بکوش
آگیا بچھڑوں کا مستفق آگیا صلی علی
بارِ امت کو سنبھالا سرورِ کائنات نے
رہبرِ کمیت - حبیبِ کبریا - ختمِ الرسل
دید دے مجھ کو محمد بولا وہ پروردگار
شوقِ حق پورا ہوا احد اور احد علی
عالی رقت لائق تو میر لائق احترام
چاند ستارے اشاروں پر نہ کیونکر ناپتے
سایہ میں ثنائی نہیں انگشت میں گرہ نہیں
محبوبِ سبحانی حبیبِ کبریا منبعِ فیض
مکیشی کا خط اگر آیا تو تیرے ہی لفیل
جام و عدت نوش کر لیتے ہوئے مست الست
دلیبری تجھ پر ختم فرما زما کے حسن تو
سادگی اخلاق شیوہ محبت گفتگو

ساتی کوثر کی آمد کا ہے یہم افسار
تشدب چلا رہے ہیں ہور سے ہیں بقرار
ہوا صنوفشان ماہِ عرب مدہم ہوئے برق و شہر
راہبری کرنے کو آیا ہاشمی شہر سوار
آمنہ کا لال بے خوف و خطر مروانہ دار
پیدا حریت ہوئی تو حید ہوئی آشکار
اب نہ ہو گا غم دوری سے کوئی بھی اشک بار
کلمہ شہادت پڑھو آپں کہو بار بار -
شوقِ دیدارِ محمد کا ہوا حق کو حمار
براق و رفوف واسطے تیرے کئے میں نے تیار
نہ رہی حسرت دلائل میں آگیا صبر و ترار
نہ مئے گرتو جسے گا کون مسلم کی پیکار
حکم حق حکم بنی حکم بنی حکم عفار
احد احد میں فقط اک میم کا ہے انتشار
سچ اگر پوچھو تو تو ہے صیورست پروردگار
پڑ گئی جس پر نظر وہ ہو گیا ہے بادہ خیار
صابر و اوسین بلکہ لاکھوں ہیں تجھ پر منشار
شیر و مجسمہ کرد بیان انسان جن تجھ پر منشار
مرغوب ہے ہر نفس کو تیرا چلن تیرا دستار

بقول خسرو خادوم نظام الدین حسن امر رب
یعنی فرماتا ہے عاشق تیرا نہ رکھ تو خودی
عین وحدت کی صفت خاص اپنی میں نے تجھ کو دی
متم ہے تو صیغ تیری بس تیرے ہی نام پر
بند غصیاں سے نہ ڈر حامی ہے تیرا زبردست

اے میرے محبوب یہ انداز کر لے احتیار
تیری رنگیں طبع پر میری حقیقت ہے خودی
من تو شدم تو من شدی من تو شدم تو جاں شدی
نام محمد کا لے اے راز تو بھی بار بار
خود جپالے گامے گا بالیقین تیرے پکار

لمبر ۱۴۔ دربار شہ جیلانی

پیش نظر ہے جلوہ دربار حبیلانی
ڈوبے ہوئے بیرے تو نے پار کر دیے
سرتاج اولیاء ہیں اور سب کے پیشوا
شان مومن تم سے آبدار ہو گئی
وحدت کی خوشبختی ہے تیرے حضور میں
خلق تیسری دید کی دیوانی ہو گئی
اے سلطان اولیاء از عرصن کرتا ہے

بٹھے ہیں بڑی شان سے سرکار جیلانی
یہ آپ کی گفتار کی ہے ادنیٰ جولانی
جھکا تے ہیں سرتاج و رگبتے ہیں پیشانی
افشاں کر دیا ہے تو نے بھید حقانی
ہمارے لئے توجج ہے دیدار جیلانی
سنا ہے جب سے چرچائے غنی حقانی
سن لو اس غریب کی بھی درد کہانی

لمبر ۱۵

اے ماہ جبین تیرے حسن نے رؤف ہو کر
بجلا تو ہی تبادے کون سی خامی ہے چتون میں
وہی رنگت ہی نقشہ وہی ہے شکل نورانی
بادے ساقیا اک بار حجام بخود ہی ہم کو
وہی راہنما و شوق سے گر نے لگے آتش
اے سنتے ہو مد ہوش۔ چاہو گر دربار دیکھنا
اداسے عاشقوں کے راز ہوتے ہیں بہت محکم

زمانہ سارے کا سارا بن حیران رکھا ہے
سجا حیب اپنے ہاتھوں سے تجھے سجان رکھا ہے
وہی عنوان ہیں سارے جسے انسان رکھا ہے
میا کو مستی کو جس نے بنامستان رکھا ہے
شہر و غم تک ہم نے تو کر شرابان رکھا ہے
تھکوا اس درپہ متواو جہاں پیمان رکھا ہے
قلوب و جان دین دیکر بھی جانا نھان رکھا ہے

قاضی محل سرا کا تو خود غنیم ہو جا
 حاسد کا کیا بھر دستائیم قدیم ہو جا
 دل تیرا طور سینا تو خود کلیم ہو جا
 مخزن تھا جو کہ مخفی اس کا حلیم ہو جا
 خود کو جو تو پہچانے ایسا حکیم ہو جا
 سیاہی کو برطرف کر نور کریم ہو جا
 دیگر بید کر کے یک روح جیم ہو جا
 قدموں پہ سر کو رکھ کر مقبول مہم ہو جا

سستی سے درگزر سستی میں محو ہو جا
 دُرسے موت سے کیوں مرنے سے پہلے مر جا
 مایوس ہونے پر گز تو سن کے لِن ترافی
 الیا تو ہو جا مشرب کہ جانے نَحْنُ اقرب
 پہلے جو تھا کبھی تو اب بھی شاید وہی ہے
 شب کی تاریکیوں میں مُطرب نے تار چھڑا
 ہنر مرض کی دوا ہے عدم دوا عشق کی
 دن رات راز نہیکل رہتے ہیں اہل الفت

وہی صورت وہی نقشہ وہی سالمان سب دیکھا
 طلوع ہونے کا منظر ہم نے دیکھا اور سب دیکھا
 نہ کوئی رب ملا فی کہنے والا ہم نے ڈھب دیکھا
 بہائے خون کے آنسو بیا ہم نے غضب دیکھا
 تقاضا چھو مناسب اپنا خودی کو جاں لبیب دیکھا
 یہ پیدا عقل سے اپنی کبھی ہوتے سبب دیکھا

شرابِ نَحْنُ اقرب بی نظیر کریم نے جب دیکھا
 کیسی کو کیا بتائیں ہم نے بے خود ہو کے کہا دیکھا
 گزر کر اپنی سستی سے سنا نہ لِن ترافی کو
 لغتور ایک بل کے واسطے گر ہو گیا او جھل
 عشق نے خون گر مایا رخ و لدا کے صدقے
 جو ہوتا ہے سو ہونے سے رہتا ہے راز قادری

خاندانِ عالیہ

قادیانیہ قاضیہ

مالیہ کوٹہ

ساکن

فرمودات حضرت کرم علی

سی حرفی اوّل

الف آج محبوب دلی شکل ڈھنکی کچھ جان ہوئی میری شاو سیو
 آن پیر حسن شاہ سخن اقرب و تا آن مینوں ارشاد سیو
 ب۔ بگلے دیو چہ یار میٹھا ایویں کوک تے دھار پکار دے جی
 بنان ذات خدا دی صحیح کیات ایہ کم ہن سبب آزار دے جی
 ت توں توں نہیں ہو کر کوئی مینوں پیا بھلیکھانہ ہو کر مویاں
 اسیں لہو لیا تینوں سچاں کے ہادیں سادھیں توں پیا جو پیا
 دت بسان سبب دیکھ صاف کر کے دین ذات خدا کی دے لے تینوں
 او ہو یار تیر تیرے کول رہے ذرا آوند اہیں ہے غور تینوں
 ج۔ جاگدے نال میں جاگ پیا گروہ رکیتا میرا بھرم سارا
 بیٹھی دیکھدی ہاں پتی ہمدی ہاں ہس ہس کے مار دی عشق لغو
 ح۔ حال احوال نہ دیکھدا ہاں ایویں اپنا آپ گواوند اہیں
 اٹھو پیر سیتا ندے چہ رہیں ایویں اندھ کوہار سداوندائیں
 خ۔ خوشی دیو چہ ہمیش ہاں نہیں گئی واکوئی خیال مینوں
 جیون مرن دانکر نہ رہیا راہی رہی اُسدی خوشی کمال مینوں
 نہ دیکھدا نہیں توں حال اپنا تینوں حق نے آپ سہرا بیا ای
 اک ناؤں گنداں ہے مول تیرا تیرے چہ اوہ آپ سما یا ای
 ذ۔ ذوق دینال میں ملے گیان چند چھٹی کوڑ کیوں آن میری
 سنے لہ لباس جو بشر اسے پھر نکلی سہی چہری شان میری
 م۔ رب دینال توں چاٹا پھر کیوں کیج ونگوں پیا کوکدائیں
 آکھے لگ سکے اہناں آو لیا ندے پھر بکرے دانگ کہیں بکرے

رہیا کول نہ مول اوہ نظر آیا مینوں نظر آیا مدت بعد سیو
 بن کر مملی کلمہ شکر کرے ہو یا کفر تے شرک برباد سیو
 دچہ جامیتا ندے ہون نیویں ایویں تھتے تے پیر پیا دے جی
 کچھ کرم علی اسماں دیکھ لیا لکھیا وچہ کتاباں چار دے جی
 گل شنی قایم میں آن ڈھٹھا بھاویں لکھ پاون کوک شود مویاں
 کچھ کرم علی انا الحق والانت اللہ عجاسی شور مویاں
 تینوں کچہ دے جان دی بڑی خوشی ایہہ مت دیندا ہو تینوں
 کچھ کرم علی پھر پیر کمال ہو دے دید خدا کی دی قدر تینوں
 لیا دیکھ اکیتیں جہنوں دور اکہن ایہہ رنگ سی جان نوں برباد
 کچھ کرم علی ہو کر کی آکھاں سو ہندا سدا ہے مینوں آشکارا
 قاضی چند تان اکہا من اپن ایویں جنم نوں لیک کیوں لاوندائیں
 کچھ کرم علی دوزخ بہشت الی پچا ہی چہ کیوں ج ان پچاوندائیں
 آو ہو دسدا ہے جد ہر دیکھدا ہاں نظر آوند انوب جمال مینوں
 کچھ کرم علی ہو کر لوڑنا میں نہت حق دار ہے دھال مینوں
 ولقد کرمنا بنی آدم خود واسطے تیرے فرمایا ای
 کچھ کرم علی نہیں فرق کافی ایویں بھرم تینوں بھرایا ای
 دیکھو ذات دے نال میں ذات ہو یاں لے سنگ پیا رہے جان میری
 کچھ کرم علی خلقا آدم حق سچ ہے اہی پچاں میری
 قاضی چند تان دی مت لگ کے گھر بار کیوں اپنا چھو کدائیں
 کچھ کرم علی ایہہ بات مند کیوں حق توں دل روکدائیں

نہ ذرا نہ فرق میں مینا ہے جو کچھ میں ہاں سوئی ہے آپ جانی
 جسم جان دیوچہ سما گیا بڑی آن کینتی اوہنے ہربانی
 میں سچہ کے خوب حساب کینا اوہی نہ دوسرا ہو کوئی
 کئے گویاں دے سنگ کا ہن دنیا کئے جنگلیں ملی ہے آن دی
 ش شرع پچان مجھی جے بناں شرع دے کم ویران تیرے
 اک اک جانی حق سچ کر کے دو جیا آوے نہ وجہ ہریان تیرے
 میں صیاد آیا تینوں ایس گلوں جیوں اپنے آپنوں جانیاں
 سچ پر سوں بے چنت ہو پکڑ پکڑا لے لکھ تانیا میں
 ضابطہ مول نہ رکھنا میں ایسہ کی بھرم بیاتینوں ایسا جیہا
 جیہا لکھنڈ تھا وہم جیا والا تیرے کھتے آن کے آپ لہمیا
 طہ طلب تے لوڈ نہ رہی کوئی وجہ اپنے آپ ستار ہو یا
 اک جھٹڑی پائیکے دے اندر تر ت پھرت سارا میرا کار ہو یا
 ظاہر رب ہے رب تیرا ایوں جنگلاں وجہ نہ رب ٹولیں
 یوں دیکھ لکھیں ناہیں صبر آوے سب بھید پیاسا را آپ کھیلے
 ع غش پلوچ میں محو ہوئی ٹولاں عین بھر عین نہ نظر آوے
 نہیں ہو کوئی حق جان لیا جیکر چو نہا کتے نہ اوہ نٹھ جیاوے
 غ غیر نوں دیوں توں دور کریں تینوں غیر نے بہت خراب کیتا
 کئے عارفانہ نہیں لکھائیں تیں نے آپ نے دل بیتا کیتا
 سد فقر دا راہ ہے بڑا سوکھا گل شتی دی وجہ خدا دے
 کر لیا جاتے نہیں اُس دے باہجہ خالی سبھ اُس دی نازا دا دے
 فی قبر کی ہو یا وسیں مینوں کھر ہو ندا یا رہ نہ مول جانے
 پاک ذات توں خوب تحقیق کریں تینوں اکھ آکے سب سیانے
 اک کن دیوچہ آواز میری مت حق دے نام وا آوندا جی

جو کچھ میں کراں سوئی آپ کرے نہیں دوسرا کوئی جو ہو رثانی
 کئے کرم علی ایہ سو بات مہتی حق سچ دیوں کر خوب جانی
 کئے ہمدانے کئے گا دنا ہے کئے میری سٹی ہو دیو لے دھوہی
 کئے کرم علی کئے جوگی بن کے رانجھے جاساں دی میر موہی
 شرع خاص توحید ہے نبی والی آوے نقل نہ وجہ انجان تیرے
 کئے کرم علی قسم کوئے اللہ آپ اکھیا پاک رحمان تیرے
 دے حق ہی حق نہ غیر کوئی اس بات نوں خوب کھانیا میں
 کئے کرم علی دس اللہ اللہ دل جان تے خوب لے مینا میں
 تیری ذات باجی نہیں ہو کوئی حق سچ ہے عارفان لہیا
 کئے کرم علی جے توں جان دیوں کوئی تیرا نہ اوہا فرق رہیا
 جیہڑی قید نے عبد آوے الی اس قید تے لنگ پھن بار ہو یا
 کئے کرم علی گوراں ہر کیتی گھر بار کو لوں خبر دار ہو یا
 پھڑ پیر کال کرے ہربانی سکھ اپنے آپ توں خوب لوڑیں
 کئے کرم علی ذات وجہ ڈیرا پھر دس کھان مینوں توں کیوں ٹولیں
 دیکھ چپ چپا تے ہو سٹھ گئی باہجہ اپنے ہو نہ کچھ بہا دے
 کئے کرم علی ہے سر روپ تیرا کر کے آوندا ہے لکھ لکھ دھاوے
 زل ہاجیا نہ دے سنگ جج کریں بہ گھر نہ آپ حساب کیتا
 کئے کرم علی اوہ تاں نال تیرے کیوں تیں نال دل کباب کیتا
 اول آخر ہو رے ظاہر باطن باجھ اُس دے نہ جدا دے
 کئے کرم علی آپ اللہ سانوں ایہ بھی جابجا دے
 کئے بھیس وٹا کے آوندا ہے جان بھ توں اُس دے گل بانے
 کئے کرم علی ایہتاں بات اچھی میں تاں اکھداں سب تیرے پھلے
 اکھیں دیکھ لیا دیوں جان لیا بن اُس دے کچھ نہ بھاؤندا جی

وَصَوَّاهُمْ قَرَّانِ اَنْدَر دیکھو آپ ہی خود فرماؤندا جی
 ل۔ لکھ کر ورتوں بھو دونخ بنا اُس دی ہو رہ نہ ہو ر کوئی
 پیرس کمبیاں انگ توں ایوں پیا گھر چھڈیا مٹی تیں آن رہی
 م۔ محمدی ایو جیہا جس میم وچ کل سما یا ہے
 بکتے غوث اعظم جیہا نام آیا بیختم پاک دالال کہلایا ہے
 ن۔ نام نشان جیہا تیرے تیری نظر دیوچہ نہ آؤندا جی
 ذرا اپنی طرف نہ خیال کریں ایوں روکے جذب کھپاؤندا جی
 و۔ واصل ہو یا جدوں یار داجی میری گئی سب ذات صفائیاں
 مینوں ہس کے کول پہا لیا کیستی سنگ میرے گل بات میاں
 ۵۔ حرفاں دے دل نہ خیال کریں اک الف تے سب ظہور ہویا
 سارے منگدے دیدار خدا میدا جی سوئی وچہ ختم کوہ ظہور ہویا
 ۶۔ لا اِلهَ اِلاَّ هُوَ ذِکْرُکِیْ اَللّٰہُ دیوچہ وصال ہو یا
 میرا ہم خیال تمام سارا اک بارگی آن اچال ہویا
 الف آپ پیر پھن لباس آیا تینوں حمزہ نام سناؤدا ہے
 بناں اُس دے ہو رہ نہ ہو جانیں ایوں اپنا آپ لکا ئو دا ہے
 ی۔ یار ہو ہے میرے آن وریا مینوں ستی توں آن جگا لیا
 میری ذات صفات نہ رہی کافی اوہنے اپنے نال رلا لیا

کہے کرم علی ہیں ہو ر کوئی رب ہو ٹیکے عبد سداؤندا جی
 ایوں بھرم حیا دے وچہ پہ سکے تیں نے ممت کیوں اپنی کھوئی
 کہے کرم علی نہیں فرق کافی جو کچھ اولانت لے جان اوہی
 کہتے علی بن علی آپ دے کہتے حسن حسین سدا یا ہے
 کہے کرم علی حق سچ ایہہ ہے نہیں دوسرا غیر جو آیا ہے
 اکھیں کھول کے مول نہ دیکھدائیں کس گل نے توں شرابذا جی
 کہے کرم علی پیارا کول تیرے ایوں وہم تے شور مچاؤندا جی
 عشق نے توڑ مروڑ سے جیڑی لگی نے وچہ قناعت میاں
 کہے کرم علی کھول ہس پیا جدوں ہوئی میری ملاقات میاں
 ایو جان لے توں حق سچ کر کے کوئی دو جہانہ ہو ضرور ہویا
 کہے کرم علی حق جان لیوں تیرا پیارا نہیں تھکوں دور ہویا
 جدوں اکھیاں کھول کے نظر کیستی خود اپنا آپ جمال ہویا
 کہے کرم علی ہن سمجھ آئی میں تاں ہس کے بہت نہال ہویا
 الف جانیں دو جہا ہو رہا ہں ایوں پچھلیا کھید پاؤدا ہے
 کہے کرم علی دُعا منکم دیکھو وچہ قرآن فرماؤدا ہے
 گئے دکھ تے درد تمام سارے جدوں سینے دے نال لگالیا
 کہے کرم علی حق وحق دے سے جہڑا بھرم تھا سب اٹھا لیا

سی حرفی دوم

نرگن سرگن اوہو اوہی کیوں دل نوں حیران کریں
 کرم علی ایشور اور جیہک ان کو تو اک جان کریں
 جاگرت سپن سکوپت تیرا ان کے پیچ میں مُرت جما

الف الہی غنچہ کھلیا مول نہ سستا گیاں کریں
 کون میں تو کی وٹھو پیارے اسکی خوب پہچان کریں
 ب۔ ہر شرم دیوچوں اپنے آپ کو چا اٹھا

کراستان تو آتا تیرہ ملل غوطہ خوب ہنسا
 تیرو خدمت وچہ پیار سے جو رہا ایسی تاری ہے
 جس نے اپنا آپ نہ جانا لاکھ پڑی ہنساری
 ث ثابت توں کیٹا نائیں سرب پورن تو آپ ہی یار
 پانچ تہ کو دشت سے اپنے پکڑ کے جاگہ جاگہ مار
 ج جنگ دیاں ریتاں دیول پیار یا مول تو نظر نہ کر
 میں تو یو پالو پلجائے کدایتینوں دیوچہ ڈر
 ج ہنکار نے کام کر دہی تیرے تینوں کرن خراب
 پرا تم وچہ کر کے ڈیرا لٹیاں نوں تو جھوڑ شتاب
 خ خزانیاں و اتوالک اندروں لوں جے موتی ٹول
 سنگور پورا بھیت بتا دے تاں ہی تینوں ملے انمول
 دور نہیں ادھ تیرے کولوں گو بند گو بند پکار
 پنڈت مارلی کے دونوں بہا میں لکھ لکھ کرن وچار
 ذوق دے نال پیار سے ہری نارائیں پڑھیا کر
 مکت ہرابت جے لو لوڑیں اپنا آپ نہ گنیا کر
 رنگ تیروچہ اکھاں تو کیوں رنگ رنگاویں ہو
 گھر وچہ تینوں وڑن نہ دیندے نت اٹھ پاؤں آتھو
 نا رنگار اتار دلید سے پھر تو لکھ لکھ خوشیاں کر
 نہاں اشنان ہیں اسکو کہتے ملل نہا تو اپنے گھر
 میں سمندر ایہ ہنسارا ایس کولوں جیت اٹھا
 س ہر سنت دے ایہ ہیں ویری انہاں کولوں جہنڈ
 ش شاستر لکھ پڑھیں توں سنگور باجھ نہ ہو دے گیان
 اپنے آپ کو صحیح نہ کیٹا پھر کس بدھ ہووے عرفان

کرم علی لگ گور کی چرنیں چھوڑ پیار سے خیر ادا
 پانچ بھوت کو جو کوئی مار سے ہو کر کیا خوب کھلاڑی ہے
 کرم علی پچیس چار ہرن میں اپنے بازی ماری ہے
 ترلو کی ہے تیری جینا کیوں توں اسوچہ کرن انکار
 کرم علی پھر ہر جاگہ اپنے آپ کو چا و چار
 ایہ نہا ہی سب ناسک ہوون ہتھ نہ اپنے مول پکڑ
 کرم علی کرا اپنی سو جھی صحیح سلامت گھر وچہ وڑ
 تو میں ہر تا کر تا داتا دیو سے تینوں کون عذاب
 کرم علی جے کتنی لوڑیں اوہنگ سوہنگ کا کر جاپ
 جنگل بیلا مول نہ دیکھیں ایہہ دریا ہے تیرے کول
 کرم علی تہس تہس کے پیار سے عین الحق ہمیشہ بول
 بن ست گوردے ستنی پڑھایاں کدی نہ کھلے پریم دیوار
 کرم علی گور کرپا با بچوں کدی نہ ہووے بیڑا پار
 بھور گھا میں تاری لاکے اچا جاپ تو کرپا کر
 کرم علی چرھہ سانس کے بانس پہول نہ ہرگز ڈیا کر
 پانچ مار پچیس کو ماریں ایہہ میں بہاری ٹٹے چور
 کرم علی گور کرے جو کرپا دچے سے توڑ مر وڑ
 اپنے بیچ میں کراستاناں اس جیہا کوئی ہو نہ سر
 کرم علی تا ہیوں ہو مکتی مرنے توں آگیتی مر
 تو موتی انمول میں پیار سے چھڈا نہا نہا لٹا پٹا
 کرم علی جے کتنی دہتا چھوڑیں پھر کیا باقی ہے خدا
 ساری عمر گنوائی پڑھ پڑھ رہیا بھیا نہ وچہ دھیان
 کرم علی تب ہو نہ تارا تن کرپا کا دیویں دان

ص سدا تیں ہر پہا تینوں مول نہ آوے کال
 رجو گن ستو گن تنو گن تینوں ایہہ بھی تیرا کون جمال
 ض ضروری کر کے پیار سے اپنے من وچہ ایہہ ضرور
 برہا پشن ہمیش تو میں نہیں خالی تو ہے بھر پور
 ط طلت بت سرگن نادر سے باجے انجند وچوں آون سدا
 آنجند کا اہناں کاج رچو ہے سانس کی تاہاں پکڑ چڑھا
 ظ ظاہر اسطول میں پیار سے رچنا خوب لگائی ہے
 جیسے کو ویسے ہی باتاں کر تحقیق سمجھائی ہے
 ع عین کو دیکھ پیار سے دل وچہ ذرہ نہ رکھ دوئی
 نیر کھولکے دیکھ چو فیر سے جنوں ڈھونڈ میں ہے سوئی
 غ گوراں کے میں بلہاری اک پل چھن میں کرن ہناں
 اپنے جیب اک پل چھن میں کرن اوہ اپنی دشت کے ناں
 ف فرنگی جیسے پیار سے تو بھی ریل چلایا کر
 پرا تم وچہ کر کے ڈیرا خوب تو ململ نہایا کر
 ق قالب دیوچہ پیار سے جد تینوں اس پایا ہے
 ایہہ سنار کے سب جیوک ایشور ہی خود آیا ہے
 ک کر تو باندھ پیار سے کیوں تو ہمت ہاری ہے
 ل لگایا کر اپنا توں اپنی جیوک میں دہیان ذرا
 اس جیسی کوئی ہو نہ پوچھا ایہہ پیار سے جوگ بڑا
 م مطالب جے توں چاہیں خداں کو لوں باہر آ
 ایک نر جن جہان پیار سے دور ہو بہاری دکھ بڑا
 ن نظر کر صاف پیار سے پھر توں چار چو فیر سے دیکھ
 ہر صورت میں ادھی ادھی اس بہہ بھیکسی کا سب بھیکھ

تو انباشی تیری رچنا پر تو آکر سترت سب بھال
 کرم علی کیوں غم تیں کرنا ہر تا کر تا آپ گویاں
 عقل دیلاں کر کے اپنی تو کیوں بیٹھا ہو گور
 کرم علی ترلو کی تیری دوئی گوا دیں بادستور
 نا بھ کنول سے ہر دے میں کرین بھور گھا میں شور بڑا
 کرم علی گور کے بلہاری ہت چتہ لکے دیا دکھا
 چار برن کی جاگ جاگ سترتی خوب ٹکائی ہے
 کرم علی ابھی سوختم سے پر گھٹ کر دکھلائی ہے
 آوانت ادھ بھیترا ہی اسد سے باہجہ نہ ہو کر کوئی
 کرم علی کیا تھا کر دوار سے مڑھی مسانی ہے اوہی
 ذات صفات کو مول نہ پچھن بھنگی ہو یا موت نکال
 کرم علی لکھ لکھ بلہاری ستگور جس پر چوک دیال
 نا بھ کنول سے انجن لے کر بھور گھا ہٹرایا کر
 کرم علی پھر ایشور برہا اپنا آپ سدا یا کر
 کون ہے تو کس جاگہ رہندا اس اپنا قدم نکایا
 کرم علی توں ستگور پور سے ایہی آن سمجھایا ہے
 کرم علی اس بدھ ناندھ سے آپ ہی سرشت اس رنج
 غیر نظر کوئی مول نہ کرتیوں قائم دائم رہیں کھرا
 کرم علی ہندو اور مسلم ابن دو لوز سے نام چھڈا
 مذہب طریقہ ایہہ میں خداں انہاند سے دیوں قدم اٹھا
 کرم علی سب ایک ہی روپی دو جادے توں بھر مٹا
 نظر تیری وچہ ہے کوئی ہندو یا کوئی تینوں دے شیخ
 کرم علی کیا دہرم سدا مسجد میں کاہر ہر بجائی بیخ

۱ دڑ اپنے مندر پیار سے کیوں تیں کیتی جو تیرا خراب
 جے تینوں کوئی میت چلوے دے انہاں نوں جبر جبراب
 ۵ ہر دوارے کر تو ڈیرا جے تیں سنت رکھیا نام
 مس فقندر پھرتوں ہو دیں وحدت کا بھر پیس جام
 ۸ لگا کر چیت گوداں سے پھرنے لوں کچھ نوں موڑ
 اٹھت بھیجت سجدہ کرے میں تو کا پھر رہے نہ مشور
 ۶ انچر سنگور پورے مینوں آن پڑھایا نی
 ڈھائی حرف پریم رسی دے اوہناں آن سمجھایا نی
 ی یار سائیں سینے لاکے ملیا مہن ہنس کر کوڑے
 سنگ پیر حسین دے رلیاں دوئی گئی سب سڑستیو

تینوں بھل بھلیکھے مارن دیو سے تینوں کون عذاب
 کرم علی کر یاد توں اللہ اس جیہا نہ ہر توباب
 دس اندر کو بس میں لاویں اس جیہا نہ کوئی کام
 کرم علی دو نو سے فارا جیہا کفر جیہا اسلام
 جو آوے سو سہرتے سہڑ ڈکئے چرناں تے ہتھ جوڑ
 کرم علی پھر دیکھ پیار سے کیا بھاری ہووے زور
 جسنوں گیت کہے جگ سا پر گہٹ کر دکھایا نی
 کرم علی دکھنا اپنڈا سنگور آن چھڈایا نی
 خوشی بہشت تے خوف دوزخ دا اٹھ گیا یکسرستیو
 کرم علی نیت پچی پکاراں انا الحق میں کھڑا سیتیو

سی حرفی مہوم

الف ایک کو سمجھ پیار سے دو جا بھرم اٹھاؤ رے
 پیر حسین شاہ آن پیا سوں دم دم دہیان لگاؤ رے
 ب بولا کیوں ہو کر بیٹھا وجہ اللہ دی رمز بچھان
 سوچ سمجھ لایکھ تو آسن نہ ہو من میں سول حیران
 ت تنکا نہیں تیں زچہ ذات خدا اور تیں نہیں بار
 اکھن پڑ مہن سے حاصل نامیں اگلا کھلا دفتر بھار
 ث صفت وق دے دے اندر جاوے چپ چپا تا توں
 تان چڑھ تھیں پیا دے پیارے بن بیٹھیں دراتا توں
 ج جلا کر اپنی ہستی مطلق مطلق بن پیار سے
 اکی بات کو حاصل کرنا ایہہ من مایا دہن پیار سے

گور چرنوں کی لے کر مٹی انجن کر کے پاؤ رے
 کرم علی تب ہو نہ تارا اپنا آپ بھداؤ رے
 ج جدا پیاروں طرف ہے جلوہ اُسے لکھیا چتران
 کرم علی گور بھیت بناوے سمجھ کریں تو میری جان
 عقل فکر دی کر کر بوجھیں کیوں مویا میں چک چاکار
 کرم علی ایہہ علم لدنی مرشد سے تو سمجھو وچار
 گور کر پا کی لے کر کبھی توڑ شرک داتا توں
 کرم علی مینوں کا اپنے کھو پیارے اندھراتا توں
 نفی اثبات سے واقف ہو کے خوب کردارن پیا
 کرم علی خود بنید جو چاروں ایہہ پکارن بن پیار سے

ح حال حقیقت دلبر سنانوں اندر وڑ وڑ سدائی
 میں دل آوے ہے کھیدے میل نہیں اودہ ندائی
 رخ خواہش دے اندر وڑیا اکدن تینوں پہارا ہے
 موہ مایا میں خیال نہ کر تو کوئی دن دا چمکارا ہے
 دید کر دیکھ پیار سے کچھ پر گھنڈ کیوں پائی دا
 الا فانیہ حق فرمایا فرق نہیں اک رائی دا
 ز ضرب لا وحدت والی اپنے دل دے اندر توں
 دیکھ پیارا تیں وچہ و سے جدا نہیں اک دم بھرتوں
 روئی جدتیں پر ہو دے اپنا آپ سیانی توں
 گور اپنے دی کر لیو سے سیوانہ کر تھئی بانی توں
 نر دولت دیو چہ پیار سے اپنا آپ بھنایا ہے
 نفی اثبات دا دیہہ توں پانی جلدی حق فرمایا ہے
 س بسوا اسد سے نہیں کوئی سمجھ پیار سے کر گئی ان
 عقل دلیل اٹھا کر پیار سے ونی انفکم سمجھ پیچان
 ش شہر جو وحدت والا ہے توں پیار سے کرین آباد
 ایک ایک کرجان پیار سے کفر کبر کو کر برباد
 ص صورت جو دلبر دالی دل تے نقش جمایا میں
 چتوں دیکھا اد ہو دے سارا بھرم مٹایا میں
 ض ضرور دوت دل نہیں ساری دور کرے جی
 پل پل دم دم پار اپنے نوں نیوں نیوں سجدہ کرے جی
 ط طالب ہو مطلب نہ جاتا طالب نام رکھایا کیوں
 پڑھیا علم تے عمل نہ کیا بگڑ بگڑت کہایا کیوں
 ظ ظی بریا ظن تینوں دے پھر کئے کیوں رونا میں

ونی انفکم دس دس سوہنا دیکھ لوڈ پھر سدائی
 کرم علی دا او تھے ڈیرا جیتھے دلبر دسائی
 پرزے پرزے ہو دن تیرے خوب پھرے سر آرا ہے
 کرم علی جن غیر اڑایا جوگ اسی کا سارا ہے
 صاحب تیرا تیں وچہ و سے باہر کیوں ہن جانی دا
 کرم علی جس حق کرجاتا عاشق او ہی الہی دا
 پی پیالہ ہو متوالہ جاوڑ اپنے مندر توں
 کرم علی کیوں پھیسوں پھا ہی توڑ حرم دل انگرتوں
 جدا اول آخر جلدوہ اسنوں یار کچھانی توں
 کرم علی کل شئی وچہ ذات خدا دی جانی توں
 اندر تیرے بارغ بیغچہ کیوں اسنوں کھلایا ہے
 کرم علی بن کر فی پیار سے کس لے حق نوں پایا ہے
 جو کچھ چاہے سوئی کرد امیرا کہیا سچ کرماں
 کرم علی ہر قتائیں رچیا تیرا پیارا دلبر جان
 رنگ تجلیں جا چڑھ بیٹھیں دلنوں اپنے کر کشاد
 کرم علی جدا اک کرجاتا جو تھا انت سوئی تھا عا د
 دلبر دلبر ہر دم اکھاں سارا خوف اٹھایا میں
 کرم علی گور اپنے پیار سے چرن کول چت لایا میں
 عقل دلیل اٹھا کر اپنی ذات نوں ثابت کرے جی
 کرم علی کل ہون مرادوں دو میں جہاں تریبے جی
 بچن گوراں دانہ جس جاتا اپنا مونڈا مٹایا کیوں
 کرم علی گور کر پیا باجیوں مور کھ سیسوں کٹایا کیوں
 حرم ہوادی پھا ہی پاسکے جنم اکارت کھونا میں

اپنے گھر دی خبر نہ تینوں غیت بھری میر سونا میں
 عین میں سچ کر جاتا عین اتوں جند واری میں
 بسوں دیکھا اسنوں ٹولاں ہو رہ نہ دیکھن ہاری میں
 غ کیا جب نقطہ دل تھیں عین الحق چڑھ بولاں میں
 کر کر گلاں اس سنگ ہٹاں سخن اقر بولاں میں
 ن فقر جس حاصل کیا بے پرواہ سدا یا ہے
 کل شئی محیط جو دامن ہر ہر پہنچ سما یا ہے
 ق قلندر جد توں ہوا ہرگز مول نہ ڈر یا کر
 سرب پورن دا ایہہ آوازہ برہم اسمیں کر یا کر
 ک کوئی کس دی چو اینس تیں بن ہو رہ نہ کوئی ہے
 موہ مایا میں پھس کر پیار سے مت کیوں اپنی کہوئی
 ل لبالب ہو یا خزانہ جس نے حق توں پایا ہے
 ہستی دا جو بھرم بھلیکھا سارا مار گویا ہے
 م محمد بن کے پیار سے خوب ظہیر رجایا ہے
 احد دیو چہیم ملا کے اپنا آپ نکایا ہے
 ن نظریہ تو ہی تو ہی شرم جیا پھر کس دا ہے
 ہر جا کہ ہر طرف نے وجہ اللہ ہی رسدا ہے
 ر وجہ اللہ جد میں پڑھیا سہنسا سب مٹایا ہے
 ل کے اپنے یار پیا توں انخدنا د بجایا ہے
 ہ ہدایت جے توں چائیں اس توں اپنے اندر ہیاں
 ہر جہاں بیٹھا میں کیوں کدی تے اپنا آپ سنبھال
 لا لعل من ہیرا موئی اس توں پیار سے خوب پہچان
 کدی نہ اپنے سخن سمجھیں اپہ تینوں کی پلے گئی بان

کرم علی چڑھ وجہ اللہ توں پھر نہ پاس کھانا میں
 لکھ لکھ جان کر اس قربانی عین دے نام توں تاری میں
 کرم علی جس عین دکھایا اس توں جان بھاری میں
 پیارا میرے اندر بیٹھا جس توں پیارے ٹولاں میں
 کرم علی چڑھ سچے مستی جند پیار پر گھولاں میں
 چڑھ سولی تے دے آوازہ انا الحق کہلایا ہے
 کرم علی دھرم بند ہی کھ تے احمد بن کے آیا ہے
 بھاویں کافر اکھن تینوں ہمہ دست نت پڑھیا کر
 کرم علی دریا تے وحدت من آئی تاری تریا کر
 من رانی آپ پکار سے جانی اوہی اوہی ہے
 کرم علی جہ چشم اکھاڑی جو کچھ میں اوہ سوئی ہے
 بے پرواہ اوہ بن کے بیٹھا اپنا آپ بھلایا ہے
 کرم علی توں دور جو کر کے اللہ نام رکھایا ہے
 آلا انسان سیر سی والا آپے بھیت بتایا ہے
 کرم علی توں شکل دکھا کے آدم نام رکھایا ہے
 ملکر تینوں بھرم دوئی دا آپ نہاراں کھدا ہے
 کرم علی فی شئی چار جو طرفہ اٹا ہے
 اندر باہر پیارا د سے ہو رہ نہ کوئی پایا ہے
 کرم علی حق سچ کر جاتا دو جا بھرم مٹایا ہے
 دور نہیں ادہ تیں تھیں پیارا اسنوں ٹول بہت نامی
 کرم علی ایہہ راہ او کہڑا چلنا ایہے بہت محال
 سنگور پور سے دہی کر سنگت نہ بن مور کہ تو انجان
 کرم علی گور کر پیا باجوں کد سے نہ ہو دے قندر گمان

۶ آن صورت بدلاتی حمزہ نام رکھائی دا
 پہنچ لیاقت والے پاکے سالوں کیوں بھرائی دا
 ی یار جد میں دل آیا ہو بیاں میں قربان کوڑے
 دمدم دیو پہ آن سما یا رہیا نہ دو جادہ میان کوڑے

لک چھپ ہو سکے کرے نظارہ پردہ کرے لوکائی دا
 کرم علی بن مرث کا عل بھیت نہیں ابہہ پائی دا
 اندر وڑ جاں پھرا پایا رہی نہ تن من جان کوڑے
 کرم علی کو دریا کیتی دسما ہر ہر شان کوڑے

سی حرفی چہارم

الف آئی جان لبوں پر میرے ساقی کد سدا ہمارے
 جیون دی کوئی آس نہ مینوں اک لاواں گہر ہمارے
 بے باندی دلدار دی ہاں بہاویں اکھ کرے دے پھرے کوڑے
 میں خدنگار ہاں اشدی میرے غنن نیناں فل جڑے کوڑے
 تہ ترنجن دچہ چت نہ لگدا میں کتاں کس بھر داسے
 نظر نہ آوے یاد آسانوں پٹی روواں آسے پاسے
 تھ ساون دی بونڈاں وانگوں اکھیں نیرہ لاناں
 آپے چرھہ چرھہ کوکھ لاناں پیاں دھماں شہر گرواں
 جے جانی اپنے باجیوں فی میں ہویاں کئی جھلی
 دلبر باجیوں دیکھو فی میری جان ازائیں چلی
 ح حال حقیقت کس نوں اکھاں پیارا میرا کول نہیں
 میں مریکیاں دچہ دکھاندے آپیاں رول نہیں
 خ خیال رہے دن رات اسدا صورت دچہ پیارے دی
 غینہ آرام نہ آوے مینوں گہڑی گندی قبر قہارے دی
 د دیو فی دس اسانوں میرا پیارا بھی کہتے آئو دا ہے
 او گنہاری نہیٹ کہنی نوں آں سینے سنگ لالو دا ہے

کی کواں کوئی چیش نہ جاوے دوزاں بیچہ کنارے
 کرم علی دھار عشق دی چار چو فیروں مارے
 ادہ راضی ہے اسان تے بہاویں دور ہے بھاوس اُسے کوڑے
 کرم علی ادہ دوزخ جاوے جڑی عشق پیا بھقیں مڑے کوڑے
 بیڑوں مار کیتی میں کئی دو جاسیاں کردیاں آسے
 کرم علی میں عاجز ہویاں جہنم آئی دچہ نکا سے
 جے کتے آوے یار پیارا دکھڑے پھول سناواں
 کرم علی جے ملے پیارا سینے نال لگاواں
 پیر و چھوڑے مار گوائی فی میں کر کر اٹیو کلی
 کرم علی پٹی روونے باجیوں گل ساڈے دچہ ٹلی
 دیس بلیس پھراں میں ڈھونڈاں پندی مینوں ٹول نہیں
 کرم علی کی خوشیاں کرے گہر ساڈے ہجول نہیں
 جیو میں میر سلہٹی کردی خواہش سخت ہزارے دی
 کرم علی میں پیو ک جلیاں اک واقعا عذاب النار دی
 مری والا خاص پیارا آوے کتے بجا لودا ہے
 کرم علی نوں دو میں جہاں میں صدقہ اس کے نام دا ہے

ذ فوج مینوں بت کر کرہ تیرے باجیوں بھر نکلتا
 تو صاحب میں باندی تیری بہادریں دیکھ مینوں بن دیں
 رات بھر دی بہت ادکھڑی کیسے نوں رب نہ پاوے
 لکھ طیب تے لکھ یا نہایت ہر کوئی شرماوے
 نہ زہد یا صحت کم نہ آوے جیسے عشق دیوے آچھو کا
 ٹٹے تبیح اور جینے سب جاوے مذہب چروکا
 من سناؤنی آج سیتو سوینے دی آج گل کوئی
 جان لبوں پر آئی میری کہتے دیکھ لیاں میں پل کوئی
 ش شرم دابر قہ میرا دور ہو یا سب سیتو سارا
 اک دیدار پیار سے باجیوں ہو رہے کوئی سہارا
 ص صورت تیری سایاں رات دن نہ بھٹکتے
 جیوں سستی رلدی پھر دی وچہ تختاں ہر کھلے
 من ضروری عشق تیرے دی دل وچہ لگی کافی
 کدی تے وہ دیدار اسالوں کر کے مہربانی
 ط طلب تیرے دیدار اسالوں صبر آوے پھر تاہیں
 جے دیوے دیدار اسالوں صبر آوے پھر تاہیں
 ظ ظاہر باطن چین نہ آوے باجیوں ڈھکیاں تیرے
 کی گواں کوئی بیش نہ جاوے لگی اگ چو فیرے
 شاد میں پر ہوسے جسے اوہ دیوے دکھائی
 خوب سہاگن بن بن بیٹھاں دکھ رہے نہ کافی
 ر غریباں داکہ چارہ رو رو وقت دھاواں
 فیر نہ جاناں اپنے دل تھیں قد میں سیس بکاواں
 ف فریاد سے دے اگے جے کر اسنوں پہاڑ سے

کر کر یاد تالوں روواں گہر آوے یار بلما
 کرم علی پیاجو بن جاندا اس پیاجو ہن نکھڑا
 ہو ملک المیت دے مارے تیرے ایقہ بن آئی مر جاوے
 کرم علی ایچھے دارو ایسی اوہ آپ دیدار دکھاوے
 جھٹکا جھٹکا سب پھٹک جاوے ایہ کم نہیں کوئی سوکھا
 کرم علی نہیں عشق سوکھا لا عجب ہے یار انوکھا
 جس جگہ اوہ ہے بھٹکایا جگہ دیکھلا چل کوئی
 کرم علی چل اسنوں ملے کر کے آج دل چھل کوئی
 عشق سچا یا کر کر تھیا مذہبوں ہو یا کن را
 کرم علی عشق ناز لایا آن دو گاڑا
 بیوں بیوں چہی پکاراں نیر کہیں تھیں ڈھلے
 کرم علی جے بے پیارا تاں گتہ دلیدی کھلے
 بیش عقل سب مار گوائی کر کے بہت حیرانی
 کرم علی میں روندی پھر دی باہچہ پیار سے جانی
 دورم میں پکار کر اں تو سینیں پکار کدائیں
 کرم علی نت کر اں اویکاں کر کر لہیاں بائیں
 برہوں مار کے چھوک جلیاں نت اٹھ کرے اکھڑے
 کرم علی اوہ نظر نہ آوے کیچھے کیتے جاڈیرے
 ہماں کہیڈاں گل لگ روواں ہو نفس الہی
 کرم علی گہر آوے سوہن اددی کرے صفائی
 سنگتے نال شریکت کہیں مینوں کے وقت لنگھاواں
 کرم علی گل ناہیں بن دی اپنا آپ گواواں
 اوڑک اوہو سردا سائیں سو کر کے جو جہا ہو سے

لکھ لکھ بجایں دیوے سختی اس شخص بھیج نہ جادو سے
 ق قہر وی رات فی مائے سخت و چھوڑے دالی
 لرو غبار چو فیرا دے رات اندھیری کالی
 ک کرم کرم آویں جم جم واسطے رب دے پیار دے
 دل تے جان تن من تیں پر صدقے کر کے داریا دے
 ل لیاں نے ڈھونڈا راں پکڑی عشق کو لیاں جی
 کی کراں کوئی پیش نہ جاوے پی روواں بہ کلیاں جی
 م مراں تاجیواں مائے فی میں برہوں بہت ستایاں
 نظر نہ آوے یار اسدا جنت آئی دچہ بلایاں
 ن نکمتا ہوا سالوں بنت اللہ لیکان لاوے
 لاکے آتش سینے اندر خوب طرح سلگاوے
 و واصل جدمینوں ہو یا پیر شہید مناواں میں
 تان چڑھ سبج پیادی سوواں دکھڑے ہول سناواں میں
 ہ ہادی دی دس نہ پندی پھراں ہو جو روں نام کی
 کس دوتی نے جاسکھلایا ہو بیٹھا ادھ عاکی
 لا لیش مری سار پیاریا میں ہاں بڑی او گنہاری
 ایٹھے آو تھے دوہیں جہانیں مری نال تساوے یاری
 س الہی فضل ہو یا مینوں دس پی آ نیرے
 دکھ جھکڑے مٹ جاوےں سبے ہو پڑاں تے پھیرے
 ی یار سچا یار سالوں ملیا پر حسین کوڑے
 شکر الحمد میں دل لی گیاں جلدی ہی دن بریں کوڑے

کرم علی کر کر آرزویاں قد میں سس ٹکاوے
 کوکاں کوک سناواں کینوں ہائے جانی جانی
 کرم علی شاہ درد کو لا ایٹھے کوئی نہ جاوے خالی
 دیہہ دیدار کدی تاں مینوں رب رسول دیا تاریاوے
 کرم علی نون دل توں اپنے کیوں توں پارو ساریاوے
 ہوش عقل اٹھ گیا سراجاں از این چلیاں جی
 کرم علی جے لے پیار اسب گھاں ہون سولیاں جی
 راہ اکہڑے بہت کوئے فی رو رو دیواں دولیاں
 کرم علی کدی داتر سے کدی آو میرے ساباں
 خیال اسدا مول نہ چھٹا مڑ کر دایا دے
 کرم علی بے ترس نکارا خوف نہ ربا کہار دے
 ہووے فضل الہی میں پر مہس ہنس منگل گاواں میں
 کرم علی پھر گھڑ سیانا اپنا نام رکھاواں میں
 آپے چڑھ چڑھ نظراں ماراں مول نہ پندی چھاکی
 کرم علی تاں مڑ کے جیواں بھر کے دیوے پیالہ ساقی
 تیرے ڈھکیاں سب دکھہ جاوےں مرض ہجر دی ساری
 کرم علی نون مینیں سینے آپیارے اک داری
 کوئی دن نون آجاوے سوہنا سنج یا وقت سویرے
 کرم علی میں شکر مناواں شوہ آوے گہ میرے
 بحر فراق گیا اٹھ سارا خوب ہوئی سکھ چین کوڑے
 کرم علی نون او ہی ادھی دسدا عین دین کوڑے

کوٹھ نامہ

جب دیں جنسوں پاک لاشوں باہر مقلوں نگریاں
 غیب الغیب سدا یا ہے
 کیوں ڈھونڈاں میں باہر میرے کوٹھے دیوچہ آیا ہے
 سب جگہ سب جائے نیارا
 ڈھونڈے اُسوں عالم سارا ہر دیوچہ لگدا پیارا
 بول اٹھا جس پایا ہے
 کیوں ڈھونڈاں میں باہر میرے کوٹھے دیوچہ آیا ہے
 طالبِ جہدی کلی لوکا کی
 اُس دا کوٹھ لکھ نہ کاٹی جلوہ دے تجویز اٹھائی
 آدم کوٹھ پایا ہے
 کیوں ڈھونڈاں میں باہر میرے کوٹھے دیوچہ آیا ہے
 پھر اُس نوروں کل غموری خوب دشت سچائی پوری
 دہرت آکاس لگایا ہے
 کیوں ڈھونڈاں میں باہر میرے کوٹھے دیوچہ آیا ہے
 بنیا تینا آپے سارا نہیں تاں آدم کوں بچارا
 عین اُسی کا سایہ ہے
 کیوں ڈھونڈاں میں باہر میرے کوٹھے دیوچہ آیا ہے
 رکھن لگا سوت محل دا وحدت کوہوں کثرت لدا
 خود اڈہر چایا ہے
 کیوں ڈھونڈاں میں باہر میرے کوٹھے دیوچہ آیا ہے
 بنیا ورکھی ہے صفت گاہوں بھرتی بھر کے عین خیالوں
 کر مضبوط اٹھایا ہے
 کیوں ڈھونڈاں میں باہر میرے کوٹھے دیوچہ آیا ہے
 اٹاں گارا چونا نالے پنج لطیفے نال سمجھالے
 زندہ رضا دا لایا ہے
 کیوں ڈھونڈاں میں باہر میرے کوٹھے دیوچہ آیا ہے
 کر نڈھی کرنی آپ سمجھالی اٹاں کر کے آپ جھٹائی
 آپ بنا ون آیا ہے
 کیوں ڈھونڈاں میں باہر میرے کوٹھے دیوچہ آیا ہے
 فقر سلوک ہنسے بنھے طاق لوائے دن سونے
 عرفاں نال سوایا ہے
 کیوں ڈھونڈاں میں باہر میرے کوٹھے دیوچہ آیا ہے

نوروز سے طاقی نامے
 پنج حواس رکھے دیکھ آئے
 چار مزاج چو گوشتے ڈالے
 کیوں ڈھونڈاں میں باہر میرے کوٹھے دیوچہ آیا ہے
 تہی ٹھنڈی داؤ چلاوے
 دکھ سکھ دا دم آوے جاوے
 کیوں ڈھونڈاں میں باہر میرے کوٹھے دیوچہ آیا ہے
 دلوئے سے پھر تھپت اٹھائی
 اس کوٹھے دا شان الہی
 کیوں ڈھونڈاں میں باہر میرے کوٹھے دیوچہ آیا ہے
 بکے نکل نکاسی ماری
 ہوش تیز صلح سواری
 کیوں ڈھونڈاں میں باہر میرے کوٹھے دیوچہ آیا ہے
 موت حیات کو اڑاڑوے
 شوق محبت تکیہ لاوے
 کیوں ڈھونڈاں میں باہر میرے کوٹھے دیوچہ آیا ہے
 چوداں طبق کینے دیوچہ شامی
 جو کچھ چاہیں اسوچہ داصل
 کیوں ڈھونڈاں میں باہر میرے کوٹھے دیوچہ آیا ہے

نال حسن دے بھیدر چایا ہے
 سب کسب کمال دکھایا ہے
 کیا طومار اٹھایا ہے
 روغن مشک لگایا ہے
 عشقوں فرش دچھایا ہے
 بھید و بھید ملایا ہے

گور نامہ

گور کاٹی پہانسی میری جی
 گل ہوئی بہت چنگیری جی
 جم جیوک سے جان چھڈائی
 جیوں کی تیوں پھر بات بتائی
 گور کاٹی پہانسی میری جی
 گل ہوئی بہت چنگیری جی
 جب کینا آگور نے سایہ
 تب ہم اپنے آپ کو پایا
 گور کاٹی پہانسی میری جی
 گل ہوئی بہت چنگیری جی
 آن چھڈایا جب تے جاپا
 مرن جیوں کا توڑیا سہنا
 گور کاٹی پہانسی میری جی
 گل ہوئی بہت چنگیری جی
 سائون کرایا ایہہ خیرائی
 اپنا آپ رہے نہ کائی
 ہر ہر جگہ ذات الہی
 ہر کوئی نہ میری تیری جی

کیتی بھرم کی دور اندھیری جی
 پھر من ہو یا اچیری جی
 ادھو دسی بات سی جیہڑی جی
 ہر کوئی نہ میری تیری جی

گور کاٹی پہانسی میری جی	گل ہوئی بہت چنگیری جی
گور چانن کا پڑ جانن ہے	پر دشت دیا سے جانن ہے
گور کاٹی پہانسی میری جی	گل ہوئی بہت چنگیری جی
گور کاٹیا کا روگ گودوے	جیتے سنگور پھیرا پاوے
گور کاٹی پہانسی میری جی	گل ہوئی بہت چنگیری جی
گور سبق پڑھاوے علموں آگے	ادھے کسے نون پتہ نہ لگے
گور کاٹی پہانسی میری جی	گل ہوئی بہت چنگیری جی
گور پل چین میں پار اتارے جی	بے گور دیکھن کبڑے کناسے
گور کاٹی پہانسی میری جی	گل ہوئی بہت چنگیری جی
گیا اندھیرا ہو یا اچھا لا	دسیداں نون سے راہ سوکھا لا
گور کاٹی پہانسی میری جی	گل ہوئی بہت چنگیری جی
پیر حسین شاہ لکھی لکھی	کرم ملی گیا نقطہ دہمی
گور کاٹی پہانسی میری جی	گل ہوئی بہت چنگیری جی

نمبر ۲

گور صاحب بن کر آیا ہے آتر لوکی میں چھایا ہے - گور صاحب بن کر آیا ہے

گور ہے میرا لا مکافی جہدا تا میں کوئی ثانی
ہندی خلقت دیکھ دیوانی کیا نورو نور چھایا ہے
گور صاحب بن کر آیا ہے

دیکھو لو کو کی کی ہوندا
کتے ٹرکی کتے ہندا
کتے ڈنڈی کتے پھندا
کتے جھکا پا ٹکا یا ہے
گور صاحب بن کر آیا ہے

دیکھو لو کو گور دے چالے
آپے مارے آپے پالے
کتے صراحی جام پیالے
پھر آن جھٹ کھایا ہے
گور صاحب بن کر آیا ہے

جس دل آگور پھیرا پاوے
موسے دانگ کوہ طبرجلاڈ
اکہیں دیوچہ آن سجادے
سب جالاد ہند گنایا ہے

گور صاحب بن کر آیا ہے

کہتے تھے مٹی آپ دکھایا ہے کہتے تھے سید بنکر آیا ہے کہتے تھے دیوان آن رمایا ہے

گور صاحب بن کر آیا ہے

گور خود باد سی جو اللہ ہے کہتے تھے بختی بختی ہے جو نہ مانے سو جھٹا ہے کہتے تھے سولی پکڑ چڑھایا ہے

گور صاحب بن کر آیا ہے

کہتے تھے نبی علی بن آیا ہے جو مولا مجید چھپایا ہے کہتے تھے حسن حسین سدا ہے پھر آن شب بکھایا ہے

گور صاحب بن کر آیا ہے

کہتے تھے مسئلہ آسنائی دا کہتے تھے دیندا حکم مناسی دا کہتے تھے سرمد بس کٹائی دا جاشمش پوش لہایا ہے

گور صاحب بن کر آیا ہے

کار بیکر کیا کہیں رچائی کہتے تھے طور طور کی شکل دکھائی ہر صورت وچہ دیوے دکھائی پہرا پنا آپ دکھایا ہے

گور صاحب بن کر آیا ہے

کہتے تھے ظاہر ہو ہو لے ہے کہتے تھے نگدا ڈر ڈر ادا ہے کہتے تھے ہو کا دے دے ٹولے ہے شرب تے شور مچایا ہے

گور صاحب بن کر آیا ہے

مواہرا ایم جینے پر آیا ہے کہیں یعقوب روند پایا ہے کہیں یوسف ہٹ دکھایا ہے کی کی رنگ دکھایا ہے

گور صاحب بن کر آیا ہے

کہتے تھے گنگا جہنا ہنائی دا کہتے تھے حج کرائی دا کہتے تھے ٹڑھیاں پوچن جیائدا کہتے تھے قبرین قل پڑھائی دا

گور صاحب بن کر آیا ہے

بھانجریں بر شور مچا دے بولی بولی قدم نکا دے کر کر خوشیاں دل پر چا دے کوئی اسدا بھیت نہ پایا ہے

گور صاحب بن کر آیا ہے

گور کی سیوا جس نے کیتی دین دنی کی مایا یسنی وحدت جام صراحی مینی پھر حق و حق دکھایا ہے

گور صاحب بن کر آیا ہے

گور بن ہنسنا مول نہ جاوے تیر تھ کر کر عمر گزارے بہادیں مرد و جیلے پاوے سنٹاں ایہہ فرمایا ہے

گور صاحب بن کر آیا ہے

جس منہ گور کا یاد کیا اُس آدانت دل شاوکی اُس شرک کفر برباد کیا ایہہ دیکھو گور کی مایا ہے
گور صاحب بن کر آیا ہے

گور ہی ہر باطن و سدا ہے لگاں میں سنگ سدا ہے کہتے ناگ بن بن دسدا ہے بہرنگی نام رکھیا ہے
گور صاحب بن کر آیا ہے

گور پورے جان بھید بتایا ہے سان پڑا ننداو بجایا ہے ہر ہر دیو چہ صاحب پایا ہے اسنا سب مٹایا ہے
گور صاحب بن کر آیا ہے

پریشین شاہ رنگ رنگیا بھرم دوتی دامار گویا کرم علی نون چرنیں لایا بن پرگھٹ کر دکھلایا ہے
گور صاحب بن کر آیا ہے

مناجات

من کرم علی کی آکھ جی عشق لکڑا چپ چپاتے جی من کرم علی کی آکھ جی عشق لکڑا چپ چپاتے جی
فلقت آکھ مینوں جھٹا وچہ وچالیوں پکڑیا پلا عشق ابھی ملیا غنہ من دور ہوئے سب سیاپے جی
من کرم علی کی آکھ جی عشق لکڑا چپ چپاتے جی

پانچ بھی دھری دھراٹی اسیں بھی اُس پر این لکائی سیٹورل مل دیو دوتاٹی من مول نہ ہواں پاسے جی
من کرم علی کی آکھ جی عشق لکڑا چپ چپاتے جی

داسا نون اوہ خزاندہ جس نون ڈھونڈے ک زمانہ اسیں بھی ڈکھا خاس لکانہ وچہ دھرت پتال آکھے جی
من کرم علی کی آکھ جی عشق لکڑا چپ چپاتے جی

لکڑا سون لکڑا آیا جو کچھ ڈکھا آکھ سنایا بھگ گیا سافون دھرا دھرایا ایہتے نہ شوہر نہ پاپے جی
من کرم علی کی آکھ جی عشق لکڑا چپ چپاتے جی

برائین شاہ آن دکھ یاسا کرم علی نون کھول پٹارا ہستی نون پھر ہوا کنارا من پس پس ہوئے لاپے جی
من کرم علی کی آکھ جی عشق لکڑا چپ چپاتے جی

سنگ مرمر

فانی

غلام احمد عارف

ملفوظات

ضلع ہوشیار پور

مسیحی حریفی اوّل

الف الف اپنے دی جہدوں میں نے ہستی خودی دا نام نشان کھویا

جس موت دا لوک ہیں فکر کردے اُس موت یقیں پہلڑے میں مویا

میرے جسم تے جہان ایمان اندر پیر شاہ شہباز ہے قائم ہو یا

کچھ فاضلی سینہ سیاہ میرا کوثر نال شہباز خان آن دھو یا

ب بت گئی رب دی خاص ایہو دیوں خان شہباز دا دم بھر نا

تا بعد اری اللہ رسولی دی ہے کہ پیر دے وچہ نہ عذر کر نا

قدماں وچہ شہباز خان پیشوا دے منتظا نال یقین دے جا دھر نا

کُل شئی شہباز خان وچہ دیکھے پہلے موت یقیں فاضلی ایہہ مڑ نا

ت تاریا پیر شہباز خان نے فکر رہیا اُورار نہ پار دا جی

خوشی شمرگ نہ خوف ہے نرگٹ دلاطالیہ ہو یا میں خاص دیدار جی

جمن مرن دونوں میں رہے یار و ہر دم پیر دا شکر گذار دا جی

سینہ وچہ ولی فاضلی دیکھ تیرا ہر دم پیر شہباز پیکار دا جی

ث ثابتی وچہ یقین کر گئے پھر دیکھ عروج شہباز خانی

عاماں وچہ شہباز خان نام میگا خاصاں وچہ بھی تو شہباز جانی

چاروں طرف شہباز خان نظر آکھوے جیویں چمکدا ہے چند آسمانی

کُل شئی وچہ فاضلی دیکھ اسنوں مگر چاہی دی ہے نظر عارفانی

ج جسم دے وچہ شہباز خاں ہے جہان وچہ شہباز خان دسا ہے

جہدوں میں رووان تاں رو نو دا ہے ہناں نال میرے کھڑکھڑ ہندا ہے

بکتے ہو مجنوں پھرے وچہ جنگل بکتے ہو یلیلی دیوں کھدا ہے

ہوئے مُکھ شہباز خان فاضلی ہے ایہہ پیر بھل کوہوں دور اندا ہے

حج ہے زید شہباز نے دی کا ہنوں سفر ستر کے داجاں میں
 پتھر پیر دے ہو ہے داجم کے جی آفت نادر والی سروں ٹاقاں میں
 شکل پیر دی دیکھ معراج ہو دے خوشی جو والی دلوں گال میں
 کہے فاضلی جے نہیں نظر قائم سرمہ معرفت دیکھتوں بھالساں میں
 خودی ہستی دلوں دور کر کے ہر دم کہاں شہباز شہباز ہادی
 تیرے بھال دیو چہ جو ہتھ دیو سے ملی دور ہووے دلوں ہووے شادی
 بھٹل دور کردی تینوں رب کو لیں میرے پیارا بھٹل ہے نامرادی
 کہے فاضلی بھٹل نوں دور کردے تیرے جسم اندر ایہو ہے فساد دی
 دین دیاں نے کر ہی کر پادکھ سکھ دے جسم نوں دور کیتا
 کر کے دور حاضر میرے جسم وچوں میرے پیر مینوں نور و نور کیتا
 کلاں اللہ داعشق نہ مول تینوں سجدہ واسطے جو قصور کیتا
 کہے فاضلی کامل ہے ادب مومن جس نے ہستی نوں مار کے چور کیتا
 ذکر اور فکر دے وچہ بھکے لاویں اک دی طرف دھیان پیارے
 کفر شرک و دلوں دور کردے تہوں ہووے روشن تیری جان پیارے
 شرک بڑا بہارا تیری ایہو ہستی کریں وکروج دادور نشان پیارے
 کہے فاضلی اک نوں قائم کر کے اک ہو تو وچہ جہاں پیارے
 رب رسول داعکم ایہو پہلے اپنا آپ پہچان سائیں
 جہدوں اپنا آپ پہچانیاں تیرے بے نشان دا پایا نشان سائیں
 لامکان داتو رہنے والے راہیں وکروج وچہ کیوں پایا نشان سائیں
 کہے فاضلی کچھ شہباز خاں نوں نرگ شرگ وچوں چھٹے جان سائیں
 زور دے نال نہ بول بہائی چھاتی نال دیوار نہ ڈھائیے او
 و نفختہ نبیہ من گدگدی آیت پڑھ سکے کاہنوں ہووے ہو رکھائیے او
 ایہو صاف توجہ رحمان والی اک ہو لیکہ اک کہا ہے او

ح

خ

د

ز

ر

ز

مرض مجمل دی سنے سارا زور پایا دار و فاضلی کوئی بنائیے او

س

سارے جہاں وچہ تو ہی تو ہی دیکھ دیکھ دلدیاں اکھیاں گھول کے اوئے

جہنوں و عشق کہنہ سے دیکھ دیاں دی چھری نال پھول کے اوئے

آجہ رجیا نہیں تو گلیا او رب وچہ بیتاں دے توں کے اوئے

حرف چچہ شہباز خاں پاس جا کے فیاضلی کی لینا یوں کے اوئے

شیرک تے کفر نون دور کر کے پڑھیں اپنی آپ کتاب پیارے

اندر بیت باہر دے پڑھیں قل ھو اللہ کی مے عاتینوں ثواب پیارے

بدے اس ثواب دے گلیا او پناویں مے تینوں کچھ عذاب پیارے

جا کے چچہ نواز شہباز خاں توں نہ فاضلی ہو دیں خواب پیارے

صدق یقین دے نال پیارے شہباز خاں دے قدام دی فاک ہو جا

دل نال گناہ سیاه تیرا کر کے صاف راستوں پاک ہو جا

محل ذات صفات نون کھو ٹیکے جی تو بھی میر سلہٹی دا چاک ہو جا

ہر دم احمد احمد کہہ کے دلوں پیارے کچھ فاضلی شاء لولاک ہو جا

ضرب و لگا تو وچہ سینے اتے زبان توں آقا اللہ بول یا را

جیسے پاس اتھاس دا شوق بیگا جا کے فغی اثبات توں ٹول یا را

قدیم لک توں پیر شہباز خاں دے کابنوں پھر میں الیں ڈالوں ڈول یا را

کچھ فاضلی اصل ہے ہو تیری وچہ کھر دے زہر نہ گھول یا را

طلب تینوں جیسے کر رب دی ہے وجہ اللہ دی رمزہ کھان سائیں

اک ہو کے اک ڈول دہیاں لایوں اک ہو تو وچہ جہاں سائیں

شیر ہو کے اجڑ وچہ گھاس کیا دیں ظاہر نہیں تیں پر تیرا نشان سائیں

سجدہ دلوں کر پیر شہباز خاں توں تہوں فاضلی ہو دے گیان سائیں

نکھرا ناکھرا رب تیرا تیری آکھ دے وچہ تیسور یا را

غیر دیکھنے توں اکھیں بند کرے تہوں ہو دے اکھیاں وچہ نور یا را

ش

ص

ض

ط

ظ

بھلا ہو جو کیکر تیرا سوچ لے توں بت پاس رکھیں رب دور یارا
 دامن پکڑ شہباز دا فاضل او ساری عمر نہ رہیں بے شعور یارا
 عشق دا حرف نہ اک پڑھیا علم طمع دے نے تیری عقل ماری
 مزا یارے وصل دا ہوڑ میگا کھینڈ گڈیاں دی کھینڈی عمر ساری
 بناں شوق دے وصل نصیب نائیں ظاہر رسم ہے جگہ دیو پوجاری
 شوق رکھ فاضل شہباز خاں داندوں ہو دیگا یار دا وصل جاری
 غرض لے تینوں تباہ کجوراں واسطے تیری نماز نماز قاضی
 ہر نوح اپنی بڑی توں ڈوب بیٹھا بدھڑی شرع دا رہ جوایہ جہان قاضی
 جیکر رب دے ملے عاشق میرا پکڑ پیر توں خاں شہباز دا قاضی
 کہے فاضل ایہہ نماز تیری کیہڑے کم ہے باہجہ نیاز قاضی
 فرق پایا اس بھل نے او بھل دور کر کے دلنوں شاد کرے
 اکھ مکھ تے کن نوں بن کر کمال نفس دے بہارا جہاد کرے
 فتح پاکے نفس دی فوج اتے پھیوں جسم دا کوٹ برباد کرے
 جسدوں رہے نہ فاضل بو تیری آنا لیلے دا سبق تو یاد کرے
 قہر قہار توں ڈریں نائیں دسیں ہو رتے کریں کچھ ہو قاضی
 ظاہر راہ دیکھا دیں تو رب والا گمراہل تو باطنی کور قاضی
 وَفَىٰ نَفْسُکُمْ دِی کجھ نائیں انہویں بیٹھ مچا نو دا شور قاضی
 کریں سادہ ہواں نال تو جنگ بہارا کہے فاضل شرع دا چور قاضی
 کرم اس عاصی دے جاگ پئے قد میں خاں شہباز دے آن لگا
 اندر رب دی ذات دیکھا دتی باہر نفس شیطان مین جان لگا
 نرگ سرگ دے خوف امید کولیوں شکل یار دی ول دہیان لگا
 کہے فاضل پیر نے دوج کہو ہی نظر آؤں اک جہان لگا
 لام دے ول دبیاں لگا زلف یار دی لام اسلام والا

ع

غ

ف

ق

ک

ل

ایہو نام کی مثل دے وچہ سینے ایہو نام رسول دے نام والا
 ایہو نام دروازہ ہے مسلم والا ایہو نام ہے شہر الہام والا
 کہیا فاضلی پیر شہباز خاں نے ایہو نام ہے سجدہ سلام والا
 میم نے احمد دے وچہ پور کے احمد نبی دا بھیس وٹایا ہے
 اسے میم دا مثل پیر بویا جسدہ فنا ہستی دا مرتبہ پایا ہے
 پیر آسیم میراں فی الدین اندر قدی پدا قد آکھ سنایا ہے
 پیر فاضلی کہیا شہباز خاں نے ایہو میم کرم مثل اندر آیا ہے
 نہیں ہے نہیں ہے پور کوئی توہی توہی ہے یار دلدار جانی
 پوراں مہتی تیرے اندر ختم ہوئے کھڑی گل دا ذکر اذکار جانی
 تہوں عشق دا بھید معلوم ہوسے جہوں اکھیاں ہوں چار جانی
 کہے فاضلی پچھ شہباز خاں نوں اولاد ان دا بھید اسرار جانی
 واسطہ کی ایہتے پور دا اسے باجھ رب رسول دے پیارا اوئے
 کس لائق مذاقوں دس کیموں جیا کیمڑا آئی کے کم سنوار یا اوئے
 دیکھ سوچ اول آخر عدم تیرا اسے پر خودی دا لغو کیوں ماریا اوئے
 بار بار بولے ایہو فاضلی او جسامہ ہستی دا نہیں اتاریا اوئے
 ہستی دے بڑھے نوں سین کے فی بڑی شرم والی نظر آنودی فی
 تیرے باطنی حال دا رب محرم خبر نہیں کی کچھ کما نو دی فی
 نیک پاک ہو کے بیٹھن خضم آگے چند سورجوں مکھ چھپا نو دی فی
 کچھ فاضلی اندروں یار رکھن باہروں مگر تو بیٹھی جانا نو دی فی
 لاف گداف نوں چھڈ کے تے سکھ رب دی ایہہ توجہ میاں
 جہا کے کچھ میرے پیشوا پاسوں اہل پاک تیری یا پلید میاں
 ہتھان وچہ دیہہ ہتھ شہباز خاں دے تہوں ہو دی رتبی دید میاں
 کچھ فاضلی جہان قربان کر دے پیر عاقبت نوں تیری عید میاں

م

ن

و

ہ

ل

الف

اجے بھی سمجھ تو کیا اور دیکھ اپنے آپ نون کون ہیں توں
 ابراہیم یا غرود ہیں تو یا موسیٰ یا فرعون ہیں توں
 یا قواہد یا ابو جہل ہیں تو یا رام چند یا راؤں ہیں توں
 کچے فاضلی پچھ شہباز خاں توں سہی اک پانی یا کہ بھوں ہیں توں
 یار دے نال پریت لا کے یار یار کہ کے یار یار ہو جا
 پل صراط اور پر ثابت قدم ہو کے دامن مرشد و پیکر کے پار ہو جا
 گھر مٹی مرشد دے علم دی بندھ کے جی تو بھی آخر دے سفر نوں تیار ہو جا
 دلوں فاضلی پیر شہباز خاں دا ایٹھے اوٹھے توں خدمت گزار ہو جا

سی

سی حرفی دوم

الف

اللہ نے علم دا شہر کمر کے دتا بھیج محمد رسول جگ
 باب العلم و اعلیٰ پر ہویا رتبہ پائمال اعدا نامعقول جنگو چہ
 غوث پاک پر علم کا ہویا جلوہ کرم علی پر ہوئے مشغول جنگو چہ
 ا ج علم دا شہر شہباز خاں ہے کچے فاضلی ہیں مقبول جنگو چہ
 باریابی باب العلم اندر ہووے اُسوں جو آوے شہباز دوارے
 جیٹے لکھے دا فرض اک بار پڑھنا سکھ خاں شہباز تے جو کنا رے
 اوہی سلسلہ دار ہے علم پورا جھکے سے آستانہ پر شاخ سارے
 ایسا پیر پایا تین فاضلی او تیریاں منتر لاں ہویاں آسان پیارے
 تکیا سارا جہان میں بھی امن چین ہے علم دے شہر دے وچ
 نذر اللہ الامین شہباز خاں ہے انتخاب شہباز خاں دہر دیو چہ
 سورج و جدتہ و الفضا انوار او پر دسی رمنز قیوں اکس پیر دے وچ
 اسی وحدت دے علم دا بحر و کلا فوطلہ مار او فاضلی ہر دے وچ

ب

ت

ثابت وحدت واعلم او ہی آیہ سلسلہ وار حضور دے وجہ
 ابو الوقت شہباز خاں پیرادی خادم آنہاں دے کل سنار دیوچہ
 باب العلم وقت داسہر ہو دے یکے بعد دیگر حضور دے وجہ
 ہو ہو جیہا دروازہ اس علم دا ہے جنہوں فاضلی کہندے حضور دیوچہ
 جان جہان دی علم ایہ ہے جگ علم داسارا وجود رسدا
 بیچ کون مکان دے پیر کامل ہے نشان قدوس الوجود رسدا
 کائنات دے چہ اسماء وہی فرق ایہی وجہ عبد معبود رسدا
 دستیا سخی شہباز خاں علم او ہو مرشد فاضلی صاحب الوجود رسدا
 حکمتاں قدرتاں نال خالق چھیاں وناں وجہ کم سنوار بیٹھا
 حضرت پیر شہباز خاں نام دھر کے خلق امر دے ہو وچکار بیٹھا
 مَن رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ کہے عام نوں وجہ دربار بیٹھا
 ہتھ خان شہباز دے ہتھ دے کے سروں فاضلی بوجھ آثار بیٹھا
 خالق مخلوق دے وجہ بہہ کے دو نو طرف شہباز خاں سیر کردا
 جلوہ کدی دکھاؤدا وجہ کتے کدی کاشی وجہ قدم خیمہ دھر دے
 کدی کعبہ حاجی کہاؤدا ہے کدی ہو دے مالک جا کے دیر گھر دے
 مسئلہ خان شہباز دا ظاہر ہویا۔ ہویا فاضلی عدم وجہ غیر ڈر دے
 دین دا جو کچھ حصول ہیگا مینوں دس دتا اک گھڑی دے وجہ
 اصل الاصل توحید رحمان والی پوری خان شہباز دی لڑی دے وجہ
 بیگی ترک دنیا اس کل عبادت دنیا بڑی لکھیا آیت بڑی دے وجہ
 دلوں دور حجاب غور کر دے کیوں تو فاضلی ہیں اپنی اڑی دے وجہ
 ذکر سب کا تختہ نوا والا آیا خان شہباز دمی شان دے وجہ
 کلاواۃ الا با طہارت دا مطلب رسدا او ہو جہان دے وجہ
 المسلوۃ معراج ہے مومنال دا بعد غور سہ ناطق قرآن ہے وجہ

پیر فاضلی من شہباز خاں تو آجا فاضلی سلسلہ پیر گیلان دے دچہ
 راضی ہے حق اسلام اُد پر ہے اسلام کیا شرک توں ترک کرنا
 شرک خفی ہووے یا کہ جلی ہووے تخم دوہاں دانہ دل دیوچہ دھرتا
 آیت وَخُذُوا لِمَثَرِكُمْ پڑھنا غسل کرنا قَبْلَ الْمَوْتِ مرنا
 زہے پیر شہباز خاں علم تیرا دلوں فاضلی دے اُٹھ گیا ڈرنا
 زنگ آلودہ قلوب مردم عقل کرے مُرشد سینہ نال لاوے
 الف۔ لام۔ اور میم قرآن اندر حضرت پیر شہباز خاں نظر آوے
 ایہی ایہی کتاب کلام ربّ فیہ راہ ہدایت پاوے جو کوئی پاس آوے
 رکھے نال شہباز خاں حُب سچی کہے فاضلی اپنی مراد پاوے
 ست است نوں کرے زنا جہوں گوروں نے جہناں نے سبیں دھریئے
 چھا چھ نال اچھا چھ وچہ دیکھ مورت مٹھوں پھر جگدیش جگدیش کریئے
 تنوں منوں شہباز شہباز کہیئے کر کے دچہ صفات دے ایس مرئیئے
 ہر دم فاضلی قدس داسیر کریئے نالے دُمبدم دم تقدیس بھرئیئے
 شغل تے ذکر اور فکر سبھی فرمن سکھنا اہل محباز پاسوں
 ہووے اُنتم سُکارے داحال وارد پھر جہ لازم ہے نماز پاسوں
 اَلْاِنْسَانُ بَسْرٰی والا بھید سارا لازم پچھنا محرم راز پاسوں
 آج فاضلی با اعلان کہدے بے اصل توحید شہباز پاسوں
 صاف ہووے جہد اقلب نوری افسر قدسیاندا آدم زاد کیوں نہ
 جس نے سکھیا علم شہباز خاں نے ہووے غاقت دیوچہ شاد کیوں نہ
 لیا نام میراں محی الدین جس نے دو جگہ دچہ پاوے مراد کیوں نہ
 علی علی کہہ کے مار فاضلی اوے ہووے قتل دشمن بے بنیاد کیوں نہ
 ضامنی خیر اور شر اندر دیکھے پیشوا نوں خود نابود ہو جا
 کر کے قائم نماز بقا والی آپ ساجد تے آپ مسجود ہو جا

ر

ز

س

ش

ص

ض

دُورج والی نماز وچہ شرک دی بو دلوں دور کر اک وجود ہو جا
 دیند فاضلی سبق شہباز خاں ہے۔ پڑھ نماز خود عبد معبود ہو جا
 طلب رکھیں حق دی بھی ننگ دنام دا دل پر حجاب بھی ہے
 خواہش دین اندر حب وچہ دنیا ان افعال دار و حساب بھی ہے
 باہجہ پیشوا دے ہے نجات کیونکر اس سوال دا کوئی جواب بھی ہے
 گنہگار ہے ہووے غلام احمد نام فاضلی اسدے ثواب بھی ہے
 ظاہر باطن ادل آخر اوہ صاف وچہ قرآن نوشت ایہہ ہے
 کہے فاضلی احادیث آیات نوں چھڈ دینا وچہ زندگی دے نوشت ایہہ ہے
 سینہ وچہ شہباز دایچ بونا دنیا وچہ آخر والی کشت ایہہ ہے
 کہے فیض فاضلی باغ شہباز خاں دا دنیا وچہ ہے تاں بہشت ایہہ ہے
 علم اللہ ہے محیط ہر شے ماسوا اللہ تاہیں چیسر کوئی
 ہستی مطلق دے نال قیام ہر شے جدا سمجھے ہے بے تمیز کوئی
 رکھے عید والی خوشی وچہ دل دے صدقہ کرے جے جان عزیز کوئی
 کہے فاضلی ہووے موحّد بھارا جے شہباز دی ملے دہلیز کوئی
 غنی اللہ ہو رکھ فقر علم فقر دی پریشان ہو رہی ہے
 حیوانات کل ذی حیات بیشک ایہہ پر اولیاء دی جان ہو رہی ہے
 دنیا راہ مولے ثواب بیحد جسم جان دا پر دان ہو رہی ہے
 کہندے فاضلی پیر نوں کل عارف پر شہباز دا عرفان ہو رہی ہے
 فارغ البال ہے زندگی وچہ علم فقر دا ہووے نصیب جس دے
 غنا فقر اندر حاصل کرن جھڑے اوہی دنیا دیوچہ غریب اسدے
 نام وچہ فقر طمع وچہ دل دے عدو کل دے ہیں ایہہ حبیب کسدے
 مرض شرک ہے فاضلی بہت جگہ وچہ ہیگے خان شہباز طبیب اسدے
 قلم اور لوح دا نام نہ تھا جدوں آحد توں علم غیبان ہو یا

ط

ظ

ع

غ

ف

ق

اپنے آپ دا کر کے نشان ظاہر اپنے آپ ہی پھر نشان ہو یا
 اُحد کل اسماء دا ہے مسمیٰ حق جان تے بدن جہسان ہو یا
 آیا پاس شہباز دے فاضلی جہد اللہ واحد سچا تاں پہچان ہو یا
 کرم اُس بندے دے جاگدینے آدے گورو دوارے اچھا جاپ کر دا
 ایشور جیوک لوں جہڑا اک جان کر دا اُہدے کم کرتا پھر آپ کر دا
 جس نے مرت مُڑل لوں تیاگ دتا لیکھا نہیں اوہ یں تے پاپ کر دا
 ظاہر باطن لوں فاضلی اک کر دے ہے شہباز خاں جیکر ملاپ کر دا
 لام ہے علم دی روح بیشک تے اسلام دی جان بھی لام ایہی
 ساڈا عاشق دا وہم بگاڑ دیندا مہکے زلفِ خوباں بھی لام ایہی
 الف لام میم لوں بخورد بیکھو لکھیا وجہ قرآن بھی لام ایہی
 کہے فاضلی کہیا شہباز خاں نے ادعا غرناں بھی لام ایہی
 مست ہے فے الت دا اوہ حصّہ علم دا جسدے نصیب لکھیا
 وجہ شہر دروازے دے فرق ناٹیں نہ کجہ فرق وجہ نائب منیب لکھیا
 کہن والا استاد استاد ہووے ادب کرن والا بھی ادیب لکھیا
 خادم کہے شہباز شہباز ہووے مصرع فاضلی تیں ایہہ عجیب لکھیا
 نفی اثبات دا شوق حسنوں سکھن واسطے آدے دربار دیوچہ
 جہڑا اثر ہے شاہ شہباز خاں دا رویتِ حقدی پاوے دربار دیوچہ
 جو ہجور ہے پاس انفاس دا جی گیت وصلدے گادے دربار دیوچہ
 مرشد اپنا فاضلی خادماں لوں اک بھید سمجھاوے دربار دیوچہ
 واسطہ کی دُنیا نال اُسدا راہ دین پر جہڑا وجود رکھدا
 صورت وجہ نیکی بدی وجہ سیرت حُب نال اُسدے ہے مردود رکھدا
 زال دُنیا پر دلوے طلاق جہڑا حُب شاہ مردان دود رکھدا
 دُنیا دین شہباز سمجھاوے علم فاضلی جہڑا موجود رکھدا

ک

ل

م

ن

و

ہستی در ہستی ہے ذات مطلق ہستی غیر دی نیست نابود یا لکل
 وہی ہستیاں جتنیاں جگدے وچہ ہستی واحد دینال موجود بالکل
 ہستی غیر دی ہے سارے قائلان نوں سکھے نار وچہ رب وودہ بالکل
 دسی فاضلی گل شہباز خاں نے کائنات دا اکو وجود بالکل
 سلا دی پکڑ تلوار جس نے سر مر حب خودی پر مار دتی
 قلعه خیبر ہستی دا توڑ دتا بگڑی اول دی آخر سنوار دتی
 دانگ شاہ مردان او پر زل دنیا ہے طلاق جس نے بار بار دتی
 کیا فاضلی پیر شہباز خاں نے اوسنوں لغت رب بے شمار دتی
 اک توں پاوے مراد اوہو جیہڑا اک اتے اعتقاد رکھدا
 جیہڑا مندا پیر شہباز خاں نوں دنیا عاقبت وچہ دلنوں شاد رکھدا
 در دی حب جیہڑا سینہ وچہ رکھدا شہر علم وچہ گھر نوں آباد رکھدا
 کہنا فاضلی دا نہ فضول پرگز نصیحت بھی پیا اسناد رکھدا
 یاد شہباز ہے ذکر اللہ حاجت نہیں تقسیم اوقات دی کچھ
 ہر دم فی الصلوٰۃ دامنوں ہے نہ شرط دن دی نہ رات دی کچھ
 ولی عاشق دے اوپر نہ اثر کردی شادی غمی حیات ممات دی کچھ
 آکھے فاضلی جو ہے غلام احمد پر سس اُسوں نہیں نجات دی کچھ

الف

می

بارہ ماہ فاضلی سائیں لوک

چیت

چمکیا چند دین دا نور دِلاں وچہ بھر دا روشنی کر دا
بوہا تیرا فیض دا چشمہ جو کوئی سرون دھر داکتے نہ ہر دا
عاجز یکس دا من لگا جھٹنہ جاشیں مردا طالب کھردا
کرم علیشاہ مدد کریں توں سائیں لوک ہے مردا تیرا بردہ

پاکھ

بس گیا دل وچہ تیرا کرم علی سردارا نام پیارا
لیکے نام کھڑا ہو جاندا ڈگیا پیا بچارا پکڑ سہارا
جیہڑا کرے زیارت تیری پاوا وہ چھٹکارا کرے نظارا
سائیں لوک دا پورا کر حسنین دیا دلدارا مطلب سارا

جلد

جمال تیرا جس کیتا وچہ بہشتاں جادے مقصد پاوے
فضل تیرا جھکھا پیا سا کو ترے وچہ سناو میوے کھاوے
خادم تیرا وچہ عشق دے غم لوں دِلوں اٹھاو دوئی گواوے
کرم علیشاہ پہنچو جلدی سائیں لوک گن گاوے تینوں دھاوے

ہار

ہارے میں کدھدا تیرے مولا ارج سویر پا میں پھیرے
یار نہ کوئی میرا ایٹھے دیریاں پا گھیرے چار چوہیرے
شکل حل کر دیوں میری دکھ گواڈ میرے آکے دہڑے
سائیں لوک ہنستے دیکھے کرم علیشاہ تیرے بیٹھ غبیرے

ساون

سختی سید سردارا کیا تیرے دل آیا میں بھلا یا
سوہنی صورت والیا مردا کیوں اتنا چرلا یا نہیں بھلا یا
دین دوئی مے مالک جن پر شوہ لادی نے سایہ اپنا پایا
سائیں لوک لں دیہہ معافی کیوں تودور لنگھایا پرے ہٹایا

بھادول

بہرم دوئی داکھو کے دوسو علم فقیری کر کے پیری !
شاہ نجی الدین دی تینوں علی وزیری رتبہ پیری
سید کرم علی شاہ داتا تیری بھلی امیری دستگیری
سائیں لوک ہے غمدا قیدی کھو لو بند امیری توڑ نہ بخیری

اسوچ

اس غریب دل دی ہن تاں کرے پوری سید نورسی
اس عاجزی مولا میرے ہن تاں دیکھ صبور کر منظوری
بچیا نڈا سر صدقہ کرے دور میری ایہ دوری ہو و حضوری
لادی میرے سائیں لوک دویر یاندی مسزوری دیکھ ضروری

کتک

کرے آشا پوری کرم علی شاہ لادی میں فریادی !
نام تیری سید داتا ہندی انت منادی وجہ آبادی
پرے ہٹا دویری میرا من دا چور فسادی ظالم عادی
سائیں لوک دایار ملا ہے غم توں دیہہ زادی بخش شادی

مکھڑ

مولا آجا جلدی کیوں تیں لایاں میریا سایاں
حس نے تیرا نام لیا ہے کل مرادوں پایاں منہ پر آیاں
کلا سمجھ کے ویری مینوں چٹا ناں لگایاں دایاں
سائیں لوک دایاں کرم علی شاہ ہن کرے دولا یاں من بدھایاں

پوہ

پٹی ہن مشکل بھارے ربدے خاص پیارے میں بھارے
آپ آن کے حل کریں دیوین مطلب سار نیارے
دور دور دایار ملاوے ویری رہن کنارے سب کھیارے
کرم علی شاہ کرم علی شاہ سائیں لوک پکارے نعرے مارے

ماگھ

نگیاں لوے مرادوں در آ کے نرناری خلقت ساری
خالی کوئی نہ مڑیاد توں جس نے عرض گزاری ہو بھگیاں

سختی دوا کر من گزاری میں بھی کر کے زاری آنسو جاری
سائیں لوگ کی کرم علیشاہ دور کردیاری میں جس تاری

پچا گن

فکر گوا میں میرا تیرا میں جس گواواں مقصد پاواں
صدقہ نبی علی دا آجا میں چر میں سرلاواں خوش ہو جاواں
زیر حسن حسین دا صدقہ سدا میںوں میں آواں صدقہ جاواں
سائیں لوگ پر کرم علیشاہ کرے ٹھنڈاں چھاواں تمیوں دھاواں

چیت نمبر ۲

چاندنی ہوئی جگ دچہ چکے نور الہی گئی سیاہی
لینے پاک نام جد مومنوں ہوو دور تباہی تے گمراہی
استغنا میری ہو ایسی کرے خادم شاہی پے پرواہی
خان شہباز ہے نام فاضلی واقف امر و ناہی پشت پناہی

بساکھ

بساکھ کے کم دنیائے رکھو دین رسولی چھڈ مجھولی !
لیندا سبق لیجاندا سبقت ہوند اذات شمولی اصل اصولی
سیکھو دین شہباز خان پاسوں سمجھ نہ محمولی حکم عدولی
کہے فاضلی خان شہباز دی جس نے بیعت قبولی دنیا بھولی

جلیہ

جگجوچہ شہرت سارے جانن شاہ نون عامی لوک تمامی
سوخت منصف جے ہوند اکرو آن غلامی وقت تمامی
جے ارج ہوئے غلام بندے مجھے شاہ تے جاتی بدی شامی
کہے فاضلی آن حضرت دی کرن جے گل اسانی بیعت دوا می

بار

مہر دوست میرے ہوندے دشمن سارے ربدے مارے
جس نے حرف نہاں میں پڑھیا ہر دم نام پکار ہو کمارے
نام میرے مرشد دارو شن جھکیان کھٹاں چار اسدے دوارے
ہتھ ہانڈے ہتھانچہ دیکھے فاضلی شکر گزارے ہو ہلارے

ساون

سختی تے عابد زاید عارف رستہ رہا فی مہاں گہا فی
 عقدہ لاجل حل ہو جانہ مشکل ہو آسانی کہاں با فی
 سب تعظیم دی خاطر ہم ہیں ربدی ایہہ نشانی دل نورانی
 کہے فاضلی خان شہباز ہی نائب شاہ جہاںی قطب رہا فی

بھادوں

مجرم دوئی داکھو کے ہوئے مواحد بھار میں بلہا سے
 جیہڑے داخل معیت ہو گئے شیر کوں ہونیار اک کنا سے
 یاد اللہ دی ہر دم رکھنے کم دنیا سے سار دلوں و سارے
 کہے فاضلی درپہو مراد اں خان شہباز دوار سدا پکارے

اسو ح

اس پوچاؤ میری یا بادی یا بادی دیہہ آزادی
 تیری لقا جواب سوالاں بخشو عینوں شادی بے نقدا دی
 شیر کوں جس نرس نفرت ناہیں مشرک چور فساد دی بے بنیادی
 کہے فاضلی خان شہباز سے در پر میں فریادی کرو آبادی

کتک

کرم بندے چنگے سر قدماں تے دھردا زیارت کردا
 تینوں یکھکے صدقہ ہوندا اخادم روز حشر دا اصلی گھر دا
 خیر زاد اں الی اپنے دامن دیوچہ بھر داتیسرا پردہ
 کہے فاضلی خان شہباز خان اشرف بشرہ شمس متسردا

مگھر

مولا کرویدائیت حاضر ہیں موالی وریں سوالی
 کہانی دے حرفوں واقف محرم ستر جمالی صفت جلالی
 امر ناہی سے توں ہیں واقف تُو ولایت والی تبتہ عالی
 کہے فاضلی خان شہباز دی سب توں مرزا والی وحدت والی

پوہ

دشمن میرے مولا میرے مگروں مار پٹائیں یار ملائیں
 براہ وحدت والا میڈوں توں پلائیں میرے سائیں

عورت بختیں دچہ دوستان مت دچہ بلائیں پاس بھائیں کہے فاضلی شاہ شہباز خاں شغل فکر سمجھائیں و لوچہ پائیں

ماگھ

منگلیاں موہنوں مراواں دیویں مولا میرے سچ سویرے روشن نام ہے سورج وانگوں دتھن رہیں اندھیر کھا دیکڑے
خاوم تاریاں وانگن بیٹھے چندے چار چوہیرے ہادی تیرے کہے فاضلی شاہ شہباز خاں مدم پاؤ پھیرے میرے وہیرے

پھاگن

فکر ذکر مشغولی یا مولا سمجھاوے ستر بناوے کرے آن تیری درباری بڑے بڑے شہزادے بنکے پیادے
کھن گھیر غماندے وچوں بڑی بنے لاوے پار لکاوے کہے فاضلی شاہ شہباز خاں مینوں نیک دغا دے صلہ عا دے

لوئند

لگیا میلہ تیرا ہر نامی نر آوے پیوے کھاوے ہر اک میلہ دیکھن والا ہتھ چرناں نوں لاو مطلب پاوے
خاں شہباز دی مجلس یوچ فتح فتح گاوے راگ سناوے انہاں دوہاں پر فاضلی یار و ہر دم بل بل جاؤ خوشی مناوے

استفسارات منجانب فاضلی

ط طلب ہستی دی وصل کردے طالب دھونڈ دا گوڑی والیاں نوں !
سیر نوں لار کے ناری دے جتنے دی پچھے انہاں توں چگیاں چالیاں نوں
جتنے دیکھ دے بہتے فقیر بیٹے مڈھ پکڑ دا چھڈ کے ڈالیاں نوں !!
کنڈا جمع تفریق و حال دسو کہے فاضلی چھڈو کالیاں نوں
ظاہر سائیں جی گل دسو باطن لوکاں دا کیکروں حق ہووے
مہا عبادت باطن ہر اک شے وار ب ہے دوج و انام کھووے
دسوا لہا باطن دی جد کیہڑی جس پر بیٹھ کر خودی دا داغ ہووے

ط

ط

دسونا فاضلی ترکیا ہے شرح اُسدی اک نال جاگے اک نال ہووے
 عرض میری ہتھ بندھ سائیں کرو۔ رُو نہ میرا سوال حضرت !
 جس نوں باپ دا نام نہ یاد ہووے کیکر کہن نماز حال حضرت
 حال اندھیاں دا ہے قرآن اندر ایچھے اوتھے نہ کرن جمال حضرت
 جیٹری شے دیکھی سنی مول ناہیں آوے اُسد اکیکر نبیال حضرت
 غور کر کے دل دے وچ سائیں بندے وچ ٹھہر دا نام دس دے
 بیوں علی دی شان دا نام دسدے نام اللہ دی شان دا عام دسدے
 جی دکر نہ کرن گناہو دے اُس بندگی دی کلام دسدے !
 چار قسم دی موت نوں یاد کر کے کہے فاضلی قصہ تمام دسدے
 فرق دسو خالق خلق اندر فرق آوے نہ اک وجود دے وچ
 جیکر اک وجود ہے دس بیوں ہوئی دشمنی کیوں انور وچ
 جیکر عبد معبود دا اک جلوہ دس فائدہ کیا ہے سجد وچ
 کہے فاضلی ہے لا شریک واحد تو شریک کیوں میں بہت بوج دیا ہجہ

پارہ ماہ

چیمہ مستی

چکیا دین دا چند یارو میرے دیوں اندھیری نوں اڑکیتا
 چند نور آگاہ سورج معرفت دا لالہ لالہ وانی جہان فہر کیتا
 سٹی اک پانی ہوا دور کر کے بیوں پیشوائے نور و نور کیتا
 کہے فاضلی پیر شہباز خاں ہے گنگا پکار انوں جن منظور کیتا

پیرا گھ

بندگی رب دی خوب کیتی رہا اکھ دے اکھ دے پاک ہو گئے
 میرا غم نامہ مستی ہے ہوا آئینہ حقیقت دیا فی نال ہو گئے
 شیبہ پیشوا ہے اُنوں ہوا ال سے خوف شر دلا میرا دل ہو گئے
 بونا دوج والا دیوں کچھ نہ کہے فاضلی آگ ایج ہو گئے

جلیط

جنگ داکے دیو چہ کعبہ ساڈا دچہ حضور جے جے ہودے
کاموں برساندے سوزا دکھ جیئے جیکر جے ساڈا ایچھے اچہ ہودے
جے جے جیوٹ تاں کچھ شہباز خاں ترن جیکر سچے دانینوں جے ہودے
کہیا فاضلی داندوں لگوں چنگا جلدی نہ دل اندوں جے ہودے

مارٹ

جوش عواصں قائم کر کے دیکھو دلایاں کھیاں کھول کے اوئے
جیکر دلایاں کھیاں ندی خبرنا میں کچھ شہباز خاں ترن لکے اوئے
اصلو رتبہ دیکھ شہباز خاں اپنا دھیان جہ عرش دیکھو لکے اوئے
تینوں فاضلی خوف کس گل داہے حق حق کہدے موبہوں لکے اوئے

ساون

ساون سچے پیلے تینوں رد و ساں موبہوں لکے شہباز شہباز جگے
اپنے آپ دی نفی دچہ دوب بڑی تاں اثبات داترین جہاز ہو کے
جہانی باجیہ حضور ہی نماز تائیں ایہ پریمیچہ نہ توں بے نماز ہو کے
اللہ انسان سیری والا کچھ معنی بندہ ہو یا کیوں رب داراز ہو کے

بھاوول

جس کی واروند کیتے ڈھٹی حضرت پیر شہباز خاں حکیم باجیوں
ایسا اللہ دی واروند اللہ چڑھیام دم دیکھدے مل احمد سیم باجیوں
دارود احمدی بیٹی تاں نظر آیا میںوں ہود نہ رب رحیم باجیوں
اکالعت نوں فاضلی قائم کر لے ہوجا دارود اور جے باجیوں

استوج

انہی بات اک ہر دساں عشق ناں شہباز جے دیکھ سارے
چنی پیچم آبیجی دور کر کے مزا عشق جے دارود اچھہ سارے
پیر پکارتوں پیر شہباز خاں دے دسو لکے اوئے تینوں لکھ پیارے
کہنے فاضلی باجیہ شہباز خاں دے نظر آو کا دو جانا لکھ پیارے

کٹنگ

کون میں ترن کاموں بیٹھا میں ترن بن بیٹھا ایسا موبہوں جنگ اند
ایوں الکی بیا حکانہ داپیں دچھی اک نہیں تیری دگ اند

دن رات تینوں ہر دم لگا ہے دُر یا نفس شہجان و گنگا اند
کے فاضلی خودی نوں سارے توں پیارے عشق شہباز دی اک اندر

مکھ

من توں پیر شہباز خاں نوں کچر کم کر سی آپے آن کے اوئے
سیدھا رستہ رجبہ ملن والا اکتے راہ پوین مذکور جان کے اوئے
بامروں میٹ اچھیں اندر پا جھاتی کون مہیا ہے تلبوتار کے اوئے
کے فاضلی معرفت حق ایہ ہے مہیٹیں اپنا آپ سنوار کے اوئے

پوہ

پاس انفس نوں قائم کر کے لکھ فات و نام و نقش دل پر
پھر دو لای چاناں توں اٹھ جائو گھر باری سوچنا اس نوں کر
مستاد یکہ شہباز و خوشی ہو کے قبر حشرے خیال داد مکھ نہ بھر
جہد و فاضلی اس طرح عمل کیئا پھر توں میوں لبر و خاص دلبر

ماگھ

مار مہربان نفس دے نوں آخر علی دے نام و اماں کے اوئے
قلعہ بدن دے خیمہ و اتار دے توں جیٹیں اپنا کم سنوار کے اوئے
نہیں ملگ آتے جا کر میں قبضہ باپ دے و اشہر و سار کے اوئے
پھر فاضلی چین دیناں میں جا دیوں تیرا فکر اتار کے اوئے

پچکن

نیکر ادب کو کہ سکھنا ہے پکڑ پیر شہباز دے پیر سا میں
اکو حرف دس تینوں عین والا اندوں کم ہو دو جا غیر سا میں
نیر کر جگہ مرشد تینوں نظر آوے بھادیں کچھ کہہ بھادیں دیر سا میں
اڈ جانا فاضلی نال شہباز خاں دے کر میں عرش و اجا کے سیر سا میں

شجرہ شریف کلاں

خاندانِ عالیہ - قادریہ - فاضلیہ - طرطوسیہ

رَبُّ نُونِ حَمْدِ ہزارِ ثنائیں پاکِ درودِ محمدِ تائیں

اہلِ بیتِ توکلِ جائیں شاہِ جیلانِ توں قربان

یارِ مشکل کریں آسان

میں عاجزی عرضِ قبولِ رحمتِ پروردِ رسولِ ہر دم ہے وصالِ حصولِ ہستی دوسرے ہر آن !

یارِ مشکل کریں آسان

برکتِ علیشاہِ پیرِ جو عالی ہر مشکل تے کرنِ کشالی ہستی کی چا توڑنِ جالی باطنِ کردے رمزِ عیان

یارِ مشکل کریں آسان

شاہِ شہبازِ حالِ لادنی بیر نورِ ظہورِ خدائے قدیر - خوبِ جنایاںِ معیدِ فقیر اُن پر جانِ کردوں قربان

یارِ مشکل کریں آسان

کرمِ علیشاہِ پیرِ جو پایا راوند کا خوب بتایا آلاںِ شافیہ کو سمجھایا لکھے لکھے وارِ مہروں قربان

یارِ مشکل کریں آسان

سیدِ حسین شاہِ سائیں میں دکھیاں نوں چٹیاں تالِ سبقتِ درودِ تائیں کھڑا ہوا کراں مغان

یارِ مشکل کریں آسان

امجد شاہِ جی دادا داورِ نبی علی کا عینِ ظہور سیدِ خدا کا وہ مستور جامعہ کامل و چہ انسان

یارِ مشکل کریں آسان

سید محمد شاہِ جی نوری ملکِ جہانِ رہنِ خدوی سب مفضلِ ہاوں پوری مہرِ اندر میں آسان

یارِ مشکل کریں آسان

سید غلام غوث مکمل کر پو اگر نظر تجسس دین دنی و چہ کہیو سبھل میرا تہ دل رہے دھیان
 یارب مشکل کریں آسان
 سید غلام قادر شاہ سائیں میں درحاضی کراں عابین ہیکہیا دراپنے ہمیں پائیں تو میں داتا سگل جہان
 یارب مشکل کریں آسان
 فاضل شاہ بوالفرح مفرغ غوث زمانہ قطب مقرر عین عنایت کر پو آکر کھڑا اڈیکان ہو حیران
 یارب مشکل کریں آسان
 شیخ محمد افضل داتا محرم ہو جس راز پچھاتا سبحان لڈاں لک کر جاتا شرف فلندہ میں ستان
 یارب مشکل کریں آسان
 ابو محمد قطب محلے جن پر برسے نور تجلتا سبحان ہندی چیکہ لیتا دھن دھن کہنے داتا سبحان
 یارب مشکل کریں آسان
 شیخ ظاہر لاہور سمانے ہندگی حضرت لقب دھڑے سبحان ان پر پس لٹاے روشن مئے و چہ عرفان
 یارب مشکل کریں آسان
 شاہ سکندر پیر ہمارے میں درگیر یا آن تہارے دین دنی سب تیرے ہمارے خبر لیتا آقس قرآن
 یارب مشکل کریں آسان
 کیفصل ہوئے شاہ کمال رہندے اندر جذب جمال حقیق و یکھن کرن نہال غوث مراتب قطب زمان
 یارب مشکل کریں آسان
 شاہ نفیس فضل کرسیاں میں اندھا آنوں گھول گھایاں جو گن ہو در تیرے آیاں دراپنے کا دیکھو دان
 یارب مشکل کریں آسان !
 شمس الدین گدا مقبول میں وچہ عیساں بہت طول للہ کر پو عرض قبول بخش لیو ہن میری جان
 یارب مشکل کریں آسان
 شاہ گدا رحمان اُجال جس نے پیتا پریم پیار مستی اندر ہو مستوالا مخفی کیتا ستر عیان
 یارب مشکل کریں آسان
 شاہ ولایت شمس الدین نور حقیقت اپنی یقین لادی مطلق بدر معین ان پر حق کا بہت آسان

یارب مشکل کریں آسان

شاہ عقیل کرم کرتے ظاہر ہو کے حسین و ثناء حق نون چاس بہت لگا ئیں بھی کردا عرض غلام

یارب مشکل کریں آسان

شاہ بہاؤ الدین سوز سید حسنی ذات مقرر نام لیا کردیہ تصور شیریں ہووے پاک زبان

یارب مشکل کریں آسان

سید عبدالوہاب پچھا نو دین دنی وچ روشن جانو قرب انہاں کا حق کرمانو جھولن جن کے لال نشان

یارب مشکل کریں آسان

شاہ شرف الدین سید پاک سر پر جکے چھتر لو لاک ہون سلامی سب افلاک مرزاں نازاں کرن گمان

یارب مشکل کریں آسان

سید عبدالرزاق آئینہ میں درنیرے کھڑا کمینہ صاف کرد تم میرا سینہ رحمت برسے ہو روضاں

یارب مشکل کریں آسان

شاہ جیلانی عبدالغفور پیر ہمارے دامہ دامہ نادر سب خلقت نوں دیوں آدر مسند جکے عرش مکان

یارب مشکل کریں آسان

بیں ہاں عاصی تیرا پھیرا ہونہ کوئی تکبیر میرا درتیرے نت پاواں پھیرا مجاویں ہن تولجان نہ جان

یارب مشکل کریں آسان

حضرت ابو سعید مخدومی ہیں وچ عصیان غفلت شومی آتم مال کرد معلومی شیطان کرد انفس زیان

یارب مشکل کریں آسان

ابو الحسن علی قریشی پیر دشمن میرے بہت شریہ نہ ہر آلودہ مارن پیر کرد و کچھ لایو سماں

یارب مشکل کریں آسان

ابو یوسف طرطوسی شاہ مینوں تیری پشت پناہ وقت نزع دے کریں نگاہ دشمن ہووے دوشیطان

یارب مشکل کریں آسان

عبدالواحد ہبرائیں روز حشر دے ماراں حائیں جاں رب کچھ عمل تدائیں نہ کچھ پے زور سیراں

یارب مشکل کریں آسان

حضرت شیخ شمس الدین بادی وچہ عرشاں سے کرن سنا دی بندل پکڑو لاس شادی راہنی تھیں خود دھان

یارب شکل کریں آسان

حضرت شاہ جلیل الدین وقتہ توارو ہودیں دی جان پھر دفتر کریں دی پورا تو میں پچہ میران

یارب شکل کریں آسان

حضرت سید محسنی دہر پار کریں چاہل تہیں میں ہاں بندہ تیرا پرو جان ہودیں تو کشتی بان

یارب شکل کریں آسان

حضرت خواجہ محمد حاکم چہ جن کا پیاناہ دیکھو فرستے کرن عفت واہ واہ رتہ انکی شان

یارب شکل کریں آسان

موسیٰ اس رضا بنی عالم جن کا سبھی غلام جن فرستے کرن سلام میں درگیاں ان کے آن

یارب شکل کریں آسان

امام کاظم ہیں میرے پر میں درانکے محض فقیر عرض کران ہو بہت ظہیر تاں بیٹیاں غلطان

یارب شکل کریں آسان

ذات مقدس ہوئے امام جعفر صادق جن کا نام میں پر فضل انہیں کا عام وہی وہی میرا تکیہ تاں

یارب شکل کریں آسان

حضرت امام باقر کی ذات واہ واہ انکی نیک صفتا عالی انکے ہیں درجات کیا تعریف اس کو لایاں

یارب شکل کریں آسان

سید العابدین وہ عجمار کرن شفاعت روز شما آنت لے سب لگھن پا وچہ بہشتاں دین امان

یارب شکل کریں آسان

شاہ شہنشاہ امام حسین بنی علی کے نور احسن علی ولی کے وہ سکھین سب شہیدان میں غفران

یارب شکل کریں آسان

اسد اللہ الغالب شان شان جنگی ہے وجہ قرآن علی ولی توں ہاں قربان سب فقروں پر سلطان

یارب شکل کریں آسان

سیر نبیاں سیر نبی سول میں اس کیتا دین قبول پڑھیں کلمہ ہو مقبول واہ برحق محمد جان

یارب شکل کریں آسان
 باریک برکت نبی کریم خاص بزرگاں اہل یقین
 اور کھودے امن امان
 یارب شکل کریں آسان
 پیر میرے حضرت آتشی میں گل رکھ اطوق غلامی
 انہاں اس گستاخی
 یارب شکل کریں آسان
 ختم بنی ختم رسل ہے وہ دنیاں ماہ جو گل
 ہادی سبحاں پیش امام
 خادم جن کے زمین زمان
 یارب شکل کریں آسان۔

جو کوئی شجرہ قساور پاک پڑھے سنے کر مال اتفاق
 وڑھے ہشتیں چڑھے افلاک ضامن اُنکے شاہ جیلان
 یارب شکل کریں آسان۔

شجرہ شریف خور و

(خاندان عالیہ فتاوریہ - فت خلیہ طرطوسیہ)

رحم کن بر مال مسکین مصطفیٰ کے واسطے
 حسین و شہیدان کربلا کے واسطے
 باقر و جعفر و کاظم اقتدا کے واسطے
 خواجہ معروف گرجی و سری سقطیا کے واسطے
 علین و حدت کر و شبلی مقتدا کے واسطے
 شیخ ابوالیوسف ماہ بدر اللہ جے کیواسطے

اس خداوند تو ذات کبریا کے واسطے
 مرقد کے ختم سے بھر دے میرا حجام
 شاہ زین العابدین کی ہر سے خوشنود ہو
 کھول دے پردے میرے دل کے از سبب موسیٰ رضا
 کوہ سستی گرفت جلیل کی امداد سے
 ہر عبد الواعداں کرو سے در سکوک

ابو الحسن کی معرفت کا علم سب تسلیم کر
 اس گدا مسکین کی کرد شگیری ہر زمان
 راہنما کر اس طریقہ میں مجھے عبد الرزاق
 دو جہاں میں کر سید مجھ کو شاہ عبد الوہاب
 شاہ تمس المومنین گدا رحمان کا عالی ظہور
 مہین جاری عام ہوتا فضیل از لطف تو
 شیخ طاہر بندگی کا سر بسر جلوہ دکھا
 شیخ افضل کی نظر سے مست کردے جسم و جان
 شاہ غلام قادر می اللقب کا نقش و نور
 کھول میرے پاؤں سے رب بندہ شکل کے زنجیر
 نور احمد شاہ کر روشنائی تا قیام
 دین و دنی کی شرم رکھ شاہ کرم علی انکے فضل
 نور ذات کبریا شاہ شہباز خان صادی دین
 سید برکت علی شاہ منتظر کر اس خاک پاکی ایتھا
 سید برکت علی شاہ پیر میرا رہنما
 برکت علی شاہ دل نور ہو غفلت الہی دور
 سید برکت علی شاہ آبدید دے وقت نزع

ابو سعید ان محسن نور الفضل کے واسطے
 یا غوث الاعظم محی الدین شکل کثرت کے واسطے
 شاہ شرف الدین عالی مرتبتا کے واسطے
 خود وہاب الدین عقیدہ الاصفیا کے واسطے
 کر عطا مجھ پر بکشت الدین گدا کے واسطے
 شاہ کمال الدین سکندر راہنما کے واسطے
 ابو محمد شیخ کمال پیشوا کے واسطے
 شاہ قاضی ابو الفتح صرح ماسوا کے واسطے
 شاہ غلام غوث خواجہ اولیاء کے واسطے
 نور محمد شاہ شاہ آرمین و سما کے واسطے
 شاہ حسین دیاد شاہ دو جہاں کے واسطے
 مست کردے عشق اپنے میں خدا کے واسطے
 پیشوا اولیاء و اصفیاء اقتبائے واسطے
 محمود کردے عشق اپنے میں عمار کے واسطے
 پیر رہائی دو جہاں میں خاص ان کے واسطے
 بخشہ خط جو ہو گستاخ آل نبی کے واسطے
 اپنے پیر و مرشد راہنما کے واسطے

حل ہو دے مشکل میری آہنما برکات سے فضل
 فیض محی الدین شاہ ہاتھ اٹھاتا ہے دعا کی واسطے

اَمَّا الْحَمْدُ

سید محی الدین - سلطان محی الدین
فقیر محی الدین - درویش محی الدین
مولانا محی الدین -

شعائرِ قادریہ

آول محی الدین - آخر محی الدین	ظاہر محی الدین - باطن محی الدین
حاضر محی الدین - ناظر محی الدین	دائم محی الدین - قائم محی الدین
معنی محی الدین - میرا محی الدین	قادر محی الدین - عزت محی الدین
دانا محی الدین - بینا محی الدین	گویا محی الدین - شنوا محی الدین
ذات محی الدین - صفا محی الدین	جان محی الدین - جہاں محی الدین
ایں جہاں محی الدین - آں جہاں محی الدین	صدورت محی الدین - سیرت محی الدین
ہر دم محی الدین - ہوس محی الدین	ہے بھی محی الدین - ہے ہے محی الدین
آل محی الدین	ہو الہی الدین
یا محی	یا محی

یا محی

فَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

یازہ اسماء مبارک

- ۱۔ الہی بحرمت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی
- ۲۔ الہی بحرمت شیخ محی الدین ^{قلانی} عبدالقادر جیلانی
- ۳۔ الہی بحرمت شیخ محی الدین غوث الثقلین عبدالقادر جیلانی
- ۴۔ الہی بحرمت شیخ محی الدین خواجہ عبدالقادر جیلانی
- ۵۔ الہی بحرمت شیخ محی الدین قطب المشرق والمغرب سید عبدالقادر جیلانی
- ۶۔ الہی بحرمت شیخ محی الدین قطب الحق والدین سید عبدالقادر جیلانی
- ۷۔ الہی بحرمت شیخ محی الدین قطب الملائک سید عبدالقادر جیلانی
- ۸۔ الہی بحرمت شیخ محی الدین قطب الجنوب والشمال سید عبدالقادر جیلانی
- ۹۔ الہی بحرمت شیخ محی الدین قطب البحر والشجر سید عبدالقادر جیلانی
- ۱۰۔ الہی بحرمت شیخ محی الدین قطب بارہ شہب محب کلام الملائک سید عبدالقادر جیلانی
- ۱۱۔ الہی بحرمت سلطان محی الدین عبدالقادر جیلانی

لطیفہ شریف

بسم الله الرحمن الرحيم

اول لطیفہ قلب نور زرقہ قدم حضرت آدم علیہ السلام دے کر ذکر اسم ذات اللہ اللہ اللہ - میں متوجہ ہوں۔
 طرف قلب اپنے کی - میرا قلب متوجہ ہے طرف قلب شیخ کی - اعدیت سے فیض آتا ہے طرف قلب شیخ کی۔
 قلب شیخ سے فیض آتا ہے طرف قلب میرے کی - ذکر ذات اللہ اللہ اللہ۔

سات کاف

اَللّٰهُ اَكْبَارِيْ قَصَدَتْ اَكْبَارِيْ وَوَحِدَتْ اَكْبَارِيْ بِكُلِّ اَكْبَارِيْ كَفَا فِيْ اَكْبَارِيْ بِحَمْدِ
اَكْبَارِيْ وَبِلِلّٰهِ الْحَمْدُ -

دُعائے شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ - ہزار در ہزار گر بگرد من آہنی حصار - حبیب الجبار - پیر پیران مہربان
شاہ شہنشاہ عبدالقادر جیلانی - اے بار خدایا مارا و صبح دوستان مارا قفل من لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ
کلیہ من محمد الرسول اللہ - ابر عاصا صبر عاصا عاصار ا من کُلِّ آفۃٍ عاصار الہی فیوفات
و برکات روز افزوں در ظہور این خاندان عالیہ - قادریہ قاضیہ - ہمیشہ برقرار و علی الدوام
قائم و ایکم تا یوم قیامت از عنایت و کرم تو ماند پیار حیم یا کریم یا قاضی یا قاضی یا قاضی یا قاضی
یا خدوا بجلال واکرام بر خمت یا ارحم الراحمین - و اعدائے این خاندان
تخول و مقہور و آہر و دربار مردود و مٹو دماند - یا مانع یا دافع یا بچار یا قہار بحق
حمد عشق کھلی عشق - الہی بمرمت الہی سید الکونین رسول الثقلین شمس فیضان زیب
سند بہ حفاظت مرشد الوقت سید پیر برکت علی شاہ راہراونی فرق تغا خوارین منور سہ ماہ
الور الایوار یا منظر الاسرار بحق نبی سید الابرار و آلہ الاطہار و اصحابہ الاخیار
بحق یا شیخ عبدالقادر شیخ اللہ -

دُعائے

یا الہی یوم محشر مصطفیٰ کا ساتھ ہو۔
 یا الہی جب سوائیزے پہ آدے آفتاب
 یا الہی حشر کے میدان میں زیرِ علم
 یا الہی جب کہ ہو درپیش راہِ میل ہمیں
 یا الہی جب ترازو میں تمکے و سترِ عمل
 یا الہی ہم سبھوں کا فاتحہ یا اعلیٰ کر
 یا الہی خواہشِ حیات ہے ہم کو اس لئے
 یا الہی مصطفیٰ کے ہیں جو یار و جانشین
 یا الہی عدل جن کا خلق میں مشہور ہے
 یا الہی جو ہیں ذوالنورین دامادِ نبی۔
 یا الہی حرمِ کوثر پر بوقتِ تنگی۔
 یا الہی کر عطا رتبہ شہادت کا مجھے
 یا الہی بے چلیں جب دفن کرنے قبر میں
 یا الہی وقتِ مشکل عاصی ناکام کو

شافعِ روزِ جزا صلے علیٰ کا ساتھ ہو
 تاجِ فرقِ مُرسلان انبیا کا ساتھ ہو
 سایہ ذاتِ احد ظلّ خدا کا ساتھ ہو
 عاجزوں کے دستگیرِ پیشوا کا ساتھ ہو
 اُس مددگارِ دو عالم رہنما کا ساتھ ہو
 جب چلیں دُنیا سے محبوبِ خدا کا ساتھ ہو
 باعثِ پیدائشِ ارض و سما کا ساتھ ہو
 یعنی صدیقِ دو عالم پیشوا کا ساتھ ہو
 حضرت فاروقِ اعظم بے ریا کا ساتھ ہو
 یعنی عثمانِ غنی ذوالحیا کا ساتھ ہو
 ساقی کوثر علی المرتضیٰ کا ساتھ ہو
 سیدِ بے کس شہیدِ کربلا کا ساتھ ہو
 غوثِ پاکِ پیشوا و ادویا کا ساتھ ہو
 اپنے پیر و مرشدانِ راہنما کا ساتھ ہو

مکنت

السلام اے دو جہاں کے بادشاہ
 چارہ سبز بیکان بیکس ہوں میں
 رحم کر رحم اے کریم بیکان
 ہوں پیاسا شربتِ دیدار کا

مجھ غریبِ ختمہ پر بھی اک نگاہ
 آرزو مندِ درافتدس ہوں میں
 چھوڑ کر یہ آستانِ جادوں کہاں
 تجھ سوائے کون مجھ ہمیار کا

غلو ہوا ہوں یا جھلا آیا ہوں میں | سگ تیری درگاہ کا کہلاتا ہوں میں

دستگیر دستگیری کیجئے
سخت شکل ہے کہ وقت بگنی
کشتکش میں رہتی میری جان ہے
سخت طوفان بلا ہے نزع روح
ایسی شکل میں خبر میری لیجئے
اس گھڑی رحم آپ کا درکار ہے
دم نکل جائے وہ موت کبھی
جہدم آئیں قبر میں نکال کر
رحمت عالم خدا کیواسطے
چار یار با صفا کیواسطے
آس مجھ رنجور کی ست توڑی
بجر میں گذرتی ہے جو زندگی
آتش دھوری جلاتی ہے مجھے
آستہ بن کر بلایے حضور
نام نام کا یہ جو حسن اتمام
آبرو سولا میری رکھ لیجئے
ہوتی ہے شیطان کو فکر جو اہلزل
اور وہ دشمن درپے ایمان ہے
آپ اس طوفان آفت میں نجات
سید عالم مدد میری کیجئے
گر کرم کیجئے تو بڑا پار ہے
خاتمہ ہو آپ ہی کے نام پر
دستگیری کیجئے اے دستگیر
اپنے حسن دریا کے واسطے
اہل بیت مجھے کے واسطے
تشنہ کو محروم یوں ست چھوڑو
زندگی سے ہے مجھے شرمندگی
اور تپ بھراں ستاتی ہے مجھے
وصل کا سا غر پلا دیجئے حضور
خاتمہ ہے نام اس کا و السلام

غیر کا دل میں آنے دے خیال - تاکہ ہودے نفس کا فریاد سال -
یاد رکھ اس بات کو اے مہیار - جب تلک ہو غیر کب ہو وصل یار -
یہ ہے کافر بلکہ کفر ذمی شعور - روز و شب رکھتا ہے مجھ کو حق سے دور -

دیکھ فرماتے ہیں یوں اہل عمل
کا شک ہرگز نہ زاد سے مادم
غیرت ہے سدا انوارِ خدا
یوں کر وہ ہر وقت حق سے ہم دعا

نفس نے ڈال ہے دل میں کیا خلل
تانا کردہ کشتہ نفس کا منہ
پھوڑ کر اس کو شتاب با صفا
تا کہ حاصل دل کا ہووے مدعا

منبر

نفسِ شیطان نے کیا ہم کو اسیر
سخت تر دشمن ہے شیطانِ لعین
جس کو ہم جانیں کہ بیشک ہے بلا
یہ ہوا ہے ایسا سے دو بد
دام سے اس کے نہیں کوئی بچا
کیوں ہیں یہ مکر شیطان کے دقیق
کر تو آگاہ اس سے ہم کو اے کریم
گر کریں نیکی تو بد دیوے بلا
جس کا دشمنی سخت اہل ہر لعین
یا اے عالمیں بہر رسول

تو چھڑا ہم کو ہمارے دستگیر
کر سے ہم اس کے کچھ واقف نہیں
اُس میں کرتا ہے ہمیں پھر مبتلا
کیا لبلا پھر ہم میں اسکے رُبرو
ہووے گردہ لاکھ دان پھر کھنکھ
کب بچیں جب تک نہ ہووے توفیق
تا سمجھ لیں مکر شیطانِ الرحیم
یا کریں کچھ بد تو کر دیوے بلا
ماسوا تیرے منہ اس کو نہیں
اس دُعا کو کبھو میری قبول

منبر

گنجِ وحدت کا یہ مانع ہے لعین
خود منائی سے یہ پڑے بد گھر
اس سید سے نورِ وحدت ہے چھپا
کون سا دل ہے جس میں وہ نہیں
عز سے اس قول پر تو کر نظر

مبہر رکھتا ہے یہی چشمِ یقین
ماسوا اپنے نہیں کرتا نظر
ورنہ دیکھوں تو رہی ہے حاجب
پر نہیں ہے چشمِ تیری نورِ بہر
مولوی فرماتے ہیں کیا خبر

منہ

تا کوئی دم نہ رہوں مجھ سے جدا
 آرزو مجھ سے یہی ہے اے خدا
 ماسوا تیرے یہ دل ہو سب دور
 جبکہ لوں ہووے حضورِ دل تمام
 بے جہت بے کیف محکوبِ اے عفو
 کون بر لائے گا میرا مدعا
 پس یہی ہے مدعا پروردگار
 یاں ملکِ ستی کا رستہ ہو محال
 پر نہ نکلے لفظ انا کا زینہار
 از برائے آلِ اصحابِ رسول
 پر مدعی ہوتا نہیں یاں پر کوئی

دستگیری کیجئے میرے خدا
 دہم ہوتا رہوں مجھ پر خدا
 ہونہاں پر ذکرِ دل میں ہو حضور
 بے حضور سی دل نہ لوں میں تیرا نام
 ہر گھڑی ہر لحظہ ہو تیرا حضور
 البجا کس سے کروں تیرے سوا
 نورِ وحیٰ تکرار سے مجھ پر آشکار
 ماسوا تیرے ہوں فانی سب خیال
 معروث کا جوش ہو حضورِ دار
 اس دُعائے مست کی کیجئے قبول
 بیشک اظہار کیے بھی ہے دُعا

کلام فتح علی

سکندر کوٹ شریف

میرا صفت ڈیرہ حضور پر نور سید دو جہان

چل ڈیرے نوں چلے
 برکت علی شاہ نام رکھا یا
 چل ڈیرے نوں چلے
 شاہ شہباز دال کہا دے
 چل ڈیرے نوں چلے
 بھور ہے دل تار پھیل تیرے دا
 چل ڈیرے نوں چلے
 جو کوئی آدے خوشبو لیندا
 چل ڈیرے نوں چلے
 صفت کراں تے یل یل جادان
 چل ڈیرے نوں چلے
 کی کر ساں دور ہاں رہندا
 چل ڈیرے نوں چلے
 نقشہ ڈیرے دال دچہ آیا
 چل ڈیرے نوں چلے
 خوشی خوشی ڈیرے دچہ جلدی
 چل ڈیرے نوں چلے

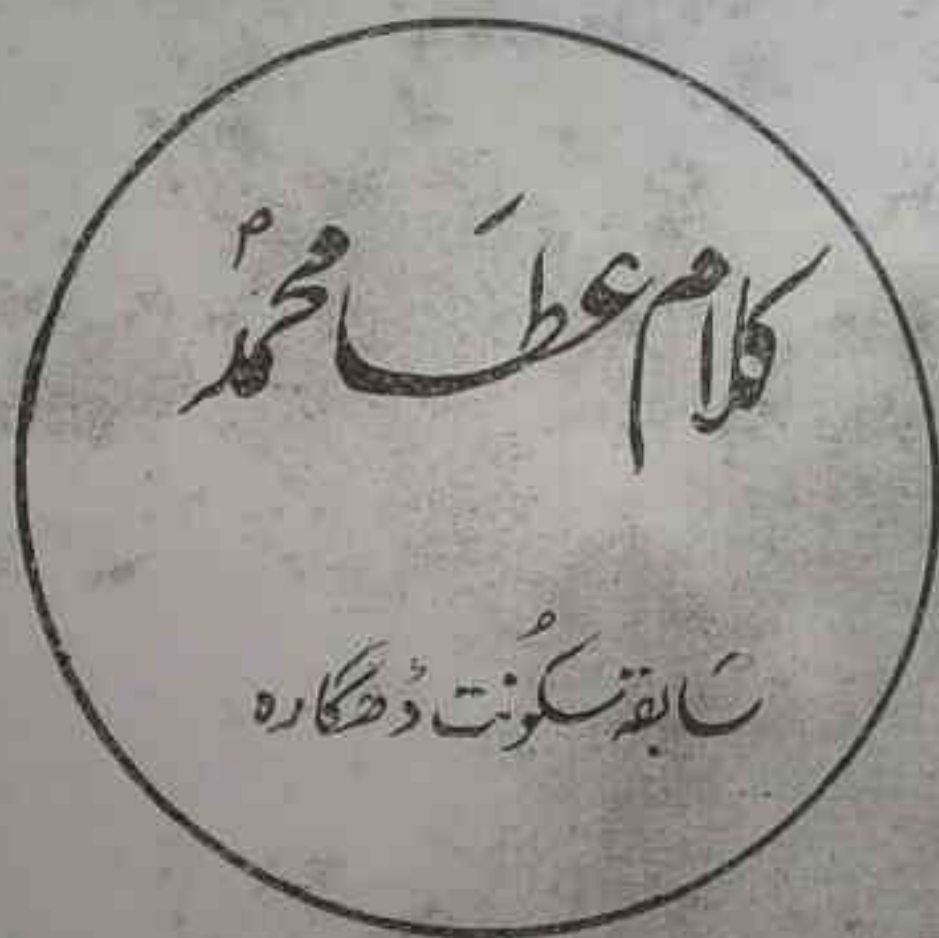
دل نہیں گمنا گھر دے
 کوٹ ماہی ڈیرا لایا
 مہک کلی دسی آئی دے
 شاہ شہباز دال کہا دے
 یاد اسی دل لائی دے
 ہر اندر خیال ڈیرے دا
 کیا خوشبو بوٹی لائی دے
 اندر باہر ڈیرا رہندا
 حق دسی یاد دلائی دے
 ڈیرے والی حال سنا داں
 چند نے اکھ چمکائی اے
 دل میرا دل ماہی رہندا
 جان دکھاں منہ آئی دے
 خیال ماہی دے آن رہتا یا
 جاب کے مسلم دکھائی دے
 فتح علی کردی یار سنا دین
 کر کے سیں بڑائی دے

میر

دل میرے نوں یا رستا یا پیش کوئی نہ جائے
 جوش اکھا یا دل میرے نے لفظ زبان پر آئے
 ایہ دنیا گھر دکھ یا رہے ففلوں ہے محمد کا را

اک دن میں حال سنا داں میں بیٹھاسی سائے
 اکھیاں بھرباں پر پر آئو اشک زمیں آئے
 فتن کریں تو میرے سائیاں اے ستار عقار

Handwritten text in the top right corner, likely a library or collection stamp, including the word "کتابخانه" (Library).



منبر

تایید عزت ال عظم دی لکدی ہے بہت بار
 سہرا میراں تیرا ہے بہرہ دہی نہ گاہ میرا
 کے نہ لکدی تیری لہیر اکھوں میں بندھی
 کے پہلے مرے جی پھر عشق دی آگ سے تری
 عاقلے بچارا ہے برکت تیرا ہمارا

یہاں کما ز ہے
 میں تیری ماں تو میرا میں تیری ماں ہے
 الین غارت پاکٹوں مندی میں جس بے پرواہی کھلا دی
 و کہنے مرث سو کرے جی پھر ہر دے پار اتاری
 ایہا بڑا بلند تارا ہے اہنوں مندی خلوت

منبر

یاد ایوانی توں بخش عیباں الی میں میراں
 گولی شاہ جی تیری شکل حل کر دیں سری
 یا جیہ نہ آسرا میںوں میری گھیا ہے قینوں
 دی اوڑھنیاں سو سنا مکھڑا آن دکھایا

پاوے نظر کم دی شاہ بہت تھا دیں میں میراں
 لایو پار تھی دی بڑی وجہ صرا می میں میراں
 ڈکھڑے کھول سنا دل کھینوں اک گھٹا دی میں میراں
 سینر عکے دی درد کہانی درداں دی میں میراں

منبر

نات ال عظم حبیلانی نام تیرے توں میں عکس
 عیباں ایوان بخش لیا کی گھریاں اوڑھنیں
 عا جرتے کرم کما دیوں بے سرے لیکھ جکا دیوں

پھر قطب بنا دیں چوراں توں الہ او تیری توں میں
 تیری سو سنی شکل نرالی ہے ہاں توں تیری توں میں
 وجہ خوابے شکل دکھا دیوں لہو او تیری توں میں

منبر ۴ - دودھ

ہر ماہی دے ملن دا چار میںوں دن رات دیوے دل کھا کھا میرا
 عوٹ پاک جیہ نہیں پیر کو لی جن پار لایا میرا ڈبا بڑا
 عیباں بھریاں کو چھیاں توں بخش لہو او سنگا میراں ابیر میرا
 عا جرتے دی مینتی پیرا گے برکت ملی بے پردا ہ میرا

یاری مال کو اندھے لاکے تان دھیاں سکھ لے
 اس عشق دالی رمزد اس بیان سکھ لے
 درلی کر دے سب دستان دھیاں سکھ لے
 پیر برکت علی شاہ کو لون جا کے کیا سکھ لے

۱۔ رمزد عشق
 ۲۔ پیری داستان سکھ لے
 ۳۔ تون بھی عاجز تھکے وانگوں اللہ اللہ سکھ لے

مبشہ

جنہاں مال ماسی اکھاں لالیاں ادھ غمانے کعبہ کو جانیاں
 جنہاں سوہنا دیکھیا کفر دے اندر ادھ دل بے مادن کد جانیاں
 کج حاصل نہ متھا کھایاں تے نرہ آوند اڑتہ پایاں تے
 مہنوں یار ملے دوزخ دے چرچہ ادھ جنت مے دل کدے
 جیل کیتا اندر صاف نہیں اور نہیں بعضی ایہ بات نہیں
 جیل مہنرہ اندر صاف کیتا ادھ مندر مستی کد جانیاں
 اسان اکر آلف ہی پڑھیا ہے لڑ برکت شود ایہ
 جنہاں پائی رمزیادی مٹے ادھ پڑھن پڑھان کد جانیاں

Dilawar qadry



نگار پریس پکھری بازار لائل پور
 میں

باستقام چوہدری عبدالغنی منیجر محبی اور بیاں منیض محی الدین شاہ صاحب چک فیروزہ ممکن
 حقیق سندری ضلع لائل پور نے شائع کی
 ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۰ء